وَذَكِّرْهُم بِاَيّٰمِ اللهِ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّهَایَۃ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۵

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں، حضور ﷺ کی پیش گوئیوں کا ظہور و وقوع، علامات قیامت، مسیح دجال کی فتنہ انگیزیاں، مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، مہدی موعود کا ذکر اور قرب قیامت سے متعلق دیگر اسلامی تعلیمات قرآن و سنت کی روشنی میں

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱ھ - ۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ حافظ عبد المنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

البِدَایة والنھَایة

نام کتاب	....	تاریخ ابن کثیر (جلد نمبر ۱۵)
مصنف	....	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	....	حافظ عبدالمنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور
ضخامت	....	۲۴۰ صفحات
ٹیلیفون	....	۰۲۱۔۷۷۲۲۰۸۰

فہرست عنوانات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قربِ قیامت کے حالات وواقعات

تمام تر تعریف اور حمد وثنا اس خالق کائنات ورب العالمین کے لیے جس کا نام ذات وجلال اللہ ہے اللہ تعالیٰ رحمت وسلامتی نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل واصحاب پر۔

امابعد! یہ کتاب آخری زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنوں' پیش آنے والی بڑی بڑی جنگوں' قیامت کی نشانیوں اور قیامت سے پہلے رونما ہونے والے ان حوادثات عظیمہ وواقعات جلیلہ کے بیان میں ہے جن پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ اس لیے کہ ان کی خبر مخبر صادق ومصدوق ﷺ نے دی ہے جو اپنی ذات خواہش سے کچھ نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے تھے وحی الٰہی کی بنیاد پر ارشاد فرماتے تھے۔

امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت مرحومہ (رحمت کی ہوئی) ہے آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ البتہ دنیا میں اس پر فتنوں' حوادثات اور قتل وغارت کی صورت میں آزمائشیں آئیں گی۔ (ابوداؤد شریف کتاب الفتن والملاحم)

مستقبل میں پیش آنے والے حوادث وواقعات کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں:

پہلے ان احادیث کا ذکر ہوا تھا جو نبی کریم ﷺ نے گزشتہ زمانے سے متعلق ارشاد فرمائیں تھیں اور ہم نے انتہائی شرح وبسط کے ساتھ ابتدائے خلق' انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات اور نبی کریم ﷺ کے زمانے تک کے لوگوں کے حالات اور ان کی جنگیں ذکر کی تھیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ' غزوات' شمائل وخصائل اور معجزات کا ذکر ہوا اور اب ہم ان اخبار واحادیث کا تذکرہ کریں گے جو نبی کریم ﷺ نے زمانہ مستقبل سے متعلق ارشاد فرمائیں اور وہ ان کے حالات وواقعات پر صادق ومنطبق بھی ہوگئیں۔ جیسا کہ ہم سے پہلے ان کا عیاناً مشاہدہ ہو چکا ہے۔ آخر کتاب میں ہم تمام تر دلائل نبوت جمع کریں گے اور حوادثات وجنگوں کے ذکر کرتے وقت اس پیرائے میں جو خاص حدیث وارد ہوئی ہے اس کا ذکر بھی ہوگا جیسا کہ ہم نے انتہائی تفصیل کے ساتھ سالوں کی ترتیب سے ان باتوں کو جو خلفاء' وزراء' امراء' فقہاء' صلحا' شعراء' تجار' ادباء' متکلمین' اصحاب دانش اور دیگر عقلائے علم کے متعلق ظاہر ہوئی تھیں بیان کیا اور ہم گزشتہ احادیث کا اعادہ کریں تو کتاب بہت طویل اور مبسوط ہو جائے گی۔ البتہ ان کی طرف ہلکا سا اشارہ کریں گے اور پھر اپنے مقصود کی طرف لوٹ آئیں گے اور ظاہر ہے یہ سب اللہ کی مدد وتوفیق سے ہوگا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارۂ نبوی ﷺ

اس موضوع پر احادیث میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ ابھی لوٹ جاؤ پھر آنا۔ اس نے عرض کیا کہ اگر میں اس وقت آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔ ❶

اس فرمان کے بعد گویا خلافت کا فیصلہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں ہو گیا اور اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے باقاعدہ کچھ لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو اس خیال سے اس کو ترک فرمایا کہ آپ کے اصحاب ابوبکر کے علم، فضل اور ان کی سبقت فی الاسلام والدین کی وجہ سے ان کے انتخاب سے پہلوتہی نہ کریں گے اور آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی اس کا شاہد و دلیل ہے۔

یابی الله والمومنون الا ابابکر۔ ❷ ''اللہ اور مومن ابوبکرؓ کے سوا کسی پر راضی نہ ہوں گے۔''

جو کہ صحیح بخاری میں ہے: اور فرمان

بالذین من بعدی ابی بکر و عمر۔ ❸ ''میرے بعد ان دونوں ابوبکر اور عمر کی اتباع کرنا''۔

جس کو احمد ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کو حسن قرار دیا ہے۔ ابن یمان نے بھی اس روایت کی تصحیح کی ہے اور ابن مسعود، ابن عمر اور ابوالدرداء سے بھی اس باب میں روایات منقول ہیں اور ہم نے ''فضائل صحیحین'' ❹ میں اس تفصیل سے کام کیا ہے جس کا حاصل مقصود یہ ہے کہ اسی ارشاد نبوی کے مطابق رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ارشاد نبوی ﷺ حرف بہ حرف پورا ہو کر رہا۔

مصر کی فتح سے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی:

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو قبطی قوم کے متعلق میری نصیحت پر عمل کرنا ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مصر کے حق میں خیر و بھلائی کو قبول کرو اس لیے کہ ہم پر ان کی ذمہ داری ہے نیز ہمارا ان کے ساتھ قرابت کا بھی تعلق ہے۔ ❺

---

❶ بخاری شریف باب الاستخلاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ❷ پورا جملہ اس طرح ہے 'ویقول قائلا انا اولی ویأبی الله والمومنون الا ابابکر'' یہ اصل میں ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے اور وہ یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد ابوبکر اور بھائی (عبدالرحمٰن بن ابی بکر) کو بلاؤ تا کہ میں انہیں (امر خلافت کے بارے میں) کچھ لکھوا دوں۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا (خلافت کی) تمنا کرے اور کہنے والا کہے کہ میں (اس خلافت کا) زیادہ مستحق ہوں لیکن' ویأبی الله والمومنون الا ابابکر'' یعنی اللہ اور مومنین اس کا انکار کریں گے اور ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہوں گے۔ (بخاری شریف باب الاستخلاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

❸ مکمل حدیث یہ ہے: ''اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر'' یعنی میرے بعد ان دونوں یعنی ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا۔ (ترمذی شریف باب مناقب ابی بکر و عمرؓ)۔ ❹ صحیحین سے مراد درج بالا بخاری و مسلم کی دو روایتیں ہیں۔

❺ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ چونکہ قوم مصر سے تعلق رکھتی تھیں اس طرح گویا عربوں کی مصریوں کے ساتھ قرابت و رشتہ داری قائم ہو گئی۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ ماجدہ ماریہ قبطیہ بھی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھیں۔

روم وفارس کی فتح سے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی:

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہ بن سکے گا اور عنقریب تم ان کے خزانے راہ خدا میں تقسیم کرو گے۔

یہ ارشاد نبوی ﷺ بھی حرف بحرف پورا ہوا اور ابوبکر، عمرؓ و عثمانؓ کے زمانوں میں بتدریج ملک شام اور جزیرہ کے تمام علاقے قیصر روم (ہرقل) کے ہاتھ سے نکل گئے اور اس کی حکومت صرف روم کے بعض علاقوں تک محدود ہوئی حالانکہ اہل عرب اس بادشاہ کو قیصر کا لقب دیتے تھے اور اس کی حکومت روم کے ساتھ ساتھ شام اور جزیرہ پر بھی قائم تھی۔ اس حدیث مبارکہ میں اہل شام کے لیے بشارت عظمیٰ ہے کہ شاہ روم کا دوبارہ شام پر قبضہ ابدالآباد قیامت تک بھی نہ ہوگا اور یہ حدیث ہم انشاء اللہ آگے چل کر سند ومتن کے ساتھ ذکر کریں گے اور رہا کسریٰ تو اس کی مملکت کا اکثر حصہ تو دور فاروقی ہی میں اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور بقیہ دور عثمانی میں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ تمام تر فتوحات ۲۳ھ تک پایہ تکمیل پہنچ گئیں اور کسریٰ سے متعلق ہم کلام انتہائی شرح وبسط کے ساتھ اس سے پہلے کر چکے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے اطلاع پانے پر اس کے لیے بددعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کا ملک بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق پیشین گوئی:

حضرت شقیق بن مسلمہ حذیفہ بن یمانؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ فاروقؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ فتنوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی احادیث تم میں سب سے زیادہ کس کو یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بڑے دلیر شخص ہو۔ ❶ وہ احادیث بیان کرو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس اہل وعیال اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں (یعنی آدمی ان کے حقوق ادا کرتا ہے یا نہیں اور جو کچھ غفلت وکوتاہی ہوتی ہے تو) نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ عمر وفاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ میں وہ فتنے مراد لے رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح یکے بعد دیگرے اور ہلاک کرنے والے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک مقفل دروازہ ❷ حائل ہے (آپ کو ان سے کیا اندیشہ؟) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے، یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حذیفہ

---

❶ یہ جملہ ذو معنی ہے اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دیگر اصحاب کے برخلاف تم بڑے دلیر وجری ثابت ہوئے کہ بڑے وثوق سے احادیث فتن کو جاننے کا دعویٰ کر رہے ہو اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فتنوں سے متعلق سوالات واحادیث پوچھتے رہنے کے اعتبار سے دلیر وجری ہو کہ دیگر اصحاب ایسی جرأت نہ کرتے تھے۔

❷ بند دروازے سے مراد خود عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے کہ جب تک حیات تھے فتنے سر نہ اٹھا سکے لیکن شہادت کے فوراً بعد فتنوں کا لامتناعی سلسلہ شروع ہو گیا۔

نے کہا کہ ہاں۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جس میں کچھ غلطی نہیں ہے۔ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ سے اس دروازے سے متعلق پوچھتے ہوئے ڈر رہے تھے۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ اس بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ مسروق نے سوال کیا۔ حذیفہ نے فرمایا کہ دروازے سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۲۳ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگوں کے درمیان فتنے پھیل پڑے اور ان کی شہادت لوگوں میں انتشار و اختراق کا سبب بن گئی۔

حضرت عثمانؓ پر آنے والی مصیبت کی پیشین گوئی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنتی ہونے اور ان پر مصیبت آنے کی خبر دے دی تھی چنانچہ ان پر سخت مصیبت آئی اور وہ گھر میں محصور کر دیئے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں پہلے ذکر کر چکے ہیں اور وہ انتہائی صبر اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ کر شہادت پا گئے۔ اس بارے میں ہم وہ احادیث ذکر کر چکے ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اسی طرح ہم نے جنگ جمل اور جنگ صفین کے بارے میں بھی آنے والی احادیث کو ذکر کیا جن میں اس فتنے اور ان واقعات کی طرف اشارہ موجود تھا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شہادت کی پیشین گوئی:

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں حضرت عمار کی شہادت کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خوارج کے خروج اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں ان کے قتل کے بارے میں احادیث ذکر ہوئیں۔ (جو کہ تمام تاریخ ابن کثیر میں ذکر ہو چکی ہیں) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی ذکر احادیث میں آیا ہے جو ہم اس حدیث کے مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ وہاں بیان کر چکے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلافت کو تیس سال تک محدود بتانا:

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے جسے احمد ابوداؤد نسائی اور ترمذی نے سعید بن جہان کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت سفینہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی''۔ [1]

یہ تیس سال چاروں خلفاء حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ملا کر پورے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر سب نے بیعت کر لی اور اس سال کو عام الجماعۃ (اتحاد کا سال) کہا جاتا ہے۔ اس بارے میں بحث گزر چکی ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کا اشارہ:

بخاری میں حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا' اس وقت حضرت حسن بن علی بن منبر پر آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے فرمایا: ''یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ امت کے دو بڑے گروہوں میں اس کے ذریعے صلح کروائے گا''۔ [2] اور بالکل اسی

---

[1] ابوداؤد کتاب السنۃ حدیث (۴۶۴۶، ۴۶۴۷) ترمذی کتاب الفتن حدیث (۲۲۲۶) مسند احمد صفحہ ۲۲۰/۵)

[2] بخاری کتاب الصلح حدیث (۲۷۰۴ مسند احمد صفحہ ۴۹/۵) بیہقی دلائل النبوۃ (صفحہ ۴۴۲/۶)

وقوع پذیر ہوا۔

بحری جہاد میں ام حرام بنت ملحان کی شہادت

صحیحین کی روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بحری جہاد دو مرتبہ ہوگا اور پہلے گروپ میں ام حرام شریک ہوں گی۔ ۲۷ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بحری جہاد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے مجاہدین کو جہازوں میں سوار کرایا اور قبرص پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیا۔ حضرت ام حرام، حضرت معاویہ کی زوجہ فاختہ بنت قرضہ کے ہمراہ تھیں۔

دوسرا غزوہ بحری ۵۲ھ میں حضرت امیر معاویہ کے دور میں ہوا جس میں انہوں نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو امیر بنا کر قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لیے بھیجا تھا۔ اس معرکہ میں کبار صحابہ میں سے حضرت ابوایوب انصاری، حضرت خالد بن یزید بھی شامل تھے وہاں حضرت ابوایوبؓ انصاری کی وفات ہوئی اور انہوں نے وصیت فرمائی کہ یہاں سے جتنا دور لے جاسکتے ہو لے جاؤ اور وہاں گھوڑوں کے پاؤں کے نیچے (گزرنے کی جگہ) دفن کرنا۔ چنانچہ یزید نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔

بخاریؒ نے ام حرام سے یہ روایت تفرداً ثور بن یزید عن خالد بن معدان کے طریق سے نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کا جو پہلا گروہ سمندر کے راستے جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ ام حرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تم شامل ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ''میری امت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر کے شہر میں حملہ کرے گا اس کی مغفرت کردی گئی ہے''۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں؟ ❶

مسلمانوں کے لشکر کے سندھ اور ہند تک پہنچنے کا ارشاد نبوی ﷺ:

مسند احمد میں یحییٰ بن اسحاق کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میرے سچے دوست رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کے لشکر سندھ اور ہند کی طرف بھیجے جائیں گے''۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں نے اس جہاد کو پالیا اور اس میں شہید ہوگیا تو یہ تو (سعادت) ہے ہی اور اگر لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا مجھے رب تعالیٰ جہنم سے نجات دے چکا ہوگا''۔ ❷

مسند احمد میں ہی ہشیم کی سند سے سیار، جبر بن ابو عبیدہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم سے نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا ہے ''اور اگر میں اس میں شہید ہوگیا تو میں خیر الشہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا''۔

نسائی میں بھی ہشام اور زید بن ابی انیسہ کی سند سے سیار، جابر سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث مروی ہے۔ مسلمانوں نے ہند پر حضرت معاویہؓ کے دور ۴۴ھ میں جہاد کیا تھا جسے ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ غزنی کے عظیم بادشاہ محمود بن سبکتگین نے بھی ہند پر جہاد کیا تھا اور وہاں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ سومنات جیسا بڑا مندر اور بت توڑا وہاں کے سونے اور

---

❶ بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر ۲۹۲۴، مستدرک حاکم صفحہ ۵۵۶/۴، بیہقی دلائل النبوۃ صفحہ ۴۵۲/۶۔

❷ ترکوں سے مراد ان کی نسل ہے جو روس، چین، کوریا، ترکی وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ ضرب لگی ڈھال کا مطلب دھنسی ہوئی ہے۔

تلواروں کو لے کر صحیح سلامت غزنی پہنچا۔ بنو امیہ کے نائبین نے سندھ اور چین کے آخری حصوں میں ترکوں سے جنگیں لڑیں اور ''قال المستعصم'' نامی بادشاہ کو زیر کیا اس کی افواج کو تہس نہس کیا ان کے اموال اور وسائل پر قبضہ کیا۔ اس بارے میں کئی احادیث جو یہ مروی ہیں جن میں کچھ کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

ترکوں سے جنگ کے بارے میں اشارۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بخاری میں ابوالیمان ٗ ابوشعیب ٗ ابوالزناد ٗ اعرج کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی قوم سے جنگ نہ کرلو اور جب تک تم چپٹی ناک لال چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترکوں سے جنگ نہ لڑلو۔ گویا کہ ان کے چہرے ضرب لگی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں۔ اور تم اچھے لوگوں کو اس بات کے شدید مخالف پاؤ گے حتیٰ کہ وہ اس میں داخل ہو جائے اور لوگوں کی مختلف اقسام ہیں۔ ان کے جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام کے بھی اچھے لوگ ہوں گے''۔ [1]

بخاری نے اس حدیث کو تفرداً بیان کیا ہے پھر یحییٰ ٗ عبدالرزاق ٗ معمر ٗ ہمام بن منبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم عجم سے خوز اور کرمان سے جنگ نہ کرلو جن کے چہرے لال ٗ ناکیں چپٹی ٗ جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور گویا ان کے چہرے دھنچی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے''۔

اس حدیث کو نسائی کے علاوہ بے شمار لوگوں نے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے اور مسلم نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں قیس بن ابی حازم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ مسند احمد میں عفان کی سند سے حضرت عمر بن ثعلب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے قتال کرو گے گویا کہ ان کے چہرے بہت زیادہ دھنچی ہوئی ڈھال ہیں''۔ بخاری عن جریر بن حازم۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ صحابہ کرام ترکوں سے لڑیں گے اور ان پر فتح حاصل کر کے مال غنیمت اور قیدی حاصل کریں گے۔ حدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب نشانی ہے تو اسے قیامت کے قریب واقع ہونا چاہیے اور یہ ایک مرتبہ پھر ہوگا اور اس کے آخر میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا (جن کا تذکرہ آگے آنے والا ہے) اور اگر صرف نشان ہی ہے تو پھر صرف واقع ہونا ضروری ہے چاہے پہلے ہو یا بعد میں۔ یہی بات احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفصیلی تذکرہ بعد میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور ہم خلفاء بنو امیہ اور بنو عبدالمطلب کے نوجوانوں کے بارے میں واردشدہ احادیث کے ذیل میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی کربلا میں شہادت کا ذکر کرچکے ہیں۔

حکومت پر نوجوانوں کا تسلط اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فساد کی طرف اشارہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام احمد نے روح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی ہلاکت نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی''۔

---

[1] بخاری (حدیث نمبر ۲۹۲۷)، مسلم کتاب الفتن (حدیث نمبر ۷۲۴۱)، ابوداؤد (حدیث نمبر ۴۳۰۳)

راوی کہتا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ بنی مروان کے پاس جاتا تھا ان کو اقتدار مل چکا تھا اور وہ بعض نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں پر بیعت کر رہے ہوتے تھے تو میں ان سے کہتا کہ کیا تمہارے یہ دوست اس قول کے مطابق نہیں ہو گئے ہو میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا تھا کہ یہ بادشاہان ایک دوسرے کے مشابہہ ہیں۔ اس موضوع پر بخاری کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جو دلائل النبوۃ میں لکھ چکے ہیں۔ ایک حدیث کذاب ثقیف اور مبیر (برباد کرنے والے) کے بارے میں گزری ہے' ثقیف کا کذاب تو مختار بن ابی عبید ثقفی تھا اور مبیر حجاج بن یوسف تھا جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تھا جیسا کہ گزر چکا۔

اسی طرح ایک حدیث کالے جھنڈوں کے بارے میں آئی' یہ جھنڈے بنو عباس لے کر آئے تھے جب انہوں نے مروان بن محمد بن مراد بن حکم بن ابوالعاص سے خلافت چھین کر بنوامیہ کی خلافت کا ۱۳۲ھ میں خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ مروان' مروان حمار اور مروان معدی سے بھی مشہور تھا اس لیے کہ یہ (بیوقوف اور) جعد بن درہم معتزلی کا شاگرد تھا۔ اسی طرح سفاح کے بارے میں بھی واضح حدیث آتی ہے جسے مسند احمد میں نقل کیا گیا ہے۔ سفاح' ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھا جو بنوعباس کا پہلا خلیفہ تھا جیسا کہ گزر چکا۔ ابوداؤد طیالسی نے جریر بن حازم کی سند سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اس کام (دین اسلام) کو نبوت اور رحمت سے شروع فرمایا ہے اور عنقریب خلافت اور رحمت ہوگی اور عزت وحرمت بھی اور ظلم وفساد والی ملوکیت بھی' امت میں فساد ہوگا اور لوگ شرمگاہوں' شراب اور ریشم کو حلال کر لیں گے اور اس پر ان کی مدد ہوگی اور انہیں (ان فحاشیوں کے باوجود) رزق بھی دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ وقت پورا کر کے اپنے رب سے جا ملیں''۔ ❶

بیہقی نے عبداللہ بن حارث کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''انبیاء کرام کے بعد خلفاء ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں گے اور اللہ کے بندوں میں انصاف کریں گے۔ پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے جو انتقام پرست ہوں گے لوگوں کو قتل کریں گے اور اموال پسند کر کے چلیں گے۔ لہٰذا کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے تبدیلی لانے والے ہوں گے کچھ لوگ زبان سے اور کچھ دل سے مگر ان (تین درجات) کے علاوہ کچھ ایمان (کوئی درجہ ایمان کا) نہ ہوگا۔ ❷

بخاری شریف میں امام شعبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''بنی اسرائیل کے انبیاء مسلسل آتے رہے' اگر ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا اور بے شک میرے کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء بہت سے ہوں گے''۔

صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! پھر ہمارے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ پہلی بیعت سے وفا کرنا اور ان کا حق ادا کرنا کیونکہ

---

❶ بیہقی دلائل النبوۃ صفحہ ۳۴۰/۶' مسند ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۲۲۸' کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۴۷۔

❷ دلائل النبوۃ بیہقی صفحہ ۴۳۰/۶' البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۵/۷۔

اللہ تعالیٰ ان سے رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔ [1] صحیح مسلم میں ابورافع کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں جو ان کی سنت اور طریقے پر چلتے ہیں پھر ان حواریوں کے بعد ناخلف لوگ آ جاتے ہیں جو قول کے مطابق عمل نہیں کرتے اور وہ عمل کرتے ہیں جسے جانتے نہیں''۔ [2]

بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے:

صحیحین میں حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریشی ہوں گے''۔ [3] یہی روایت ابوداؤد میں دوسری سند سے حضرت جابر سے ہی مروی ہے' فرمایا: ''یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفہ ہوں.......'' ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ''یہ امت اپنی حالت پر اس وقت تک برقرار رہے گی اور دشمنوں پر غالب رہے گی جب تک ان میں بارہ خلیفہ نہ گزر جائیں جو سب قریشی ہوں گے''۔ صحابہ نے عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا اس کے بعد ''ھرج'' ہوگا۔ [4] (یعنی فرقہ بندی کے عوامل اور نفوس میں کمزوری آ جائے گی)

ان حدیثوں میں جن میں بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے وہ بارہ امام نہیں جنہیں روافض نے گمان کر رکھا ہے ان کے بارے میں وہ جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں اور ان کے بارے میں معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیونکہ ان بارہ بزرگوں میں سوائے حضرت علیؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کے علاوہ کوئی اور بزرگ نہ تو خلیفہ بنے اور نہ ہی کسی علاقے یا شہر کے سربراہ بنے (اور حدیث میں لفظ خلفاء آیا ہے)

بارہ قریشی خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلسل خلیفہ بنے:

ان سے وہ بارہ خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے مسلسل آئے اور بنوامیہ کے دور میں بارہ مکمل ہوتے ہیں کیونکہ حضرت سفینہؓ کی حدیث میں ہے کہ: ''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی''۔ [5] وہ اس کی تردید کرتی ہے اگرچہ بیہقی اس کو راجح قرار دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے بارے میں ''دلائل النبوۃ'' میں خوب بحث کی ہے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جو بارہ خلفاء ہیں ان میں سے چار تو خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی نیز حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ ان میں حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ہیں جیسا کہ اکثر ائمہ اور جمہور امت کا موقف ہے۔ اسی طرح چند خلفاء' خلفاء بنوعباس میں پائے جاتے ہیں اور باقی آئندہ زمانوں سے متعلق ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں حضرت امام مہدی بھی ہوں گے جن کی بشارت احادیث میں آئی ہے

---

[1] بخاری احادیث الانبیاء' حدیث نمبر ۳۴۵۵' مسلم کتاب الامارۃ حدیث نمبر ۴۷۵۰۔

[2] مسلم' کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۷۸' طبرانی کبیر صفحہ ۱۰/۱۴' البدایہ والنہایہ صفحہ ۶/۲۲۴۔

[3] بخاری کتاب الاحکام' باب نمبر ۵۲' حدیث نمبر ۴۲۲۶' کتاب الامارۃ' حدیث نمبر ۴۶۸۶' ابوداؤد کتاب المھدی باب نمبر ۱' حدیث نمبر ۴۲۸۰۔

[4] ابوداؤد کتاب المہدی (حدیث نمبر ۴۲۷۹) مسند احمد صفحہ ۹۲' دلائل النبوۃ بیہقی صفحہ ۵۲۰۔

[5] ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۵۷۔

جن کا ذکر آنے والا ہے اور یہ بات ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں نے بیان کی ہے۔

(1) سن دوسو کے بعد نشانیاں (مصائب) ظاہر ہوں گی۔ ❶

(2) سن دوسو کے بعد لوگ اچھے ہوں گے جن کیا اہل وعیال نہ ہوں مگر یہ دونوں احادیث صحیح نہیں۔

ابن ماجہ میں حسن بن علی بن خلال کی سند سے عون بن عمارہ عبداللہ بن مثنیٰ بن ثمامہ بن عبداللہ بن انس بن مالک (عن ابیہ عن جدہ) کے حوالے سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سن دوسو کے بعد نشانیاں ظاہر ہوں گی''۔

یہ روایت ابن ماجہ میں مزید دو طریق سے مروی ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں اور اگر صحیح ہو بھی تو وہ ان واقعات پر محمول ہے جو ''مسئلہ خلق قرآن'' کے فتنے میں حضرت امام احمد بن حنبل اور ان کے رفقاء کو پیش آئے۔ رواد بن جراح نے (یہ روا منکر الروایۃ ہے) سفیان ثوری' ربعی اور حذیفہ کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ: ''سن دوسو کے بعد تم میں بہتر شخص وہ ہوگا جو ''خفیف الحاذ'' ہو۔ صحابہ نے پوچھا ''خفیف الحاذ'' کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کے اہل وعیال نہ ہوں' یہ حدیث منکر ہے۔ ❶

بہترین زمانہ ''زمانہ رسول ﷺ'' ہے اور اس کے بعد اس سے متصل زمانہ اور پھر اس سے متصل زمانہ' اس کے بعد فسادات پھیل جائیں گے:

صحیحین میں حضرت شعبہ کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین اُمت میرے زمانے کے لوگ ہیں اور پھر اس کے بعد والے'' (عمران بن حصین فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے دو زمانے شمار فرمائے یا کہ تین) پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آ جائیں گے جو قسم کھائیں گے مگر پوری نہیں کریں گے' خیانت کریں گے امانت داری نہیں کریں گے' نذر کریں گے مگر پوری نہیں کریں گے اور ان میں ظاہر ہوگی۔ (بخاری) ❷

حدیث میں پانچ سو سال کا ذکر:

سنن ابی داؤد میں عمرو بن عثمان کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے بچ جائے گی کہ اسے آدھے دن مؤخر کر دیا جائے''۔ لوگوں نے پوچھا یہ آدھا دن کتنا وقت ہوگا؟ حضرت سعد نے فرمایا کہ پانچ سو سال''۔ ❸

''قیامت سے ایک ہزار سال پہلے ہی نبی اکرم ﷺ زمین پر نہ رہیں گے'' یہ حدیث صحیح نہیں نہ ہی آپ ﷺ نے قیامت کا وقت متعین فرمایا:

بہت سے عام لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ زمین کے نیچے نہ رہیں گے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور با اعتماد

---

❶ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۳۰۲' الدر المنثر ہ حدیث نمبر ۷۸، البدایہ والنہایہ (صفحہ ۲۸۵)

❷ بخاری' کتاب الشہادات حدیث نمبر ۲۶۵۱' مسلم فضائل الصما بر حدیث نمبر ۶۴۲۲۔

❸ ابوداؤد کتاب الملاحم' باب قیام الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۵۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۴۸۶' مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۵۱۴۔

کتب حدیث میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی ہم نے کسی مختصر یا بڑی کتاب کے حوالے سے سنی اور یہ بات بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے قیامت کا کوئی وقت متعین فرما دیا ہو۔ البتہ آپ نے کچھ آثار و علامات ذکر کی ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

ارضِ حجاز میں ایک بڑی پیشین گوئی:

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک ارضِ حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے جو بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی''۔ [1]

۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آگ کا ظہور:

شیخ شہاب الدین ابوشامہ جو کہ اپنے زمانے کے شیخ المحدثین اور استاد المورخین تھے فرماتے ہیں کہ ۶۵۴ھ میں مدینہ کی سرزمین پر بعض وادیوں میں سے آگ نکلی جس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی وہ چٹانوں پر بہتی آئی حتیٰ انہیں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح کر دیا اور پھر کالے ڈامر کی طرح کر کے چھوڑتی اس کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ لوگ اس آگ کی روشنی میں تیماء تک سفر کرتے جاتے یہ آگ تقریباً ایک ماہ تک رہی۔ اہل مدینہ نے اس واقعے کو محفوظ رکھا اور اس پر اشعار بھی کہے ہیں۔

مجھے (ابن کثیر کو) قاضی القضاۃ صدر الدین علی بن قاسم حنفی قاضی دمشق نے اپنے والد شیخ صفی الدین جو مدرسہ حنیفہ بصرہ میں مدرس تھے کے حوالے سے بتایا کہ انہیں ایک اعرابی نے صبح اس رات کا قصہ بتایا کہ وہ بصرہ میں موجود تھا اور اس نے کئی لوگوں نے اس رات میں اس آگ کی روشنی میں جو حجاز سے ظاہر ہو رہی تھی بصرہ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے واقعات کی خبر دینا:

مسند احمد میں حضرت ابوزید انصاری (عمرو بن اخطب بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے [2] کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فجر کی نماز پڑھا کر منبر پر تشریف لائے اور ظہر تک پھر عصر اور پھر مغرب کی نماز تک منبر پر خطاب فرمایا اور ہمیں آنے والے واقعات کے بارے میں بتایا ہم میں زیادہ جاننے والے وہ رہے جن کا حافظہ اچھا تھا''۔

قیامت تک آنے والے اور گزشتہ واقعات کی طرف اشارۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

بخاری کتاب ''بدء الخلق'' میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ ''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ابتداءِ خلق سے لے کر آخر تک کے حالات و واقعات ہمیں سنائے حتیٰ کہ اہل جنت اور اہل جہنم کے اپنے اپنے ٹھکانوں میں دخول تک کے حالات سنائے جو ہم سے بعض کو یاد رہے اور بعض کو بھول گئے''۔

ابوداؤد میں بھی کتاب الفتن کے شروع میں یہ روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سوائے تذکرہ قیامت کے آپؐ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی جو بیان نہ فرمائی ہو کچھ کو یاد رہا کچھ بھول گئے۔

---

[1] بخاری: کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۸، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۷۱۸۔

[2] مسلم شریف کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۹۶۔

آپؐ کے صحابہ کو وہ بات اس طرح یاد رہی کہ جب وہ پیش آئے تو یاد آ جائے جیسے کوئی شخص کسی کا چہرہ جانتا ہو اور پھر بہت عرصے کے بعد اسے دیکھے تو یاد آ جائے۔ ❶

دنیا تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے' ارشاد نبوی ﷺ

بخاری و مسلم میں جریر عن الاعمش کے طریق اور مسند احمد میں عبدالرزاق کی سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور پھر غروب شمس تک وعظ فرمایا اور اس میں قیامت تک کے واقعات بیان کئے۔ یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور بعض لوگ بھول گئے۔ آپؐ نے جو فرمایا اس کے کچھ الفاظ یہ تھے:

''اے لوگو! یہ دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے اللہ نے تمہیں یہاں بسایا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو...... پھر فرمایا: ''سورج غروب ہونے کے قریب ہے اور دنیا کے ختم ہونے میں اتنا وقت باقی ہے جتنا سورج غروب ہونے میں باقی ہے''۔ ❷

قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات بے بنیاد ہیں

اس طرح دنیا کے گزشتہ ایام کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بعض اسرائیلی روایات جن میں گزشتہ ایام کی تحدید چند ہزار اور چند سو سالوں کے ساتھ کی گئی ہے' وہ سب بے بنیاد ہیں بے شمار علماء نے ان روایات کے بے بنیاد ہونے پر بحث کی ہے اور ایسی روایات غلط کہلائے جانے کی لائق بھی ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''قیامت دنیا کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے''۔ ❸ اسی حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور اسی طرح قیامت کے وقت کی تعیین والی احادیث بھی صحیح نہیں ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ لوگ آپ سے قیامت کے وقوع کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ انہیں کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو بس میرے پروردگار کے ہی پاس ہے اسے اس کے وقت پر سوائے اللہ کے کوئی ظاہر نہیں کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری حادثہ ہے وہ تم پر محض اچانک آئے گی یہ لوگ تو آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے کہ گویا آپ کو اس کی پوری تحقیق ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بھی) نہیں جانتے''۔ (الاعراف آیت نمبر ۱۸۷)

قیامت کے قرب کے بارے میں آیات قرآنیہ بکثرت وارد ہوئی ہیں مثلاً:

سورہ قمر میں ہے قیامت نزدیک آ گئی اور چاند شق ہو گیا۔ اس طرح صحیح حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میں اور قیامت اس طرح (اس فاصلے سے) بھیجے گئے ہیں (یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو کھول کر ارشاد فرمایا) ❹

---

❶ بخاری کتاب القدر حدیث نمبر ۶۶۰۴' مسلم حدیث نمبر ۷۱۹۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۴۰۔ ❷ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۱۹۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۰۰' مسند احمد نمبر ۳/۷ و صفحہ ۳/۱۹۔ ❸ طبری صفحہ ۱/۱۰۔ ❹ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۰۴' مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۴۰' ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۴۔

قیامت کا قرب:

ایک روایت میں ہے کہ: ''قریب تھا کہ قیامت مجھ سے پہلے ہی آ جاتی''۔ اس ارشاد سے گزشتہ ایام کی بہ نسبت آنے والے وقت کی کمی کا اشارہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''لوگوں کے حساب کا وقت آ گیا اور وہ منہ موڑے غفلت میں پڑے ہیں''۔ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کا حکم آنے ہی والا ہے لہٰذا اسے جلدی مت مانگو''۔ (النحل آیت نمبر ۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قیامت کو لوگ جلدی مانگتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے''۔ (الشوریٰ آیت ۱۸)

مسلمان کا حشر اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہوگا:

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: ''وہ آنے والی ہے تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی؟ تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بہت سی نمازوں اور اعمال کے ذریعے تو تیاری نہیں کر رکھی مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا: ''جن کو تو پسند کرتا ہے قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا''۔ [1] مسلمان جتنے خوش یہ ارشاد سن کر ہوئے اتنے کسی چیز سے نہیں ہوئے۔

جو مر گیا اس کی قیامت آ گئی:

بعض احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کسی مرنے والے کو پکڑتی ہے تو تمہاری قیامت تم تک پہنچ جاتی ہے۔ [2] اس حدیث کا مطلب دنیاوی دور ختم ہونا اور عالم آخرت میں داخل ہونا ہے یعنی جو شخص مر گیا وہ آخرت کے حکم میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو مر گیا اس کی قیامت آ گئی۔ یہ بات اس معنی میں درست ہے مگر بعض ملحدین یہ الفاظ کہتے ہیں اور اس سے دوسرا باطل مطلب لیتے ہیں لیکن ساعت عظمیٰ یعنی قیامت پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کے ایک جگہ اجتماع کا وقت ہے۔ بس اتنی بات اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کے بارے میں فرمائی ہے۔

پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا:

جیسا کہ حدیث میں ہے فرمایا پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ [3] پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہ ہی بارش نازل کرتا ہے اور پیٹ کے اندر موجود بچے کے بارے میں جانتا ہے، کسی نفس کو یہ علم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں''۔ (لقمان آیت نمبر ۳۴)

رسول اللہ ﷺ کو بھی وقوع قیامت معلوم نہیں تھا:

ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک دیہاتی کی شکل میں آ کر آپ ﷺ سے اسلام، ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا

---

[1] بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۷۱، مسلم حدیث نمبر ۶۶۵۴۔ [2] بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۴۸، مسند احمد صفحہ ۳/۱۹۲۔ [3] بخاری کتاب الاستسقاء، مسند احمد صفحہ ۴/۳۵۳۔

آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا پھر انہوں نے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ: ''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔'' [1] تو انہوں نے سوال کیا کہ پھر مجھے اس کی نشانیاں بتا دیجئے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا جو کہ تفصیل سے آگے آرہا ہے۔

فتنوں کا اجمالی ذکر اور پھر اس کی تفصیل:

بخاری میں ابوادریس خولانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت حذیفہ یمانی کو یہ کہتے سنا کہ: لوگ رسول کریم ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا مجھے خوف تھا کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں چنانچہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ پہلے جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے اللہ نے یہ خیر (اسلام) عطا فرما دی۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر آئے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا پھر اس شر کے بعد خیر آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ہاں مگر اس میں دخن (اخلاص کی کمی) ہوگی۔ پوچھا کہ دخن کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ قوم میرے راستے کو اختیار کئے بغیر چلے گی اور جانے انجانے پر عمل کرے گی۔ میں نے پوچھا کیا پھر اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ لوگ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے اور دوسروں کو طرف اپنی طرف بلائیں گے اور جب کوئی ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ان کی نشانی بتا دیجیے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ ہمارے قبیلے سے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ پوچھا کہ میں اگر ان کو پالوں تو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ جڑے رہنا۔ میں نے پوچھا اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے الگ رہنا اور اگر کسی درخت کی جڑ میں بھی پناہ مل سکے تو وہیں رہنا حتیٰ کہ تجھے موت آجائے اور تو اسی حال پر ہو''۔ بخاری و مسلم میں یہ روایت محمد بن مثنیٰ کی سند سے بھی آئی ہے۔

اسلام کا جیسے آغاز اجنبی حالت میں ہوا تھا اختتام بھی اجنبی حالت میں ہوگا:

صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کا جس طرح اجنبی حالت میں آغاز ہوا تھا دوبارہ اجنبی حالت میں لوٹے گا جیسا کہ اپنے آغاز میں تھا لہٰذا ''غربا'' اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔ آپؐ نے فرمایا مختلف قوموں سے اسلام آہستہ آہستہ یوں ختم ہو جائے گا جیسے کنوؤں سے پانی ختم ہوتا ہے۔

امت کا تفرقہ:

ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ یہ روایت ابوداؤد میں بھی ہے۔

فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور نجات کے لیے مسلمانوں کی جماعت سے جڑے رہنے کا اشارہ نبوی ﷺ:

ابن ماجہ ہی میں حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے ان کا

---

[1] بخاری ۵۰۔ مسلم: ۹۷۔

ایک فرقہ جنت اور باقی ستر جہنم میں گئے۔ نصاریٰ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اکہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں گیا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری امت یقیناً تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں اور باقی بہتر جہنم میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! جنتی فرقہ آپ کسے سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (مسلمانوں کی) جماعت کو' اس حدیث کی سند مناسب ہے۔ اگرچہ ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں۔ ابن ماجہ کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے اور وہ فرقہ جماعت ہوگی''۔[1] اس روایت کی اسناد بھی قوی اور شرط صحیح پر ہیں ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں۔ امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کی سند سے نقل کیا ہے کہ: حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ایک دن خطبے میں فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطاب فرمایا کہ:

''تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ ملت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی' بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ (جماعت) ہے''۔[2]

مستدرک حاکم میں یوں ہے کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ جنتی فرقہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس طریقے پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں''۔ اس سے پہلے حضرت حذیفہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ فتنوں سے بچنے کا راستہ جماعت کی اتباع اور فرمانبرداری کا التزام ہے۔

اُمت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوگی:

ابن ماجہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اگر تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم کی اتباع لازم ہے''۔[3] لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ معاذ بن رفاعہ سلامی کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض روایات میں ''السواد الاعظم الحق واھلہ'' کے الفاظ آئے ہیں اور اہل حق امت کی اکثریت کا نام ہے۔ پہلے زمانے میں تو ایسا کوئی گروہ نہیں ہوتا تھا جو بدعت پر قائم ہو مگر بعد کے زمانوں میں ہے اور ایک جماعت حق کو قائم رکھے گی منہدم ہونے نہ دے گی۔

خواہشات اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کا حکم:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ گزر چکے کہ: ''اگر ان کا امام اور جماعت نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اور اگر تجھے کسی درخت کی کھو میں بھی پناہ ملے تو لے لینا حتیٰ کہ اسی حالت میں موت آ جائے۔ ایک حدیث صحیح بھی گزری کہ اسلام کا اجنبی حالت میں آغاز ہوا تھا اور عنقریب اجنبی ہو کر لوٹ جائے گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روئے زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے۔[4] مقصود یہ ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو لوگوں سے الگ ہونا ہی بہتر ہے جیسا کہ

---

[1] ترمذی کتاب الایمان' ابن ماجہ کتاب الفتن' مسند احمد صفحہ ۳/۱۴۵۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۵۹۷' سنن دارمی صفحہ ۲/۲۴۱' کتاب السیر۔

[3] ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۹۵۰' کنز العمال حدیث نمبر ۹۰۹۔ [4] مسلم شریف کتاب الامارۃ۔ حدیث نمبر ۴۷۶۱۔

مندرجہ ذیل حدیث بھی ہے کہ: جب کمینوں کو حاکم بنتے‘ خواہشات پر عمل ہوتے اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز کرتے دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دو۔ ❶ بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہوگا جسے لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے جہاں بارش کا پانی میسر ہوتا کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔ ❷ ایسے وقت میں فتنوں سے بچنے کے لیے موت کی دعا بھی مانگی جا سکتی ہے اگر چہ عام حالات میں منع ہے۔

موت کی آرزو کرنے کی ممانعت:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے‘ موت کو اس کے وقت سے پہلے نہ مانگے کیونکہ اگر وہ مر گیا تو اعمال منقطع ہو جائیں گے اور مومن کی عمر کا زیادہ ہونا بھلائی ہی بڑھائے گا''۔ ❸

فتنوں کے وقت موت مانگنے کے جواز کی دلیل مسند احمد کی حدیث ہے جو حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے اس میں ہے:

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیک اعمال کا اور یہ کہ مجھ پر رحم کر دے اور یہ کہ جب تو کسی قوم پر فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر اٹھا لے (موت دے دے) اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے ہر عمل کی محبت۔ ❹ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ ایک سخت زمانہ آئے گا جس میں حق قائم کرنے والی جماعت نہ ہوگی یا تو پوری زمین پر کہیں نہ ہوگی یا کچھ علاقوں میں نہ ہوگی۔

علماء کی وفات کے ذریعے علم کا اٹھایا جانا:

حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ علم کو اچانک یونہی نہیں اٹھائے گا کہ وہ لوگوں کے اندر سے علم کو کھینچ لے بلکہ علم کو علماء کی صورت میں اٹھائے گا حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا اور لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو بنا لیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ❺

ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہنے والی موجود رہے گی:

ایک اور حدیث میں ہے: ''میری امت میں ایک ایسی جماعت موجود رہے گی جو حق پر قائم ہوگی‘ ان کو رسوا کرنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حالت پر موجود ہوگی۔ ❻ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اسی (حق) پر ڈٹے ہوں گے۔

---

❶ تفسیر طبری صفحہ ۳/۶۳۔ مستدرک حاکم صفحہ ۴/۴۹۵‘ اتحاف سادۃ المتقین صفحہ ۴/۴۰۸۔ ❷ بخاری کتاب الایمان‘ ابوداؤد کتاب الملاحم۔ نسائی کتاب الایمان۔ ابن ماجہ الفتن۔ ❸ مسلم شریف کتاب الذکر والدعاء۔ مسند احمد صفحہ ۲/۳۵۰۔ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۲۳۶۔ ❹ ترمذی کتاب التفسیر (سورۃ ص) موطا مالک کتاب القرآن۔ مسند احمد صفحہ ۵/۲۴۴۔ ❺ بخاری کتاب العلم‘ مسلم حدیث نمبر ۶۷۳۷۔

❻ بخاری (کتاب الاعتصام بالکتاب السنۃ‘ مستدرک حاکم صفحہ ۲/۵۲۲۔

ہر سو سال بعد ایک مجدد کی پیدائش کی پیشین گوئی:

عبداللہ بن مبارک اور دیگر سند سے نیز ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر سو سال کے بعد اس شخص کو بھیجے گا جو اس دین کے کام کی تجدید کرے گا''۔ [1] ہر قوم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ان کا سردار (یا بڑا عالم) مجدد ہے ظاہری بات یہ ہے (اور اللہ ہی کو اس کا صحیح علم ہے) کہ حدیث اس طرح عام ہے کہ ہر جماعت کے اہل علم' ہر صنف کے علماء' مفسرین' محدثین' فقہاء' نحویین وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں۔ قبض علم کی حدیث میں یہ جو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے نہیں کھینچے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ علم ہبہ کرنے کے بعد واپس نہیں لے گا۔

قیامت کی بعض علامات:

ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور میرے بعد تمہیں کوئی اور بیان نہ کرے گا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت کی علامات میں سے چند یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا جہالت ظاہر ہوگی' زنا عام ہو جائے گا' شراب پی جائے گی' مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی کفالت ایک مرد کرے گا۔ [2] صحیحین میں یہ حدیث حضرت عبدربہ کے حوالے سے آئی ہے۔

آخری زمانے میں لوگوں سے علم اٹھ جانا:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا' جہالت پھیل جائے گی اور ھرج قتل کی کثرت ہوگی اور ھرج ''قتل'' ہے۔ [3] (بخاری و مسلم عن الاعمش ایضاً)

نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کا اثر اس طرح (آہستہ آہستہ) ختم ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ کپڑوں (سے بیل بوٹوں) کے نشانات۔ حتیٰ کہ کسی کو روزہ نماز اور عبادات کا پتہ نہ ہوگا اور نہ صدقے کا۔ کتاب اللہ کو ایک رات میں اٹھا لیا جائے گا۔ چنانچہ زمین پر ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی لوگوں کے بہت سے گروہ بوڑھوں اور بوڑھیوں کے ہوں گے جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے دیکھا تھا اور انہیں پتہ نہ ہوگا کہ نماز' روزہ' عبادت اور صدقہ کیا ہے؟ اس پر حضرت حذیفہؓ نے تین مرتبہ سوال کرنے کی کوشش کی مگر آپؐ نے یہی جواب دیا مگر تیسری مرتبہ فرمایا کہ (یہی چیز) ان کو جہنم سے نجات دلا دے گی'' (یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنے سے بچا لے گی (کلمہ کی پہچان) تین مرتبہ فرمایا۔ [4]

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں علم اٹھ جائے گا حتیٰ کہ قرآن کو سینوں اور مصاحف سے ختم کر دیا جائے گا اور لوگ بغیر علم کے رہ جائیں گے اور کچھ بوڑھے لوگ کہیں گے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا تھا جو ''لا الہ الا اللہ'' اللہ کے قرب

---

[1] ابوداؤد کتاب الملاحم' مستدرک حاکم صفحہ ۴/۵۲۲۔ [2] بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۱' مسلم حدیث نمبر ۶۷۲۷۔ [3] بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۰۶۲' مسلم حدیث نمبر ۶۷۲۹' ترمذی کتاب الفتن۔ [4] حلیۃ الاولیاء صفحہ ۷/۱۲۶' اسماء وصفات بیہقی صفحہ ۱۰۵۔

کے لیے پڑھتے تھے یہی کہنا ان کو فائدہ دے جائے گا حالانکہ ان کے پاس کوئی نیک عمل یا علم نافع نہ تھا۔

حدیث میں جو نجات کا ذکر ہے اس سے یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ جہنم [illegible] بالکل [illegible] ہو جائے کیونکہ وہ علم [illegible] کے باعث مکلف نہیں رہے۔ واللہ اعلم اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ دخول جہنم کے بعد نجات مل جائے۔ یہ قول اس حدیث قدسی کے مطابق ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”میری عزت وجلال کی قسم میں ہر اس شخص کو جہنم سے نکال دوں گا جس نے بھی ”لا الٰہ الا اللہ“ کہا ہو۔[1] اس کا ذکر شفاعت کے بیان میں تفصیل سے آئے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسری قوم ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال مقصود یہ ہے کہ آخر زمانہ میں جہل کی کثرت ہوگی اور علم اٹھ جائے گا۔ اس حدیث میں اس بات کی اطلاع ہے کہ جہل پھیل جائے گا یعنی اس زمانے کے لوگوں میں جہل ڈال دیا جائے گا اور یہ رسوائی کی بات ہے (نعوذ باللہ منہ) اور یہ لوگ اسی حالت میں (جہالت کے اندھیرے) میں رہیں گے حتیٰ کہ دنیا ختم ہو جائے گی جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک اللہ اللہ کہنے والا بھی زندہ رہے اور یہ برے لوگوں پر قائم ہوگی۔[2]

آخری زمانے میں رونما ہونے والی چند برائیوں کا ذکر اگرچہ ان میں سے بعض ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہیں:

(1) ابن ماجہ کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

”اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں اگر تم ان میں مبتلا ہو گئے تو“ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس میں مبتلا ہو جاؤ“ کوئی فحاشی کسی قوم میں اس وقت تک نہیں پھیلتی حتیٰ کہ وہ اسے علانیہ نہ کریں (جب ایسا ہوگا) تو ان میں ایسے طاعون اور قحط واقع ہوں گے جو پہلے ان کے اسلاف میں واقع نہ ہوئے ہوں گے۔ جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر آفات قحط سختی اور بادشاہوں کے ظلم کے عذاب واقع ہوں گے۔ جب لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو آسمان سے بارشیں بند ہو جائیں گی اور اگر زمین پر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی اور لوگ جب اللہ کے عہد کو توڑیں گے تو اللہ ان پر ان کے غیر میں سے دشمن مسلط کر دے گا جو ان کے اموال چھین لے گا اور جب حکمران حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں گے اور اللہ کے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی میں مبتلا فرما دے گا“۔[3]

(2) ترمذی میں محمد بن عمر عن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب میری امت پندرہ خصلتیں اختیار کر لے گی تو ان پر مصائب آئیں گے پوچھا گیا (یارسول اللہؐ) وہ خصلتیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ”جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے‘ امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے‘ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے‘ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے‘ دوست سے نیکی کرے باپ سے جفا کرے‘ مسجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں‘ قوم کا سردار سب سے برا انسان ہو اور اس کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے‘ شراب پی جانے لگی‘ ریشم پہنا جائے‘

---

[1] دیکھئے ابوالعاصم کی ”السنۃ“ ص: ۲/۳۹۶۔ اسماء وصفات بیہقی صفحہ ۱۳۵۔ [2] مسلم شریف کتاب الایمان۔ مسند احمد: ۳/۱۶۲۔ مستدرک: ۴/۴۹۵۔

[3] ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۱۹۔

گانے بجانے والیاں اور گانے کے آلات رکھے جائیں اس امت کے بعد والے پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی یا دھنسنے کے عذاب یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرو۔'' ❶ (ھذا حدیث غریب)

حافظ ابوبکر بزار زید بن علی بن حسین کے حوالے سے حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' نماز کے بعد ایک شخص نے آپؐ سے بلند آواز سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے اس شخص کو ڈانٹ دیا اور خاموش ہو گئے'' پھر جب اجالا ہو گیا تو آپؐ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا کہ: ''وہ ذات مبارک ہے جس نے اسے بلند کیا اور اس کا نظام بنایا''۔ پھر آپؐ نے زمین کی جانب نظر کی اور فرمایا کہ ''زمین کو پھیلانے والی ذات مبارک ہے''۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ''سوال کرنے والا کہاں ہے''؟ وہ شخص آپؐ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان'' میں نے آپ سے سوال کیا تھا؟ آپؐ نے اسے جواب دیا کہ: ''قیامت اس وقت آئے گی جب حکمرانوں کے ظلم و ستم بڑھ جائیں گے' ستاروں کی تصدیق کی جائے اور تقدیر کو جھٹلایا جائے' امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے' صدقہ کو ٹیکس سمجھا جائے' فحاشی بڑھ جائے تو اس وقت تیری قوم ہلاک ہو جائے گی۔ ❷

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے' امانت غنیمت سمجھی جائے' زکوٰۃ کو ٹیکس جانا جائے' دین کے ماسوا کی تعلیم حاصل کی جائے' مرد بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے' دوست سے نیکی کرے باپ سے سختی کرے' قبیلہ کی قیادت ان کے فاسق کے ہاتھ میں ہو' قوم کا سردار سب سے بیچ شخص ہو اور آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے' گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں' شرابیں پی جائیں' اس زمانے کے لوگ پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی' دھنسنے کے عذاب' چہروں کے مسخ ہونے یا پتھروں کی بارش کا اور ان مصائب کا انتظار کرو جو اس طرح پے در پے آئیں گے جیسے لٹکا دھاگا ٹوٹنے سے موتی پے در پے گرتے ہیں''۔ ❸ (ھذا حدیث غریب)

ترمذی ہی میں حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت پر دھنسنے کا عذاب' مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے عذاب آئیں گے''۔ ایک مسلمان نے پوچھا یا رسول اللہؐ ایسا کب ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب گانے بجانے والیوں اور گانے کے آلات کی کثرت ہو اور شرابیں پی جائیں''۔ ❹ (ھذا حدیث غریب) ترمذی ہی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جب میری امت متکبرین کی چال چلنے لگے اور ان کا انداز فارس و روم کے شہزادوں جیسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ برے لوگوں کو اچھے لوگوں پر مسلط کر دے گا۔ ❺ صحیحین اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن پہلے لوگوں میں آخری لوگ ہوں گے اور جنت میں لوگوں سے پہلے داخل ہونے والے ہوں گے''۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم وہ پہلے ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے''۔ ❻

---

❶ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۰۔ ❷ مسند بزار حدیث نمبر ۳۴۰۹' مجمع الزوائد صفحہ ۳۲۸/ ۷' کنز العمال حدیث ۳۸۵۹۰۔

❸ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۱۔ ❹ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۲۔ ❺ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۶۱۔

❻ بخاری کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۲۱۲۲' مسلم حدیث نمبر ۱۹۷۷۔

حافظ ضیاء نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ''جنت تمام انبیاء پر میرے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے اور تمام امتوں پر میری امت کے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے''۔ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ''میرے پاس جبریل آئے اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں میری امت جنت میں داخل ہوگی''۔ ❶ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں تاکہ اسے دیکھوں تو آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر میری امت کے تم پہلے شخص ہوگے جو جنت میں داخل ہوگے۔ ❷ (بخاری میں اس جگہ یہ الفاظ ہیں) کہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیری امت کے جن لوگوں کا حساب کتاب نہیں ہوگا انہیں دائیں دروازے سے داخل کردو اور دوسرے باقی دروازوں میں وہ لوگوں کے شریک ہوں گے۔ ❸

صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے کئی دروازے ہیں' نماز کی کثرت کرنے والوں کو باب الصلوۃ سے پکارا جائے گا۔ اہل صدقہ کو باب الصدقہ سے اور اہل جہاد کو باب الجہاد سے اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو اس کے دروازے سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ ❹ صحیحین میں حضرت سہل بن سعد سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک باب الریان ہے جس میں کثرت سے روزے رکھنے والے ہوں گے اور ان کے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کردیا جائے گا اور پھر کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔ ❺

جنت میں امیروں سے پہلے غریبوں کے داخل ہونے کا بیان:

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''غریب مسلمان جنت میں امیروں سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور آدھا دن پانچ سو سال کا ہے۔ ❻ (یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے) غریب مومن' امیروں سے آدھے دن پہلے جنت میں جائیں گے اور (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''غریب مہاجرین' قیامت کے دن مالداروں سے سبقت لے جائیں گے (یعنی جنت میں) چالیس سال پہلے (جائیں گے) ❼

مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ جنت کے دروازے پر دو مومنوں کی ملاقات ہوگی۔ ایک غریب اور ایک مالدار کی۔ غریب تو جنت میں داخل ہو جائے گا مگر امیر کو روک لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مرضی کے مطابق جتنے بھی عرصے کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں اس غریب سے ملے گا تو غریب پوچھے گا کہ بھائی تم کہاں رہ گئے تھے میں تمہارے بارے میں ڈرنے لگا تھا وہ کہے گا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے روک لیا گیا اور اندر داخل ہونے تک کے زمانے میں میرا اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ

---

❶ الحاوی للفتاوی ''سیوطی'' صفحہ ۱۲۹۔ ❷ ابوداؤد کتاب السنۃ حدیث نمبر ۴۶۵۲۔ ❸ بخاری۔ احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۱' مسلم شریف حدیث نمبر ۴۴۴۔ ❹ بخاری حدیث نمبر ۱۸۹۷' مسلم حدیث نمبر ۲۳۶۸۔ ❺ بخاری حدیث نمبر ۱۷۹۶' مسلم حدیث نمبر ۲۷۰۳۔ ❻ ترمذی کتاب الزہد حدیث نمبر ۲۳۵۴' مسند احمد صفحہ ۲/۳۴۳۔ ❼ مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۷۳۸۸' مسند احمد صفحہ ۳/۱۶۹۔

کھٹے پودے اور گھاس کھا کر پانی پیتے تو ان کی کھٹاس کو وہ پانی دور کر دیتا۔❶ صحیحین میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑا ہو کر دیکھا تو جنت میں زیادہ مساکین (غریب لوگ) تھے اور جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اکثریت عورتوں کی تھی۔❷ بخاری میں حضرت عمران بن حصینؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر مساکین کو پایا اور جہنم میں دیکھا تو زیادہ تر عورتوں کو پایا۔❸ مسلم شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی انہی الفاظ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے: ''مؤطاء امام مالک میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب تمہارے امراء تمہارے اچھے لوگوں میں سے ہوں' نقباء سخی ہوں اور معاملات مشورے سے طے ہوتے ہیں تو زمین کے اوپر کا حصہ اس کے اندر سے اچھا ہے اور جب امراء برے لوگوں میں سے ہوں' مالدار کنجوس ہوں اور معاملات عورتوں کے حوالے ہو جائیں تو زمین کا پیٹ اس کے اوپر سے بہتر ہے''۔❹

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ''مضر (قبیلہ) اللہ کے بندوں کو ضرور ماریں گے حتیٰ کہ اللہ کی عبادت نہ کریں گے اور پھر مومنین قبیلہ مضر والوں کی پٹائی کریں گے حتیٰ کہ وہ انہیں روک نہیں سکیں گے''۔❺ مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مساجد میں فخر نہ کرنے لگیں۔❻ یہ حدیث ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ میں حماد بن سلمہ کی سند سے مروی ہے ابوداؤد میں قتادہ کی سند سے اتنی بات زیادہ منقول ہے کہ ''محرابوں کو سجایا جائے اور دل فخر و تکبر سے بھر جائیں''۔ مسند احمد میں علیم نامی راوی سے مروی ہے کہ ہم کسی جگہ بیٹھے تھے وہاں ایک صحابی (راوی یزید بن مروان کہتے ہیں کہ وہ میرا خیال ہے کہ عبسؓ غفاری ہیں) بھی تھے لوگ طاعون کی وجہ سے جا رہے تھے تو عبسؓ کہنے لگے۔ اے طاعون مجھے پکڑ لے (تین مرتبہ کہا) تو علیم نے کہا ایسا مت کہو کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث نہیں سنی؟ کہ کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت کے بعد عمل منقطع ہو جاتے ہیں'' تو حضرت عبسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''جلد موت کو ترجیح دو جب بے وقوفوں کی حکومت ہو' پولیس کی کثرت ہو' حکموں کی خرید و فروخت ہو' برائی کو ہلکا سمجھا جائے' قطع رحمی کی جائے اور ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو قرآن کریم کو گانے بجانے کے آلات کی طرح بنالیں اور لوگوں کے سامنے اس سے کھیل کود کے لیے لائیں اگرچہ یہ لوگ ان سے سمجھ میں کم ہوں۔❼

فصل

آخری زمانے میں ''مہدی'' کی پیشین گوئی:

یہ مہدی خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین میں سے ہیں۔ یہ وہ منتظر مہدی نہیں جسے روافض نے گھڑ رکھا ہے جو ان کے خیال میں سامرا کے ایک غار سے برآمد ہوگا۔ اس عقیدے کی کوئی حقیقت اور کوئی نقلی آثار موجود نہیں۔ البتہ جسے ہم بیان کر رہے ہیں اس کا ذکر بے شمار احادیث میں موجود ہے کہ وہ آخری زمانے میں ہوگا اور غالب یہ ہے کہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔

حضرت مہدی کی آمد کی احادیث:

مسند احمد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانے میں) اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا' اللہ تعالیٰ

---

❶ مسند احمد صفحہ ۳۰۴/۱۔ ❷ بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر ۵۱۹۶' مسلم حدیث نمبر ۶۸۷۲۔ ❸ حوالا بالا۔
❹ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۶۶۔ ❺ مسند احمد صفحہ ۸۷/۳۔ ❻ ابوداؤد کتاب الصلوۃ حدیث نمبر ۴۴۹۔ ❼ مسند احمد صفحہ ۴۹۴/۳۔

ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔ ① ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام ابوداؤد نے سنن میں اور امام احمد نے مسند میں محمد بن الحنفیہ کے واسطے سے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں اس لائق بنا دیں گے''۔ ② ابن ماجہ اور مسند وغیرہ میں ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے اور پھر حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ''میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ اسے نبی کریم ﷺ نے سردار فرمایا ہے۔ اس کی صلب سے ایک شخص جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا جو اخلاق میں نبی کریمؐ کے مشابہ ہوگا البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ (پھر آپ نے زمین کو عدل سے بھر دینے والا ارشاد فرمایا)

امام ابوداؤد سجستانی نے باقاعدہ اس موضوع پر الگ باب قائم کر کے اس کے شروع میں حضرت جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ تم پر بارہ خلیفہ نہ آ جائیں۔ ان میں سے ایک ہر ایک امت کو مجتمع کر کے رکھے گا۔ ③ ایک اور روایت میں ہے قائم کے بجائے عزیز حادی کے الفاظ آئے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور مچانے لگے۔ پھر آپؐ نے بہت ہلکے الفاظ ادا کئے تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا تھا ''وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ آپ گھر تشریف لے گئے تو قریش کے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ''پھر لوگوں میں ضعف آ جائے گا''۔ سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ:

''اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما کر اس میں ایک شخص کو جو مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ہوگا'' مبعوث فرمائیں گے اس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (قطر کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی''۔

حضرت سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک بن جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ ④ اسی طرح مسند احمد اور ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''میرے اہل بیت میں سے ایک شخص والی ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا''۔ ⑤ عاصم کہتے ہیں کہ ابوعاصم نے حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ: ''اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیں گے حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص والی بنے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ (ھذا حدیث حسن صحیح) ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''مہدی مجھ سے ہوگا' چوڑی پیشانی' اونچی ناک والا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ وہ سات سال تک زمین پر حکومت کرے گا''۔

---

① ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۴۲۸۲' مسند احمد صفحہ ۹۹/۱' ترمذی ماجاء فی المہدی حدیث نمبر ۲۲۳۰۔ ② ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۵۸' الدر المنثور صفحہ ۸۵/۶۔ ③ سنن ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۴۱۱۰' بیہقی دلائل النبوۃ صفحہ ۵۲۰/۶۔ ④ سنن ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۴۲۸۲' ترمذی مسند احمد صفحہ ۹۹/۱۔ ⑤ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۶۱' شرح السنۃ حدیث نمبر ۳۸۶/۱۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''مہدی میرے خاندان میں سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا''۔ [1] ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ:

''خلیفہ کی وفات کی موت سے اختلاف ہو جائے گا تو ایک شخص اہل مدینہ میں سے بھاگ کر مکہ آ جائے گا پھر مکہ والے اسے زبردستی نکال کر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گے۔ پھر اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے ''بیدا'' نامی مقام پر جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ صورتحال دیکھیں گے تو شام سے ابدال اور اہل عراق سے جماعتیں آ کر اس سے بیعت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک شخص جوان ہوگا جس کا ننھیال قبیلہ کلب ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے خلاف لشکر بھیجے گا جوان پر غالب آ جائے گا اور یہ کلب والوں کا لشکر ہوگا اس شخص کے لیے ناکامی ہے جو کلب والوں کی بیعت میں شامل نہ ہو پھر وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں اپنے نبی کی سنت والے کام کرے گا اور اسلام کو مضبوط کرے گا' وہ سات سال رہ کر انتقال کر جائے گا پھر مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے''۔ [2]

ابوداؤد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وراء النہر سے حارث بن حران نامی آدمی ایک شخص منصور نامی کے لشکر کے مقدمے پر متعین نکلے گا اور آل محمد کے موافق ہوگا یا فرمایا ان کی موافقت کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی موافقت کی' ہر مومن پر اس کی مدد کرنا (یا فرمایا اس کی تابعداری کرنا) واجب ہے۔ [3] ابن ماجہ میں عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے اور مہدی کی حکومت کی موافقت کریں گے''۔ [4]

اہل بیت پر ہونے والے مظالم کی پیشین گوئی:

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ ہم آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ: ''ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر (ترجیحا) چن لیا ہے اور میرے اہل بیت کو میرے بعد بڑے مصائب اور آلام کا سامنا کرنا ہوگا حتیٰ کہ مشرق کی جانب سے ایک جماعت کالے جھنڈوں کے ساتھ آئے گی۔ وہ (راستے میں) روٹی مانگیں گے مگر لوگ نہیں دیں گے لہٰذا وہ لڑیں گے اور فتح پائیں گے پھر انہیں مطالبہ کی چیز دی جائے گی مگر وہ قبول نہ کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ وہ اس (زمین) کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی اگر تم میں سے کوئی اسے پائے تو چاہیے وہ ان کے پاس آ جائے چاہے اسے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے''۔ [5]

اس سیاق میں بنی عباس کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پہلے تنبیہ گزر چکی اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ مہدی بنو عباس کی حکومت کے بعد آئیں گے اور اہل بیت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے اور پھر حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما

---

[1] ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۳۱' کنزل العمال الحدیث نمبر ۳۸۶۷۴۔ [2] ابوداؤد کتاب المہدی' ابن ماجہ کتاب الفتن' کنز العمال الحدیث نمبر ۳۸۶۶۲۔ [3] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۰' کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۷۸۰۔ [4] ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۸۸' کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۲۴۴۔

[5] ابن ماجہ خروج المہدی حدیث نمبر ۴۰۸۲۔

کی اولاد میں سے ہوں گے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

ابن ماجہ میں حضرت ثوبان سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے خزانے کے پاس تین افراد قتل ہوں گے۔ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے اور حکومت کسی کو بھی نہ ملے گی پھر ایک کالے جھنڈوں والی جماعت آئے گی مشرق سے اور وہ تم سے ایسے لڑے گی کہ اس جیسا پہلے کوئی بھی نہ لڑا ہوگا۔ (راوی کہتا ہے کہ پھر آپ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں) پھر فرمایا کہ جب تم انہیں دیکھو تو ان سے بیعت کر لینا چاہے برف پر گھسٹنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے"۔ [1] اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اس خزانے سے مراد کعبہ کا خزانہ ہے جہاں خلفاء کے تین بیٹے مارے جائیں گے حتیٰ کہ آخری زمانہ آ جائے گا اور مہدی نکل آئے گا اس کا ظہور مشرقی علاقوں سے ہوگا نہ کہ سامرا کے غاروں جیسا کہ جاہل رافضیوں نے خیال گھڑ رکھا ہے کہ وہ اب بھی ان غاروں میں موجود ہے اور وہ آخر زمانے تک اس کے خروج کے منتظر ہیں۔ یہ عقیدہ ہذیان کی اقسام سے اور رسوائی کا بڑا سرمایہ اور شیطانی شدید ہوس ہے کیونکہ اس عقیدے پر کوئی دلیل و برہان موجود نہیں نہ قرآن سے نہ سنت سے اور نہ عقل صحیح کے اعتبار سے اور نہ استحسان کے اعتبار سے درست ہے۔

ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے تو انہیں کوئی نہ روک سکے گا حتیٰ کہ انہیں ایلیاء پر نصب کر دیا جائے گا۔[2] ان کالے جھنڈوں سے ابومسلم خراسانی کے جھنڈے مراد نہیں جو وہ ۱۳۲ھ میں لایا تھا اور بنوامیہ کی حکومت گرا دی تھی بلکہ یہ دوسرے جھنڈے ہیں جو مہدی کی مصاحبت میں لائے جائیں گے یہ مہدی محمد بن عبداللہ العلوی الفاطمی الحسنی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس لائق بنائے گا اور وہ پہلے اس لائق نہیں ہوگا اور اہل مشرق کے کچھ لوگوں کے ذریعے اس کی تائید ہوگی جو اس کی حکومت قائم کر کے اس کے پاؤں مضبوط کریں گے ان کے جھنڈے بھی کالے ہوں گے اور ان کا حلیہ باوقار ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ بھی کالا تھا اور اسے عقاب کہا جاتا تھا اور اسے پہلے حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق کی مشرقی چوٹی پر لہرایا تھا اور آج بھی وہ پہاڑی ''ثنیۃ العقاب'' کے نام سے مشہور ہے اور یہ کافروں اور عرب و روم کے نصاریٰ پر عذاب تھا اور اس کے بعد مہاجروں اور انصار کی عاقبت اچھی ہوئی اور ان کے ساتھ بعد والوں کی بھی قیامت تک عاقبت بخیر ہوگی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جو کہ کالا تھا بعض روایات میں ہے آپؐ نے خود پر کالا عمامہ پہنا ہوا تھا۔ اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ مہدی جس کا آخری زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے اس کا اصل خروج و ظہور بلاد مشرق سے ہوگا اور بیت اللہ کے نزدیک اس کی بیعت کی جائے گی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

ابن ماجہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں ایک شخص مہدی نام کا ہوگا جس کا زمانہ حکومت سات یا نو سال ہوگا۔ اس کے زمانہ حکومت میں میری امت اتنی خوشحال و آسودہ ہو جائے گی کہ اتنی آسودہ کبھی نہ ہوئی ہوگی زمین اپنے خزانے نکال باہر کرے گی اور کوئی چیز اپنے اندر چھپا نہ رکھے گی اور مال و متاع کے انبار لگا دیئے جائیں گے۔ ایک شخص

---

1. ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۸۴' الالبانی سلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر ۸۵۔
2. ترمذی کتاب الفتن باب نمبر ۷۹' مسند احمد صفحہ ۳۶۵/۲' البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۷۹/۲۔

کہے گا اے مہدی مجھے مال دو۔ مہدی کہیں گے لے لو (جو چاہو)۔ اس سند میں علی بن زیاد یمانی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن زیاد سحیمی ہے میں کہتا ہوں کہ اس طرح بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے ابن حاتم نے الجرح والتعدیل میں کہا ہے کہ یہ "مجہول شخص" ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "معاملہ میں صرف شدت ہی آئے گی اور دنیا میں زوال لوگوں میں بے صبری ہی بڑھے گی اور قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی اور مہدی صرف ابن مریم ہیں۔ ❶ یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد جندی صنعانی سے جو شیخ شافعی کے مؤذن ہیں اور بے شمار لوگوں نے ان سے روایت کی ہے لہٰذا یہ مجہول نہیں جیسا کہ حاکم کا خیال ہے بلکہ ابن حسین نے اسے ثقہ کہا ہے اور اس حدیث کا ظاہر ان روایات کے خلاف معلوم ہوتا ہے جن میں مہدی کا حضرت عیسیٰ کے سوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بہر حال نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تو ظاہر ہے کہ مہدی وہی ہیں البتہ نزول عیسیٰ کے بعد غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی منافات نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مہدی نے ایک اور مہدی کو ثابت کر دیا جو کہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس سے یہ نفی نہیں ہوتی کہ محمد مہدی کے علاوہ کوئی اور مہدی نہ ہو۔

فتنوں کی مختلف انواع کا بیان:

بخاری میں حضرت زینب بنت جحش سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ فرما رہے تھے: "لا الہ الا اللہ، عرب کے لیے ہلاکت ہے نزدیک آ جانے والے شر سے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے"۔ یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔ بعض صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا (تو ایسا ہوگا) ❷ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے (اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔ ❸ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج کی رات کیا خزائن نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فتنے نازل فرمائے ہیں؟ کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گے۔ ❹

اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشین گوئی:

بخاری و مسلم میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کے ایک قلعے پر آئے اور فرمایا کہ: "کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ❺ بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد مروی ہے کہ: "قیامت کے نزدیک علم کم ہو جائے گا، شور شرابہ رہ جائے گا، فتنے ظاہر

---

❶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۵۶۔ ❷ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۶، مسلم اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۱۶۴۔
❸ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۷، مسلم اقتراب الفتن حدیث نمبر ۱۶۸۔ ❹ بیہقی معرفۃ السنن والآثار صفحہ ۴۵۵/۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۴۱۰۔ ❺ البخاری آطام المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۸، مسلم حدیث نمبر ۱۷۴۔

ہوں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا' پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''قتل''۔ ❶

گزرا ہوا زمانہ آنے والے سے بہتر ہوتا ہے۔

بخاری میں عدی سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں پر جو زمانہ آتا ہے اس کے بعد والا زمانہ اس سے بھی برا ہوتا ہے (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔ ترمذی نے یہ حدیث بیان کر کے کہا ہے کہ عوام اس حدیث کو دوسرے الفاظ سے بیان کرتے ہیں کہ ہر آنے والا شخص بد سے بدتر ہوتا جائے گا۔

آئندہ پیش آنے والے فتنے اور ان سے بچنے کی تلقین نبوی ﷺ:

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ سے مروی ہے کہ: ''عنقریب بہت سے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس دروازے والے سے جو اس سے مقابلے کے لیے کھڑا رہے' بہتر ہوگا جس کو بھی ان فتنوں کے دوران کوئی پناہ گاہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ وہاں چلا جائے۔ ❷ مسلم میں یہ روایت حضرت ابوبکرؓ کے حوالے سے کچھ تفصیل سے آئی ہے۔

دلوں سے امانت اٹھ جانے کا بیان:

بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو باتوں کے وقوع کے بارے میں ارشاد فرمایا جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ: ''بے شک امانت لوگوں کے دلوں میں گہرائی میں اتاری گئی اور پھر قرآن نازل کیا گیا چنانچہ انہوں نے قرآن سیکھا اور پھر سنت کی تعلیم حاصل کی اور آپؐ نے ان کے اٹھائے جانے کی بابت ارشاد فرمایا کہ: ''ایک شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر محض کچھ سیاہی کی طرح رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا تو اس کے دل سے پھر اٹھائی جائے گی کہ اس کا اثر محض آبلے کی طرح رہ جائے جیسے کہ کوئی انگارہ تیرے پاؤں میں لگ جائے اور پھول جائے تجھے لگے کہ پھولا ہوا مگر اس میں کچھ نہ ہو۔ چنانچہ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ معاملات کریں گے مگر ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار موجود ہے یا فلاں بڑا ہی عقل مند' وسیع الظرف اور بہادر ہے مگر اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں مجھ پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ مجھے یہ پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں اور اب وہ زمانہ ہے کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

مشرق کی سمت سے فتنہ کا ظہور:

بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا۔

---

❶ بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۵' مسلم شریف حدیث نمبر ۱۸۴۷۔

❷ بخاری فضائل المدینۃ حدیث نمبر ۱۸۷۸' مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۷۶۔

آپ نے فرمایا کہ یہ دار فتنہ وہاں سے اٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ (یا فرمایا کہ) سورج کی کرن طلوع ہوتی ہے۔ ❶

فساد کی کثرت کی وجہ سے زندہ لوگ مردوں پر رشک کریں گے:

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش اس (صاحب قبر) کی جگہ میں ہوتا۔ ❷

عرب کے بعض کناروں سے بت پرستی لوٹ آئے گی:

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی سرین ذی الخلصت (نامی بت) کے گرد حرکت (طواف) نہ کریں۔ ذوالخلصت میں دوس قبیلہ کا بت تھا جسے وہ پوجتے تھے۔ ❸

سونے کے پہاڑ کے ظہور اور اس کے نتیجے میں قتل وقتال کی پیشین گوئی:

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشادِ نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا اور جو بھی وہاں جائے گا کچھ حاصل نہ کر سکے۔ ❹ ایک اور روایت میں ''جو عقبہ عبداللہ الواتر نادا عرج عن ابی ہریرہ کی سند سے ہے'' آیا ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر کر دے جس پر لوگ قتل وقتال کریں گے سو میں سے ننانوے قتل ہوں گے اور ہر شخص امید کرے گا کہ شاید وہ کامیاب ہو جائے''۔ ❺ مسلم ہی میں عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ہمراہ ایک اونچی جگہ کے سائے میں کھڑا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ: ''لوگ دنیا کی طلب میں اپنی گردنیں ہلاتے رہیں گے''۔ میں نے عرض کیا جی ہاں بالکل! تو وہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''عنقریب فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس طرف جائیں گے تو جو اس کے پاس موجود ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو یہاں سے سونا لے جانے دیا تو وہ سب کا سب لے جائیں گے چنانچہ وہ قتال کریں گے اور ہر سو میں ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔ ❻

دجالوں کی کثرت اور قیامت کے اچانک آنے کا اشارہ نبوی ﷺ:

بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک ہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں یہ بڑی زبردست خونریزی ہوگی اور جب تک تیس کے قریب بڑے دجال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے'' نہ آ جائیں اور جب تک علم نہ اٹھا لیا جائے' زلزلوں کی کثرت ہو جائے' زمانہ قریب آ جائے' فتنہ ظاہر جائے اور ھرج جو کہ قتل ہے زیادہ ہو جائے اور جب تک کہ مال کی اتنی کثرت نہ ہو جائے کہ صدقہ لینے والا ڈھونڈے سے نہ ملے اور ملے تو وہ کہہ دے

---

❶ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۰۹۳' مسلم حدیث نمبر ۲۲۱' مستند احمد صفحہ ۲/۹۲۔ ❷ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۵' مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۳۰۔ ❸ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۲۷' مسند احمد صفحہ ۲/۲۷۱۔ ❹ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۹' مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳۔ ❺ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۰۱' مسند احمد صفحہ ۲/۳۳۲۔ ❻ مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۵۶۹۔

کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں اور جب تک قبر کے قریب سے گزرنے والا شخص مردے کی جگہ ہونے
[illegible]
لیکن اس وقت کسی ایسے نفس والے کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے مومن نہ ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو۔ جب قیامت قائم ہوگی
[illegible]
[illegible] حوض سے پانی پینے والا پی نہ سکے گا اور منہ کے قریب لقمہ لے جانے والا اسے کھا نہ سکے گا۔ ❶

مسلم میں حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ میں قیامت تک آنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور نبی کریم ﷺ جب مجھے کوئی بات راز رکھنے کے لیے بتاتے تو اور کسی کو نہ بتاتے تھے لیکن ایک مجلس میں جہاں میں بھی موجود تھا آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''ان میں سے تین فتنے ایسے ہوں گے کہ یوں لگے گا کہ جیسے وہ کچھ باقی نہ چھوڑیں گے اور بعض فتنے گرم ہوا کے (بعض چھوٹے اور بعض بڑے) ہوں گے۔ ❷ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ نے کہا کہ وہ سب لوگ گزر گئے بس میں باقی رہ گیا ہوں''۔ مسلم ہی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''عراق اپنے درہم اور قفیز سے روک دیا جائے گا' شام کو اس کے مد (ناپنے کا آلہ) سے مصر کو اس کے اردب (ناپنے کا آلہ) سے اور تم وہیں لوٹ آؤ گے جہاں سے چلے تھے (یہ تین بار فرمایا) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔ ❸

مسند احمد میں ابو نضرہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں تھے وہ فرمانے لگے اہل عراق پر ایسا وقت آئے گا کہ ان تک نہ دینار پہنچے گا نہ مد (ناپنے کا برتن) لوگوں نے پوچھا یہ کہاں سے ہوگا؟ فرمایا روم والوں کی طرف سے' وہ یہ روک دیں گے۔ (پھر تھوڑی دیر وہ چپ رہ کر فرمانے لگے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بھر بھر کر مال عطا کرے گا اور اسے گنے گا نہیں''۔ راوی حریری کہتے ہیں کہ میں نے ابو نضرہ سے کہا کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز تھے انہوں نے کہا نہیں''۔ (مسلم میں یہ روایت حریری کے حوالے سے بھی آئی ہے) ❹ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ اگر تم لوگ لمبی زندگی پاؤ تو ایک قوم کو پاؤ گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و ناراضگی میں دن رات بسر کریں گے اور فتنہ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم (کوڑے) کی طرح ہوگا۔ ❺

اہل جہنم کی دو قسموں کے ظہور کا اشارہ نبوی ﷺ :

مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''اہل جہنم کی دو قومیں ہوں گی جو میرے بعد آئیں گی۔ ایک قوم کے پاس کوڑے گائے کی دم کی طرح ہوں گے اور وہ لوگوں کو اس سے ماریں گے اور (دوسری قوم) وہ عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے (مگر) ننگی ہوں گی خود (لوگوں کی طرف) مائل ہوں گی اور مائل کریں گی ان کے سر (کے بال) بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے یہ عورتیں نہ

---

❶ بخاری مناقب حدیث نمبر ۳۶۰۹' مسلم حدیث نمبر ۷۱۸۵' مسند احمد صفحہ ۲/۳۱۳۔ ❷ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۹۱' مسند احمد صفحہ ۵/۴۰۸' دلائل النبوۃ بیہقی صفحہ ۶/۴۰۶۔ ❸ مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۶' مسند احمد صفحہ ۲/۲۶۲۔ ❹ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۴۴' مسند احمد صفحہ ۳/۳۱۷۔ ❺ مسلم کتاب الجنۃ حدیث نمبر ۷۱۲۵' مسند احمد صفحہ ۲/۳۰۸۔

جنت میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنے اتنے کوئی بہت زیادہ مسافت فاصلے سے سونگھی جا سکتی ہے۔ ❶

بڑوں میں فحاشی اور حکومت کے چھوٹے لوگوں کے قبضے میں جانے کی پیشین گوئی

مسند احمد میں حضرت انس سے مروی ہے کہ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب چھوڑ دیں؟ تو آپ نے جواب دیا جب تمہارے درمیان وہ کیفیت ظاہر ہو جائے جو بنی اسرائیل کی تھی اور جب تمہارے بڑوں میں فحاشی آ جائے علم ذلیل لوگوں کے پاس ہو اور حکومت چھوٹے لوگوں کے قبضے میں ہو۔ ❷

دین اسلام سے بڑی تعداد میں لوگوں کے نکل جانے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ کے ایک پڑوسی سے منقول ہے کہ میں ایک سفر سے واپس آیا تو حضرت جابرؓ میرے گھر ملنے آئے تو میں نے انہیں لوگوں کے تفرقے اور ان کی نئی نئی باتوں کے بارے میں بتایا تو حضرت جابرؓ رونے لگے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''لوگ دین میں جوق در جوق داخل ہوئے تھے اور جوق در جوق نکل بھی جائیں گے''۔ ❸

ایسا فتنہ کہ دین کو تھامنے والے کو انگارے کو پکڑنے والے جیسا بنا دے گا:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''عرب کے لیے قریب آ جانے والے فتنہ سے ہلاکت ہے جو اندھیری رات کی طرح ہے صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا'' بہت سے لوگ معمولی سی دنیا کے لیے اپنا دین بیچ دیں گے ان دنوں دین پر عمل کرنے والا انگارے ہاتھ میں لینے والے کے مترادف ہوگا (یا فرمایا کہ کانٹے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہوگا) ❹ ایک حدیث میں کانٹوں پہ چلنے والے کے مشابہہ کہا گیا ہے۔

مسلمانوں کو کمزور کرنے کے یا دوسری لالچ کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف دوسری قوموں کے متحد ہونے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت ثوبانؓ سے یہ فرماتے سنا کہ ''ثوبان تم کیسا محسوس کرو گے جب تمہارے خلاف قومیں ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسا کہ کھانے والے پلیٹ پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں'' حضرت ثوبانؓ نے عرض کی ''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا ہم اس وقت قلت میں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ اس وقت کثرت میں ہو گے مگر تمہارے دلوں پر ''وھن'' طاری ہوگا''۔ پوچھا کہ وھن کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا ''دنیا کی محبت اور جنگ سے نفرت''۔ ❺

ہلاکت خیز فتنہ کی پیشین گوئی جس سے نجات علیحدگی میں ہوگی:

مسند احمد میں ہے کہ عمرو بن وابصہ رہنے والے سے نقل کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا کہ دروازے سے کسی نے مجھے سلام کیا' میں نے وعلیکم السلام کہا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اندر داخل ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن اس وقت آپ کی زیارت کیسے ہوگئی؟

---

❶ مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۳۵۶' مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۵۴۷۔ ❷ مسند احمد صفحہ ۳/۱۸۷' فتح الباری صفحہ ۱۳/۳۰۱۔ ❸ مسند احمد صفحہ ۳/۳۴۳' مجمع الزوائد صفحہ ۷/۲۸۱۔ ❹ بخاری احادیث نمبر ۳' الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۶' مسلم حدیث نمبر ۷۱۶۴۔ ❺ مسند احمد صفحہ ۲/۳۵۹' کنز العمال حدیث نمبر ۶۳۱۹۔

یہ وقت انتہائی گرم دوپہر کا تھا۔ فرمایا کہ ''دن بڑا لمبا لگ رہا تھا لہٰذا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت ہی کر لی جائے''۔ پھر وہ مجھے ارشاد نبوی بیان کرنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہوگا اور لیٹنے والا بیٹھنے والے سے اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں مرنے والے سب جہنم میں جائیں گے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہرج کے دنوں میں جب کوئی شخص اپنے ہم نشین سے بھی امن میں نہ ہوگا'' میں نے عرض کیا: ''میرے لیے ایسے وقت میں آپ کا کیا حکم ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روکے رکھنا اور گھر میں رہنا'' میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں آنے لگے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا دروازہ بند کر لینا'' میں نے عرض کیا کہ گھر میں گھس گیا تو آپ نے فرمایا گھر کی مسجد میں داخل ہو کر اس طرح کرنا (یہ کہہ کر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی) اور یہ کہنا کہ میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ اس حالت میں تجھے موت آ جائے۔

ایسا فتنہ جس میں اپنے ہم نشین بھی خطرہ ہوں گے:

سنن ابوداؤد میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ (اس کے بعد حضرت ابوبکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ بیان فرمایا اور کہا) اس فتنہ کے سب مقتول جہنمی ہوں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ یہ کب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ھرج کے دونوں جب اپنے ہم نشین سے بھی کوئی محفوظ نہ ہوگا''۔ میں (راوی) نے پھر پوچھا کہ میرے لیے اس وقت کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو روک کر رکھنا اور گھر میں رہنا''۔ راوی یعنی عمرو بن وابصہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میں حضرت حذیم بن فاتک اسدیؓ سے ملا تو انہوں نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے یہی حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

فتنوں کی کثرت اور ان سے نجات کا طریقہ علیحدگی میں ہونے کا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابوداؤد میں (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح) ایک حدیث اور ہے کہ مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (ابوبکرہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ مجھے اس وقت کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں کے ساتھ رہے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان کے ساتھ رہے اور جس کی کوئی زمین ہو وہ اس میں لگ جائے اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر سے خراب کر دے اور اپنی استطاعت کے مطابق فتنہ سے بچنے کی کوشش کرے۔ [1]

ابوداؤد ہی میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی حدیث میں یہ مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے بتایئے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کی طرح ہو جانا جس

[1] مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۷۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶۔

نے دوسرے بھائی کو کہا تھا کہ ''اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تب بھی قتل کرنے کو ہاتھ بڑھانے والا نہیں میں اللہ سے [illegible]
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''عنقریب ایک فتنہ ہوگا کہ اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔'' میں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا کہ آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا''۔ (الحدیث) ❶

فتنوں کے وقت تکلیف برداشت کرنے اور برائی میں شرکت نہ کرنے کی نصیحت:

ابوداؤد میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''قیامت کے قریب اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا۔ اس وقت بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلتے ہوئے شخص سے اور چلتا ہوا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس وقت اپنی کمانیں توڑ دینا اپنی کاٹ دینا اور تلواروں (کی دھار) کو پتھر پر مار کر (کند کر) دینا اور اگر تمہیں کوئی قتل کرنے گھر میں داخل ہو جائے تو آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے کا طرز اختیار کرنا''۔ ❷ مسند احمد میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! ذرا بتاؤ جب لوگ شدید بھوک کا شکار ہوں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک بھی نہ آ سکو گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو (یعنی ٹھہرو بتاتا ہوں) اے ابوذر یہ بتاؤ تم کہ جب لوگ سخت موت کا شکار ہوں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا صبر کرو (بتاتا ہوں) اے ابوذر جب لوگ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہوں گے (حتیٰ کہ گھر کے پتھر خون سے بھر جائیں گے) تو تم کیا کرو گے؟ تو میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر بیٹھ جانا اور دروازہ بند کر لینا۔ میں نے پوچھا کہ اگر مجھے نہ چھوڑا جائے تو کیا میں ہتھیار اٹھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے تو تم بھی ان کے ساتھ فتنے میں شریک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں تلوار کی چمک ہیبت زدہ نہ کر دے اس لیے اپنی چادر کا ایک کونا اپنے منہ پر ڈال لینا تاکہ تیرا اور اس شخص کا گناہ لوٹ جائے''۔ ❸

اس طرح ابوداؤد میں حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ''تمہارے سامنے اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا کہ صبح آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا۔ اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ نے پوچھا) کہ آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مستقل اپنے گھر میں رہنا''۔ ❹

بعض مسلمانوں کے بت پرست بن جانے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے زمین میرے لیے سمطا دی چنانچہ میں نے مشرق

---

❶ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۹۴' مسلم حوالا بالا۔ ❷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۶۱' ترمذی نمبر ۲۲۰۴۔ ❸ مسند احمد صفحہ ۱۴۹/۵' کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۳۲' تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳/۸۰۔ ❹ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۶۲' مسند احمد صفحہ ۴۴۲/۴' مستدرک حاکم صفحہ ۴۴۰/۴۔

سے مغرب تک نظر دوڑائی اور مسلمانوں کی مملکت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین سمیٹی گئی اور مجھے سونے چاندی کے خزانے عطا کیے
[illegible]
ان سے ان کی عزت وحکومت چھین لے تو میرے رب نے فرمایا اے محمد میں نے فیصلہ کر دیا ہے جو تبدیل نہیں ہوگا اور میں نے تیری
امت کے لیے (یہ دعا) قبول کر لی کہ انہیں قحط میں ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر دشمن [illegible]
ان کے خلاف جمع ہو کر آ جائیں حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں۔ (رسول اکرم ﷺ نے مزید فرمایا)
اور مجھے اپنی امت پر گمراہ پیشواؤں سے خوف ہے اور جب میری امت میں تلوار آپس میں نکل پڑے گی وہ قیامت تک واپس نہیں جائے
گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں۔ حتیٰ کہ وہ بتوں کی عبادت
کریں گے اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ہر ایک خود کو نبی کہتا ہوگا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور
میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ قائم رہے گی جسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت)
واقع ہو جائے''۔ [1] مسلم ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

فتنة الاحلاس :

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے بہت سے
فتنوں کے بارے میں بتایا اور فتنۃ الاحلاس کا بھی ذکر کیا تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فتنۃ الاحلاس کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ جنگ اور
افراتفری ہے اور پھر ایک چھپا فتنہ ہے جس کا دھواں میرے اہل بیت کے ایک شخص کے قدموں سے اٹھے جو خود کو مجھ میں سے سمجھے گا
حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا (کیونکہ) میرے (اولیاء) دوست تو متقی ہی ہوتے ہیں۔ پھر لوگ اس شخص کے پیچھے امڈ آئیں گے جیسے
پھر ایک مصیبت کی طرح فتنہ ہوگا۔ کوئی شخص ایسا نہ بچے گا جو فتنے سے متاثر نہ ہو حتیٰ کہ یوں کہا جائے گا کہ گزر گیا لوٹ آیا''۔ صبح آدمی
مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے دو گروپ بن جائیں گے ایک گروپ ایمان والوں کا جن میں نفاق نہ ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا
جن میں ایمان نہ ہوگا اگر تم اسے پاؤ تو اس دن سے یا دوسرے دن سے دجال کا انتظار کرنا۔ [2]

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا اور ایسا زمانہ آنے والا ہے جس
میں لوگ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ان کے معاہدے خالص نہ رہیں گے اور ان میں اختلاف ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں
گے (یہ فرما کر آپ نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر لیا) صحابہ نے عرض کیا ہم اس وقت کیا کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا ''جس
چیز کو تم جانتے ہو اسے لینا اور جسے نہیں جانتے چھوڑ دینا اور اپنے خواص کے حکم پر آنا عام کے حکم کو چھوڑ دینا۔ [3] ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت
ابن ماجہ میں ہشام بن عمار کی سند سے اور مسند احمد میں حسین بن محمد کی سند سے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے منقول ہے۔
ابوداؤد میں ہارون بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے منقول ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے شاگرد بیٹھے تھے کہ آپؐ

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۷۱۸۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲' مسند احمد صفحہ ۴/۱۲۳۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۴۲۔ [3] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۵۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۴۲۔

کے سامنے فتنوں کا ذکر چھیڑ دیا تو آپ نے جو بیان کیا اس میں یہ بھی کہا کہ جب تم لوگوں کو دیکھو گے کہ ان کے معاہدے (وعدے) خالص نہیں رہے
امانت ان کی سب وزن ہو گئی ہے اور وہ اس طرح ہو جاتے ہیں کہ (یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست فرمایا) تو میں نے
اٹھ کر پوچھا کہ مجھے آپ پر قربان ہونے کا اللہ تعالیٰ ... ایسے وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے گھر کو لازم پکڑنا زبان پر
قابو رکھنا جس بات کو جانتے ہو اسے لینا انجانی کو چھوڑ دینا خاص اپنے معاملات کو دیکھنا دوسرے کے معاملے کو چھوڑ دینا۔ [1] مسند احمد اور
نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

ایسا فتنہ جس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت ہوگا:

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''عنقریب ایک فتنہ اٹھے گا جس میں عرب مبتلا ہوں گے اور اس کے مقتولین جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت (گناہ) ہوگا''۔ [2] مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو کعبۃ اللہ کے سائے میں بیٹھے لوگوں کو حدیث سنا رہے تھے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جاتے ہوئے کسی جگہ پڑاؤ کیا۔ اتنے میں منادی نے آواز لگائی کہ نماز تیار ہے۔ چنانچہ میں نماز کی جگہ پر پہنچا تو نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے''۔ اے لوگو! مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے علم کے مطابق خیر کی طرف راہنمائی کرے اور اپنے علم کے مطابق شر سے ان کو خبردار کرے۔ سنو اس امت کی عافیت ابتدائی دور میں ہے اور آخری دور میں بلائیں اور فتنے ہوں گے جو ایک دوسرے ساتھ آئیں گے ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرنے والا فتنہ ہے۔ پھر وہ ختم ہوگا تو دوسرا آ جائے گا اور مؤمن کہے گا کہ یہ فتنہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ جو چاہتا ہے کہ وہ آگ سے بچ کر جنت میں چلا جائے تو وہ اسکو اس حال میں لوٹ آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کو وہ دے جو وہ خود اپنے لیے چاہتا ہے اور جس نے کسی امام (بادشاہ) سے بیعت کی اور اپنا ہاتھ اور دل کا ثمرہ اسے دے دیا تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو سکے تو اس کی اطاعت کرے [3] اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جتنی استطاعت ہو اطاعت کرے۔

عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنا سر اپنی ٹانگوں میں دے دیا اور کہا کہ تمہارا یہ چچازاد بھائی تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابن عمر نے دونوں ہاتھ جمع کر کے اپنی پیشانی پر رکھے اور پھر سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کر اور اللہ کی نافرمانی میں اس کی اطاعت نہ کر''۔ میں نے عرض کیا کہ تم نے یہ اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا''۔ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''جب میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگی ہے کہ ''تو ظالم ہے'' تو ان کو الوداع کہہ دو''۔ [4]

---

[1] مسند احمد صفحہ ۲/۲۱۲۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۶۵ ترمذی حدیث نمبر ۲۱۷۸۔ [3] مسند احمد صفحہ ۲/۶۳ و صفحہ ۲/۱۹۰ عقیلی نے الضعفاء میں ذکر کیا ہے صفحہ ۲۹۱/۴ اسی طرح علامہ البانی نے سلسلۃ الضعیفہ میں نقل کی ہے صفحہ ۵۷۷۔ [4] مسند احمد صفحہ ۲/۱۹۰ مستدرک حاکم صفحہ ۴/۹۶۔

(یعنی اب ان کی اصلاح سے مایوس ہو کر ان سے دور ہو جاؤ) ایک اور ارشاد نبوی ہے کہ ''میری امت میں پتھروں کی بارش' زمین میں دھنسنے اور چہرے مسخ ہونے کے عذاب ہوں گے۔''[1] ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قریب ہے ایک اندھا گونگا بہرہ فتنہ اٹھے گا جو اس کے قریب جائے گا وہ اسے لپیٹ میں لے لے گا اور اس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت (برا) ہوگا۔[2]

روم سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہونے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں ابوقبیل سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا روم؟ چنانچہ انہوں نے ایک صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور پھر فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلے کون سا فتح ہوگا؟ قسطنطنیہ یا روم؟ آپ نے جواب دیا کہ ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔[3] (یعنی قسطنطنیہ)

مختلف علاقوں کی تباہی کی پیشین گوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے (یعنی حدیث مستند نہیں ہے):

قرطبہ نے تذکرہ میں حضرت حذیفہ بن یمان سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا ہے کہ: ''زمین کے اطراف میں بربادی کا آغاز ہوگا حتیٰ کہ مصر تباہ و برباد ہو جائے گا اور مصر بربادی سے مامون ہے حتیٰ کہ بصرہ غرق ہو کر تباہ ہو جائے گا اور مصر نیل کے سوکھنے سے تباہ ہوگا' مکہ مکرمہ اور مدینہ کی تباہی بھوک سے ہوگی اور یمن کی خرابی ٹڈی دل سے اور ''ابلہ'' (بصرہ کا ایک علاقہ) کی تباہی حصار سے ہوگی۔

فارس کی تباہی گنجوں سے' ترک کی تباہی دیلم کے ہاتھوں اور دیلم کی تباہی ارمن اور ارمن کی تباہی خزر سے اور خزر کی تباہی ترک سے اور ترک کی تباہی آسمانی بجلی سے اور سندھ کی تباہی ہند سے اور ہند کی تباہی چین کے ہاتھوں اور چین کی تباہی رمل سے ہوگی۔ حبشہ کی تباہی زلزلے سے اور زوراء (مدینہ کا علاقہ) کی تباہی اور عراق کی تباہی قتل و قتال سے ہوگی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ امام جوزی نے اس کو نقل کر کے لکھا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اندلس کی تباہی آندھی سے ہوگی۔

فصل

قیامت کی نشانیاں متعدد ہیں:

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا وہ اس وقت سر جھکائے وضو میں مصروف تھے انہوں نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا اے امت! قیامت کی چھ نشانیاں تم میں ظاہر ہوں گی جن میں ایک تمہارے نبی کی موت ہے وہ کہتے ہیں یہ سن کر مجھے لگا جیسے میرا دل اچھل کر باہر آ جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو یہ نشانی بتائی اور فرمایا کہ اول تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ اگر ایک شخص کو دس ہزار بھی دیئے جائیں تو وہ اسے کم سمجھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو ہوئیں اور فتنہ اموات بکریوں کے گھنے بالوں کے گرنے کی طرح واقع ہوں گی۔ فرمایا یہ چار ہوئیں اور تمہارے اور بنی اصفر (روم والے) کے درمیان ہوگا وہ

---

1. ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۱۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۵۲۔
2. ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۸۴۔
3. مسند احمد صفحہ ۲/۱۷۶' مستدرک حاکم صفحہ ۴/۴۲۲' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۵۵۴۔

تمہارے لیے غنیمت ... مال ... اور فوج جمع کر کے تمہیں ... سے زیادہ انصاف والے ہو جائیں گے پھر آپ نے فرمایا یہ نشانیاں ... باقی ہیں ... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ... پانچ ... آپ نے فرمایا ... ہے۔ ❶

اس حدیث کی سند میں ... راویوں کی وجہ سے ... اختلاف ... لیکن اس حدیث کا ایک شاہد دوسری حدیث ہے جو کہ صحیح ہے چنانچہ بخاری شریف میں صحیح ... حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ غزوہ تبوک کے دوران چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کہ: ''قیامت کی چھ نشانیاں تمہیں گنواتا ہوں۔ (1) میری وفات (2) بیت المقدس (3) وبا، جو تمہیں بکریوں کے بالوں کے کٹتے وقت گرنے کی طرح پکڑے گی (4) مال کا زیادہ ہو جانا حتی کہ ایک شخص کو سو دینار دیے جائیں گے اور وہ ناراض ہوگا (5) فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا (6) جو تمہارے اور بنی اصفر کے مابین ہوگی اور وہ اسی جھنڈوں کے ماتحت تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ افراد ہوں گے۔ ❷ یہ روایت ابوداؤد، ابن ماجہ اور طبرانی میں بھی ہے۔

قیامت کی نشانیاں:

مسند احمد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبوی میں حاضر کر سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا عوف ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا پورا یا کچھ؟ آپ نے فرمایا ہاں مکمل آ جاؤ۔ پھر فرمایا: اے عوف قیامت کی چھ نشانیاں سن لو۔ ان میں سے پہلی نشانی میری وفات ہے (یہ سن کر میں رونے لگا آپ نے مجھے چپ کرایا اور فرمایا) کہو ایک ''میں نے کہا ایک'' (ہوئی) فرمایا دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح ہے۔ کہو دو۔ (میں نے کہا دو) پھر فرمایا تیسری نشانی ''وبا'' ہے جو میری امت کو اس طرح پکڑے گی جیسے بکریوں کے بال کٹتے ہوئے گرتے ہیں کہو تین (میں نے کہا تین) چوتھی نشانی یہ کہ بہت بڑا فتنہ ہوگا کہو چار (میں نے کہا چار) پھر فرمایا پانچویں نشانی تمہارے پاس مال بہت زیادہ ہو جائے گا حتی کہ ایک شخص کو سو دینار دیے جائیں گے مگر وہ اس پر بھی ناراض ہوگا۔ کہو پانچ (میں نے کہا پانچ) پھر فرمایا چھٹی نشانی یہ ہے کہ تمہارے اور بنی اصفر کے مابین ایک جنگ ہوگی وہ اسی (۸۰) جھنڈوں کے ماتحت تم پر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے اور مسلمانوں کی جماعت اس وقت ''غوطہ'' نامی جگہ پر دمشق شہر میں ہے'' ہوگی۔ ❸

ابوداؤد میں یہ روایت حضرت ابودرداء سے مروی ہے اور اس میں یوں ہے کہ ''اس جنگ کے دن مسلمانوں کی جماعت ''غوطہ'' نامی جگہ میں ہوگی جو کہ شام کے اچھے شہر دمشق کی طرف واقع ہے''۔ ❹ مسند احمد یہی روایت حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ اور اس میں بنی اصفر کے بجائے ''روم'' کا نام صراحت سے آیا ہے۔ ❺ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے مومنین نیک اعمال کرنے میں جلدی کریں۔

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: چھ باتوں کے وقوع سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرا

---

❶ مسند احمد صفحہ ۴/۱۷۲، الدر المنثور حدیث نمبر ۶/۵۹۔ ❷ بخاری کتاب الجزیۃ حدیث نمبر ۳۱۷۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۰۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۴۲

❸ مسند احمد صفحہ ۲/۲۵۔ ❹ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۸۔ ❺ مسند احمد صفحہ ۵/۲۲۶، السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی حدیث ۱۸۸۳۔

(1) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے (2) دجال کی آمد سے پہلے (3) دھوئیں کے ظہور سے پہلے (4) دابۃ الارض کے نکلنے سے پہلے (5) اپنی موت سے پہلے (6) قیامت سے پہلے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حدیث میں "امر العامۃ" (عام لوگوں کا معاملہ) سے مراد قیامت ہے۔ ❶ مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ سے ایک اور روایت مروی ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرلو (اس سے پہلے کہ) مغرب سے سورج طلوع ہو، دجال آئے، دھواں (خاصہ) دابہ (نکلے) تم میں سے کسی کو موت آئے اور قیامت آجائے (مسلم میں بھی اسماعیل بن جعفر سے یہ حدیث مروی ہے)

قیامت سے قبل دس نشانیاں:

مسند احمد میں حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے مروی ہے کہ ہم قیامت کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو۔ (1) دھواں (2) دجال (3) جانور (4) سورج کا مغرب سے نکلنا (5) حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول (6) یاجوج ماجوج (7) تین جگہ زمین کا دھنسا' مشرق میں (8) مغرب میں اور (9) جزیرہ عرب میں (10) آخری نشانی یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) تک پہنچا دے گی۔ ❷

سرزمین عدن سے آگ کا نکلنا:

مسند احمد میں یہی مذکورہ روایت نقل کرتے ہوئے (سفیان ثوری اور شعبہ کے طریق والی روایت میں) آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آگ سرزمین عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کرلے جائے گی جہاں وہ رات رہیں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے وہ قیلولہ کرے گی۔ ❸ شعبہ کہتے ہیں مجھے ایک اور شخص نے یہ روایت غیر مرفوع بیان کی اور ان دونوں میں سے ایک نے نزول عیسیٰ کونشانی بتایا۔ دوسرے نے سمندر میں ایک آندھی اٹھنے کا ذکر کیا۔ یہ روایت مسلم اور سنن اربعہ میں مختلف طرق سے آئی ہے۔

رومیوں کے ساتھ جنگ کا بیان جس کے آخر میں قسطنطنیہ فتح ہوگا:

اس واقعے کے بعد دجال نکل آئے گا اور حضرت عیسیٰ آسمان دنیا سے زمین پر اتر آئیں گے۔ ان کا نزول دمشق میں نماز فجر کے وقت مشرقی سفید مینارے پر ہوگا جیسا کہ آگے صحیح احادیث کی روشنی میں اس کا بیان آ رہا ہے۔ مسند احمد میں ذی مخمر سے ارشاد نبویؐ ہے کہ تم لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے اور تم غالب ہو گے اور وہ اس کے بعد بھی دشمن ہوں گے تم صلح کر کے غنیمت لے کر ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے پھر روم کا ایک شخص کھڑا ہو کر صلیب کے غالب ہونے کا اعلان کرے گا اور مسلمانوں سے ایک شخص جا کر اسے قتل کر دے گا اس کے بعد رومی حملہ کریں گے اور جنگیں ہوں گی چنانچہ وہ لوگ اسی جھنڈوں کے ماتحت فوج لائیں گے ہر جھنڈے کے نیچے دس ہزار دشمن ہوں گے۔ ❹ مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ "یجمعون الملحمۃ" کے ہیں اور ابن ماجہ اور ابوداؤد میں بھی اوزاعی سے یہ الفاظ

---

❶ مسلم حدیث نمبر ۷۲۱۴' مسند احمد صفحہ ۳۳۷/۲۔ ❷ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۱۳' ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱۔ ❸ مسلم حدیث نمبر ۷۲۱۵' ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۱۸۳' ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱۔ ❹ مسند احمد صفحہ ۹۱/۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۲۔

مروی ہیں۔ اسی طرح عوف بن مالک کی روایت میں غایہ (جھنڈا) کے الفاظ رشداد کی روایت ''بندا'' کے الفاظ آئے ہیں جو جھنڈے کو کہا جاتا ہے۔ مسند احمد میں اسیر بن جابر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سخت لال آندھی چلی ایک شخص آندھی سے بے پرواہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو پکارتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی وہ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تن کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور غنیمت کی خوشی نہ ہو'' (پھر انہوں نے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ) دشمن اہل اسلام کے خلاف جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام بھی جمع ہو جائیں گے (میں نے کہا روم والے مسلمانوں کے خلاف) آئیں گے؟ فرمایا ہاں اس وقت شدید قسم کا فتنہ (اور) ارتداد ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے مزید فرمایا کہ: ''چنانچہ مسلمان ایک خدائی لشکر تیار کریں گے جو سوائے فتح کے واپس نہیں آئے گا چنانچہ وہ لڑے گا حتیٰ کہ رات ہو جائے گی اور یہ دونوں لشکر بغیر فتح کے رہ جائیں گے اور یہ لشکر بکھر جائے گا'' مسلمان پھر ایک خدائی لشکر تیار کریں گے جو بغیر لڑے واپس نہ آئے گا مگر اسے بھی لڑتے لڑتے رات ہو جائے گی اور یہ دونوں (مسلمان اور کافر) فتح کا فیصلہ کئے بغیر رہ جائیں گے اور پھر یہ خدائی لشکر بکھر جائے گا اس کے بعد پھر مسلمان ایک خدائی لشکر بنائیں گے (اور اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا) جب چوتھا دن ہوگا باقی مسلمان ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور پھر اللہ ان پر ابتلاء نازل فرما دیں گے اور ایسی جنگ ہوگی جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی ہوگی (یا فرمایا کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہیں گئی ہوگی) حتیٰ کہ جو پرندہ ان کے قریب سے گزرے گا وہ بھی مارا جائے گا اور بنوارب جو سو تھے ان میں سے صرف ایک شخص باقی بچے گا جب یہ حالت ہوگی تو کس کو غنیمت پر خوشی ہوگی یا کون سی میراث تقسیم کی جائے گی۔

اسی دوران وہ ایک ہنگامے کی آوازیں سنیں گے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی؟ ایک پکارنے والا ان کے پاس آئے گا کہ دجال ان کے پاس ظاہر ہو کر قبضہ کر چکا ہے چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس بہترین شہ سوار بہادروں کو اس کی طرف روانہ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ان دس بہادروں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین شہ سوار ہوں گے''۔ ❶ جبیر بن نفیر کی سند سے حضرت عوف بن مالک سے مروی ایک روایت قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گزر چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چھٹی نشانی یہ ہے کہ تمہارے اور بنو اصفر کے درمیان جنگ ہوگی'' اور وہ تمہارے خلاف اسی جھنڈوں کے ماتحت فوج لے کر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے جو مسلمانوں کی جماعت اس وقت شام کے شہر دمشق کے علاقے غوطہ (نامی) میں ہوگی۔ ❷ جبیر بن نفیر کی سند سے ہی ایک روایت حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جنگ کے دن مسلمانوں کی جماعت غوطہ نامی جگہ میں'' جو شام کے بہترین شہر دمشق کی جانب واقع ہے'' ہوگی (اس کے علاوہ قسطنطنیہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے بھی گزر چکی ہے)

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل نہ کر دیں:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روم

---

❶ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷/۲۱۰ مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۸۵۔ ❷ تخریج گزر چکی ہے۔

والے (شام کے علاقے) اعماق یا دابق میں آ کر نہ پڑاؤ کرلیں۔ چنانچہ روئے زمین کے اس وقت بہترین لوگوں کا ایک لشکر ان کے پاس جائے گا اور جب لڑائی کی صفیں بن جائیں گی تو اہل روم کہیں گے کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ اور ہمیں ہمارے لوگوں سے جو قیدی (مگر مسلمان) بھائیوں سے لڑنے دو۔ وہ (مسلمان) کہیں گے کہ ہم اپنے بھائیوں سے تمہیں لڑنے نہیں دیں گے۔ پھر زبردست جنگ ہوگی جس میں سے ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا اور ایک تہائی شہید ہو جائیں گے جو افضل الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی کبھی شکست نہیں کھائیں گے اور وہ قسطنطنیہ فتح کرلیں گے۔ جس وقت وہ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے ان کے قریب شیطان پکارے گا کہ دجال نے ان کے گھروں پر قبضہ کرلیا ہے چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑیں گے اور یہ خبر غلط ہوگی اور جب یہ شام پہنچیں گے تو دجال نکل آئے گا چنانچہ یہ جنگ کے لیے تیاری کے لیے نماز کی صفیں درست کررہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب وہ اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو اس طرح پگھلنا شروع ہوجائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں تو وہ خود بخود ہلاک ہوجائے مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر لگا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ ❶

پکے عزم اور سچے ایمان سے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہنا قلعوں کو گرادے گا اور شہروں کو فتح کرادے گا:

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ: "کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے؟ جس کے ایک طرف خشکی اور دوسری طرف سمندر ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر پر بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ نہ کریں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے تو وہاں اتر کر کسی اسلحہ یا تیر سے لڑائی نہیں لڑیں گے بلکہ "لا الـہ الا الـلّٰـہ والـلّٰـہ اکبـر" کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب (کی دیوار یا فصیل) گر جائے گی (راوی ثور یہ کہتے ہیں کہ غالباً انہوں نے یہ کہا تھا کہ) وہ جانب جو سمندر کی جانب ہے دوسری مرتبہ کہنے سے ایک اور جانب گر جائے گی اور تیسری مرتبہ میں شہر ان کے لیے کھل جائے گا اور یہ اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اور جس دوران وہ غنیمت تقسیم کریں گے ایک شخص چیختا ہوا وہاں آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔ ❷

رومی علاقوں کی فتح اور مسلمانوں کے قبضے کی پیشین گوئی:

ابن ماجہ میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے (اپنے دادا کے حوالے سے) ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کا چھوٹے سے چھوٹا شیخ بھی والی نہ بن جائے (پھر آپؐ نے آواز دی اے علی! اے علی! اے علی! حضرت علیؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان" آپؐ نے فرمایا: تم لوگ بنو اصغر سے جنگ کرو گے تمہارے بعد والے ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ اسلام کے بہترین لوگ ان کے خلاف جنگ کے لیے نکلیں گے جو اہل حجاز ہوں گے اور وہ اللہ کے (دین کے) معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے پھر وہ تسبیح و تکبیر کے ذریعے قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ خوب غنیمت

---

❶ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۰۷، مستدرک حاکم صفحہ ۴۸۲/۴۔ ❷ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۶۲۔

ملے گی ایسی غنیمت پہلے نہ ملی ہوگی حتیٰ کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کریں گے۔ اتنے میں ایک شخص آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے" سنو یہ خبر جھوٹ ہوگی اس پر عمل کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں نادم ہوں گے۔ ❶

بعض بحری جزیروں، روم فارس کے علاقوں اور دجال کے خلاف جنگ کی پیشین گوئی

مسلم شریف میں حضرت نافع بن جبیر سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تم لوگ سمندری جزیروں پر جنگ کرو گے اور اللہ اسے فتح کرائے گا' پھر فارس سے جنگ کرو گے اسے بھی اللہ فتح کرائے گا۔ پھر روم سے جنگ کرو گے اسے بھی اللہ فتح کرائے گا' پھر تم دجال سے لڑو گے چنانچہ اللہ اس کے خلاف بھی کامیابی دے گا۔ ❷

اہل روم کی بعض عادات حسنہ:

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ مستورد قرشی نے حضرت عمرو بن عاص کے پاس کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جس وقت قیامت قائم ہوگی اہل روم سب سے زیادہ ہوں گے۔ اس پر حضرت عمرو نے فرمایا: "غور کرو تم کہہ کیا رہے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے جو رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرو نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو ان میں چار خصائل ہوں گے: (1) وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط ہوں گے (2) مصیبت کے بعد سب سے جلدی سنبھلنے والے ہوں گے (3) فرار کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوں (4) وہ مسکینوں' یتیموں اور ضعیفوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں گے اور پانچویں اچھی صفت یہ کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب لوگوں سے زیادہ روکنے والے ہوں گے۔ ❸

قیامت کے وقت اہل روم سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے:

صحیح مسلم میں حضرت مستورد قرشی سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: قیامت قائم ہوگی تو اہل روم کثرت میں ہوں گے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ حدیث جب حضرت عمرو بن عاص کو پہنچی تو انہوں نے مستورد سے کہا کہ یہ کیا احادیث تمہارے حوالے سے ذکر کی جارہی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہ بات کہی جو رسول اللہ ﷺ سے سنی تو حضرت عمرو نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو (ان کے بارے میں یہ بات بھی ہے کہ) وہ فتنہ کے وقت سب سے زیادہ مضبوط مصیبت کے وقت سب سے زیادہ برداشت کرنے والے اور اپنی قوم کے ضعفاء اور مساکین کے لیے سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہوں گے۔ ❹ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں اہل روم مسلمان ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ کی فتح انہی کے ہاتھوں سے ہوگی جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں گزرا کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد قسطنطنیہ پر حملہ کریں گے (اور یہ لوگ عیص بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہوں گے) انہی میں سے بنی اسرائیل کے چچا کی اولاد ہوگی (اسرائیل حضرت یعقوبؑ ہیں) اہل روم آخری زمانے میں بنی اسرائیل سے بہتر ہوں گے کیونکہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے متبع بن جائیں گے اور اہل روم کی اس حدیث میں تعریف کی گئی ہے شاید یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر

---

❶ ابن ماجہ باب الملاحم حدیث نمبر ۴۰۹۴۔ ❷ مسلم شریف حدیث نمبر ۷۲۱۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۹۱ باب الملاحم۔

❸ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۰۸۔ ❹ صحیح کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۰۹۔

مسلمان ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ابن ماجہ میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف (ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے) یہ روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ خواہ تم سے جنگ کرتے رہو اور ان سے تمہارے بعد جاری رہے مسلمان جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو تسبیح اور تکبیر کے ذریعے فتح فرما دیں گے ان کا قلعہ گر جائے گا اور ان کو وہ کچھ ملے گا جو پہلے کبھی نہیں ملا تھا حتیٰ کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کر لیں گے۔ اتنے میں ایک شخص چیخے گا کہ اے اہل اسلام مسیح دجال تمہارے علاقوں اور تمہارے بچوں کے پاس پہنچ چکا ہے' چنانچہ وہ لوگ ان اموال سے لاپرواہ ان اموال سے لاپرواہ ہو جائیں گے' کچھ لوگ مال لے لیں گے کچھ چھوڑ دیں گے لینے والے بھی نادم اور چھوڑنے والے بھی نادم ہوں گے۔ یہ لوگ کہیں گے کہ آواز لگانے والا کون تھا؟ مگر پتہ نہ لگے گا کہ وہ کون ہے؟ چنانچہ کہیں گے کہ جاسوسوں کا ایک دستہ ایلیاء بھیجو اگر دجال آ گیا ہے تو وہ اس کی اطلاع دے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ آ کر دیکھیں گے کہ کچھ نہیں ہوا لوگ آرام سے رہ رہے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ چیخنے والے نے خطرناک خبر دی تھی اس لیے سب عزم کر کے ایلیاء (بیت المقدس) چلو اگر دجال ہوا تو ہم اس سے لڑیں گے حتیٰ کہ اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دے ورنہ وہ سب ہمارے علاقے اور ہمارے گھر ہیں اگر تم پہنچو گے تو اپنے گھر پہنچو گے۔ ❶

بیت المقدس کی مضبوط تعمیر مدینہ کی خرابی کا سبب ہوگی:

مسند احمد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر یثرب کی خرابی (کا سبب) ہے اور جنگجوؤں کا خروج قسطنطنیہ کی فتح ہے اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب ہے (یہ فرما کر آپؐ نے اس شخص کی ران یا اس شخص کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا) یہ سب ایسا سچ ہے کہ تو یہاں ہے یا جیسا کہ تو بیٹھا ہے۔ ❷ اس حدیث سے مراد یہ نہیں کہ مدینہ منورہ بالکل خراب ہو جائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر مدینہ منورہ کی خرابی کا سبب ہوگی اور جیسا کہ آگے صحیح احادیث کے حوالے سے آنے والا ہے کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ مدینے کے دروازوں پر تلواریں لیے فرشتے موجود ہوں گے۔

مدینہ منورہ طاعون اور دجال سے محفوظ رہے گا:

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''مدینہ (منورہ) میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو سکیں گے''۔ ❸ جامع ترمذی میں اس کے بعد یہ ہے کہ ''حضرت عیسیٰ ابن مریم بعد از وفات حجرہ نبوی میں دفن کئے جائیں گے۔

مدینہ منورہ کی آبادی پھیل جائے گی:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''مدینہ منورہ کی آبادی اہاب یہاب تک پہنچ جائے گی''۔ ❹ اس حدیث کے راوی زہیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سہیل سے پوچھا کتنی عمارات ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اتنی ہیں۔ یہ حدود کی توسیع یا تو بیت المقدس کی تعمیر سے پہلے ہوگی اور پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد یہ بالکل تباہ ہو جائیں گے جیسا کہ ہم احادیث ذکر کریں گے۔

---

❶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۹۴' طبرانی کبیر صفحہ ۲۲/ ۱۷۔ ❷ ابوداؤد فی امارات الملاحم حدیث نمبر ۴۲۹۴' مسند احمد صفحہ ۲۳۲/ ۵' مستدرک حاکم صفحہ ۴۲۰/ ۴۔

❸ بخاری حدیث نمبر ۷۱۳۳' مسلم شریف حدیث نمبر ۳۳۳۷۔ ❹ مسلم حدیث نمبر ۷۲۱۹' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۸۴۷۔

اہل مدینہ مدینے سے نکل جائیں گے:

قرطبی نے ولید بن مسلم کے طریق سے جابر سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب کو سنا وہ منبر پر ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنا رہے تھے کہ اہل مدینہ مدینے سے نکل جائیں گے اور پھر دوبارہ آ کر اس کی تعمیر کریں گے حتیٰ کہ مدینہ بھر جائے گا اس کے بعد پھر نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔ ❶ ایک اور روایت میں حضرت ابو سعیدؓ سے یہ الفاظ زائد مروی ہے کہ: "مدینہ اس وقت تک اچھا ہے جب تک مربعہ (چوکور) ہے۔ سوال کیا گیا کہ اس (کے پھل وغیرہ) کو کون کھائے گا فرمایا کہ پرندے اور درندے"۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ "لوگ مدینہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جائیں گے اور مدینہ میں صرف پرندوں اور جانوروں کی آمد و رفت رہ جائے گی۔ پھر مزنیہ قبیلے کے دو آدمی اپنی بکریوں کو روتے ہوئے مدینے روتے ہوئے مدینہ کی طرف جائیں گے تو اس کو برباد اور تباہ دیکھیں گے۔ چنانچہ یہ چلتے چلتے "ثنیہ الوداع" وداع کی گھاٹیوں تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے"۔ ❷

حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ساری باتیں پوچھیں مگر صرف یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو مدینے سے کون سی چیز نکالے گی؟ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ: "لوگ اس حالت میں مدینے سے نکلیں گے کہ اس کے آدھے پھل پک چکے ہوں گے۔ پوچھا کہ اے ابو ہریرہؓ لوگوں کو کون وہاں سے نکالے گا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک برا حکمران"۔ ❸ ابوداؤد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: "بڑی جنگ، فتح قسطنطنیہ اور دجال کا نکلنا یہ سب سات مہینے میں ہو جائے گا"۔ ترمذی میں یہ روایت اس طریق سے آئی ہے اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن بسرؓ، حضرت صعب بن جثامہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی منقول ہے۔

مسند احمد اور ابوداؤد میں (واللفظ لہ) حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے ارشاد نبویؐ ہے کہ بڑی جنگ اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال میں دجال نکل آئے گا۔ ❹ یہی روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ اس روایت کی تطبیق پہلی روایت کے ساتھ مشکل ہے سوائے یہ کہ ہم کہہ دیں کہ بڑی جنگ کی ابتداء اور انتہاء چھ سال پر محیط ہوگی اور پھر شہر کی فتح قریب ہی کے زمانے میں ہوگی جو خروج دجال کے ساتھ سات مہینے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ ترمذی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: "قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ساتھ ہی ہوگی"۔ ❺ محمود بن غیلان راوی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ قسطنطنیہ خروج دجال کے وقت فتح ہوگا حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا۔

اس بات میں بحث ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو ایک لشکر دے کر بھیجا تھا جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے مگر یزید کامیاب نہ ہوا۔ پھر مسلمہ بن عبدالملک نے اپنے خاندان کے دور حکومت میں اس کا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا اور ایک مسجد بنانے کی شرط پر ان سے صلح کر لی تھی جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

---

❶ مسند احمد صفحہ ۲۳۴/۲۔ ❷ صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۴، باب فضائل مدینہ، مسند احمد صفحہ ۲۳۴/۲۔ ❸ فتح الباری، فضائل مدینہ صفحہ ۹۱/۴۔

❹ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۸۔ ❺ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۶، مسند احمد صفحہ ۱۸۹/۴۔

قیامت سے پہلے کئی کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے:

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت کے قریب بہت سے کذاب آئیں گے''۔ ❶ (اس کے بعد حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ان سے بچو) مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: قیامت سے پہلے بہت سے کذاب آئیں گے جن میں یمامہ کا ایک شخص صنعاء سے عنسی، حمیر کا ایک شخص اور دجال بھی ہوگا جوان سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ ❷ (حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرے بعض ساتھی بتاتے تھے کہ یہ تقریباً تیس آدمی ہوں گے) ❸ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہ آجائیں، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ ❹ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہی ارشاد نبویؐ مروی ہے (اور اس میں صرف عربی لفظ یبنعث کے باب کا فرق ہے اور ایک روایت کے الفاظ مذکورہ بالا روایت کی طرح ہیں)

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس دجال ظاہر نہ ہوں، ہر ایک ان میں سے یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، مال کی کثرت ہوگی، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج زیادہ ہوجائے گا۔ (کسی نے پوچھا) ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل، قتل، قتل (تین مرتبہ فرمایا) ❺

ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹے فریبی شخص نہ نکل آئیں، ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا''۔ مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت کے قریب تقریباً تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں''۔ مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''عنقریب میری امت میں کچھ فریبی جھوٹے لوگ تمہارے پاس کتنی نئی نئی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے، پس ان سے بچو تا کہ وہ تمہیں دھوکا نہ دے سکیں''۔ ❻

صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بے شک میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک خود کو نبی خیال کرتا ہوگا حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ❼ مسند احمد میں ابوالولید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی نے متعہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کے نزدیک متعہ کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ''اللہ کی قسم! ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ ہی شک کرنے والے تھے اور نہ ہی بدکار رتھے'' پھر فرمایا کہ ''واللہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ''قیامت سے پہلے مسیح دجال ضرور آئے گا اور تیس یا اس سے زیادہ جھوٹے آدمی آئیں''۔ ❽

---

❶ بخاری: ۳۲۵، مسلم حدیث نمبر ۷۲۶۹۔ ❷ مسند احمد صفحہ ۳۴۵/۳، طبرانی صفحہ ۲۴۴/۲۔ ❸ مسند احمد حدیث نمبر ۱۴۰۷۱۔

❹ مسند احمد صفحہ ۴۵۷/۲۔ ❺ مسند احمد صفحہ ۴۲۹/۲، الدر المنثور صفحہ ۵۱/۶۔ ❻ بخاری صفحہ ۸۷/۱۳، مسند احمد صفحہ ۳۴۹/۲۔

❼ مسلم صفحہ ۲۸۸۹/۱۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲۔ ❽ مسند احمد صفحہ ۹۵/۲، الدر المنثور صفحہ ۵۲/۲۔

امت مسلمہ میں جہنم کی طرف بلانے والے بھی آئیں گے:

طبرانی، مسند احمد اور مسند ابویعلیٰ میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ''میری امت میں ستر اور کچھ (بہتر سے اسی کے درمیان) داعی آئیں گے اور ہر داعی جہنم کی طرف بلانے کا اگر میں چاہوں تو تمہیں ان کے نام اور قبیلے بھی بتا سکتا ہوں''۔ ❶ ابن ماجہ میں ابوجلاس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے وہ عبداللہ بن سبا (ملعون) سے فرما رہے تھے ''تجھے بلاکت ہو میں نے کوئی بات جو مجھے معلوم تھی لوگوں سے نہیں چھپائی اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ قیامت سے پہلے چند جھوٹے آدمی آئیں گے''۔ (میں کہتا ہوں کہ) اور تو ان میں سے ایک ہے''۔ مسند ابوجہل میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ: دجال سے پہلے ستر سے زائد دجال (فریبی لوگ) آئیں گے یہ حدیث غریب ہے اور صحاح میں آنے والی احادیث اثبت ہیں۔ ❷ واللہ اعلم۔

مسند احمد میں حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسیلمہ کے بارے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اما بعد اس کے بارے میں (میں کہتا ہوں) جس کے بارے میں تم بہت باتیں کرتے ہو کہ یہ شخص تیس جھوٹوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے پہلے نکلیں گے اور یہ کہ کوئی شہر (علاقہ) ایسا نہ بچے گا جہاں مسیح کا رعب نہ پہنچے''۔ مسند احمد میں بھی روایت حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے اور اس میں پہنچنے کے بجائے داخل ہونے کے الفاظ آئے ہیں۔ مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ دجال سے پہلے چند سال دھوکے ہوں گے جس میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی' خائن پر بھروسہ کیا جائے گا اور امین کو خائن ٹھہرایا جائے گا اور ان میں رویبضہ بات کریں گے پوچھا گیا رویبضہ کون ہیں؟ فرمایا فساق لوگ وہ عوام کے امور میں بات کریں گے۔

ابن صیاد کے بارے میں واردشدہ احادیث کا تذکرہ:

صحیح مسلم میں ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ مسلم بن عبداللہ نے انہیں خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جماعت میں (گروپ) چلے ابن صیاد سے پہلے۔ حتیٰ کہ ابن صیاد کو بنومغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتا پایا اس وقت ابن صیاد عمر شعور کے قریب تھا اسے نبی کریم ﷺ کی آمد کا احساس نہ ہوا نبی کریم ﷺ نے قریب جا کر اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں'' اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھ لوگوں کے نبی ہو پھر کہنے لگا (رسول اکرمؐ سے) کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا پھر آپؐ نے اس سے کہا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچے جھوٹے سب آتے ہیں'' تو آپؐ نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا پھر فرمایا تجھ سے ایک خفیہ بات پوچھتا ہوں۔ اس نے کہا وہ ''رخ'' ہے (رخ کے معنی ایک نرم بوٹی کے ہیں ایک اور رویت میں رخ دال سے آیا ہے اس سے مراد دخان یعنی دھواں جو قرآن کریم میں قیامت کے آثار میں سے شمار کیا گیا ہے لیکن صحیح بات یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا جملہ کہا جس کا نجومیوں کی عادت اور طریقے میں کوئی معنی موجود نہیں) چنانچہ آپؐ نے اس سے فرمایا' مسخ ہو جا تو اپنی قدر سے آگے نہ بڑھ سکے گا حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں

---

❶ الدر المنثور صفحہ ۵۲/ ۶' مجمع الزوائد صفحہ ۲۹۵/ ۷۔ ❷ بخاری حدیث نمبر ۸۷۔ مسند احمد: ۳/ ۱۱۸۔

ہوسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل میں خیر نہیں۔ سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب [illegible] ان باغات کی طرف تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا آپ اس سے چھپ چھپ کر وہاں گئے تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اس کی کوئی بات سن لیں آپ نے اس کو ایک چٹائی پر لیٹے دیکھ لیا۔ آپ کو اس طرح چھپ کر آتے ہوئے ابن صیاد کی ماں نے دیکھ لیا اور ابن صیاد کو آواز دی اے صاف (ابن صیاد کا اصل نام) یہ محمد ہیں (ﷺ) آرہے ہیں چنانچہ ابن صیاد غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا تو آپ نے تاسف سے فرمایا کہ اگر یہ عورت رہنے دیتی تو بات واضح ہو جاتی۔

پھر عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثناء کے بعد لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو اس (دجال) کے بارے میں خبردار کیا (ڈرایا ہے) حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا تھا لیکن میں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی تھی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ایک اور روایت میں عمر بن ثابت انصاری سے بعض صحابہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو شخص دجال کے اعمال کو ناپسند کرے گا وہ اس کو پڑھ سکے گا یا فرمایا کہ اسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ جان رکھو! کہ کوئی شخص مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا۔[1]

دجال کے بعض خصائل کا ذکر:

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ تو ایسا نہیں ہے مگر دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ انگور کے پھوٹے دانے کی طرح پھوٹی ہوئی ہے''۔[2] صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''ہر نبیؑ نے اپنی قوم کو جھوٹے دجال (کی آمد) سے ڈرایا ہے مگر یہ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے''۔[3] بخاری میں بھی ایسی ہی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''دجال پھوٹی ہوئی آنکھ والا ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے پھر آپؐ نے اس کے ہجے کر کے دکھائے ک' ف' ر جسے ہر مسلمان پڑھ سکتا ہے۔[4]

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے: ''بے شک وہ چیزیں جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوں گے۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک میں سفید پانی نظر آئے گا اور دوسری میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی' اگر تم میں سے کوئی اس کو پالے تو وہ اس نہر میں آئے جو آگ نظر آ رہی ہو اور اس میں غوطہ لگا کر سر نکالے پھر پانی پئے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال پھوٹی آنکھ والا ہوگا جس پر موٹا چھلکا ہوگا اور آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ سکے گا۔[5]

---

[1] بخاری احادیث الانبیاء' حدیث نمبر ۳۳۳۷' مسلم حدیث نمبر ۷۲۸۳۔ [2] بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۴۳۹' مسلم حدیث نمبر ۷۳۸۸' مسند احمد صفحہ ۲/۳۷۔ [3] بخاری حدیث نمبر ۷۱۳۱' مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۰۔ [4] صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۷۔ [5] بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۴۵۰' مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۵۔

دجال کی آگ جنت اور اس کی جنت آگ (جہنم) ہوگی:

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ وہ کانا ہوگا اور جہنم اور جنت جیسی دو چیزیں لائے گا جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے جہنم کہے گا وہ جنت ہوگی''۔ میں نے تمہیں اس چیز سے خبردار کر دیا ہے جس سے قوم نوح کو خبردار کیا گیا تھا۔ ❶

دجال کی قوت اور فتنے سے مرعوب ہو کر اس کا ساتھ نہ دینا (ارشاد نبویؐ):

صحیح مسلم میں مسلم بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا کہ ''ابن صیاد ہی دجال ہے'' میں نے پوچھا کہ آپ کس بنیاد پر قسم کھا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی کہتے سنا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مرتبہ مدینے کی کسی گلی میں ابن صیاد مل گیا تو ابن عمرؓ نے اس کو کوئی ایسی بات کہی جس پر اسے غصہ آ گیا اور اس نے یوں سانس کھینچی کہ وہ پھول گیا (ایک روایت میں ہے کہ اس نے گدھے سے بھی زیادہ خرخراہٹ نکالی اور حضرت ابن عمرؓ نے اسے اپنے ڈنڈے سے اتنا مارا کہ ان کا ڈنڈا ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور گویا ہوئے کہ میں نے جو کچھ ابن صیاد کے ساتھ کیا اس سے مقصد یہ تھا کہ مجھے یہ پتہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''دجال کسی بات پر غصہ کی وجہ سے نکلے گا''۔ ❷

ابن صیاد اصل دجال اکبر نہیں:

بعض علماء کا قول ہے کہ ابن صیاد کے بارے میں بعض صحابہ کا خیال تھا کہ وہ اصل دجال ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں وہ تو ایک چھوٹا سا آدمی تھا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعیدؓ سے اس کی مدینے اور مکہ کے درمیان ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے یہ گفتگو چھیڑی جو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ دجال ہے تو اس نے حضرت ابوسعیدؓ سے کہا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا''۔ حالانکہ میں تو مدینے میں پیدا ہوا ہوں اور یہ کہ ''دجال کی اولاد نہ ہوگی'' حالانکہ میری اولاد ہے اور یہ کہ ''وہ کافر ہوگا'' حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ ❸ ابن صیاد نے مزید کہا ''اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ میں دجال اور اس کے ٹھکانے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ اگر مجھے پیشکش کی جائے کہ میں دجال کی جگہ لے لوں (دجال بن جاؤں) تو میں یہ ناپسند نہیں کروں گا۔

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ابن صیاد کا ذکر چھڑ گیا تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ یہ وہ گمان کرتا ہے کہ ''وہ جس چیز کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس سے بات کرتی ہے''۔ مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ ابن صیاد قطعاً وہ ''دجال'' نہیں جو آخری زمانے میں نکلے گا اور یہ ہم فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی وجہ سے کہہ رہے ہیں جو اس بارے میں فیصلہ کن حدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

---

❶ بخاری حدیث نمبر ۲۲۳۸، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۷۔ ❷ مسلم حدیث نمبر ۷۲۸۶، مسند احمد صفحہ ۶/۲۸۳۔ ❸ صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲۷۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۴۶۔

دجال کے بارے میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث:

صحیح مسلم میں عامر بن شراحیل شعبی سے مروی ہے کہ میں نے ہمدان کی حضرت فاطمہ بنت قیس سے یہ پوچھا کہ آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے جو آپؐ نے رسول اکرم ﷺ سے سنی ہو" تو انہوں نے کہنا شروع کیا کہ: میں نے مغیرہ سے نکاح کیا تھا جو قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ایک تھے پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی معیت میں پہلے جہاد میں جاں بحق ہوئے ان کے انتقال کے بعد مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے "جو کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی تھے" پیام نکاح دیا اور رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید کے لیے پیغام بھیجا اور مجھے آپ ﷺ کا یہ ارشاد پہنچ چکا تھا کہ "جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے" جب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے بات کی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپؐ جس سے چاہیں میرا نکاح فرما دیں تو آپؐ نے فرمایا کہ "ام شریک کے پاس منتقل ہو جاؤ" ام شریک انصار کی ایک مالدار اور اللہ کے راستے میں خوب مال خرچ کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کے ہاں مہمانوں کی بکثرت آمد و رفت رہتی تھی میں نے کہا کہ میں منتقل ہو جاؤں گی تو فرمایا کہ "نہیں ان کے ہاں مت جاؤ ان کے ہاں مہمان بہت آتے ہیں مجھے یہ ناپسند ہے کہ کہیں تمہاری چادر ڈھلک جائے یا پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگوں کی نظر پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو لیکن اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ یہ قریشی قبیلے بنو فہر کے ایک شخص تھے چنانچہ میں نے وہاں عدت پوری کی اور عدت کے بعد نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئی۔

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو منبر پر بیٹھ گئے اور ہنس رہے تھے فرمایا کہ ہر شخص اپنی نماز کی جگہ ہی رہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ: "میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ترہیب کی بات کہنے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یہ تمیم داری جو کہ پہلے عیسائی تھے اب مسلمان ہو کر بیعت کر چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بات بتائی ہے جو اس بات کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ لخم اور جذام قبائل کے دوسرے آدمیوں کے ہمراہ کشتی میں سوار ہوئے مگر طوفانی لہریں ایک مہینے تک انہیں سمندر میں گھماتی رہیں اور پھر ایک جزیرے کی طرف دھکیل دیا اس سمت میں جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ پھر جزیرے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت زیادہ بالوں والی مخلوق دیکھی، بالوں کی کثرت سے اس کے جسم کے اگلے اور پچھلے حصے کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا انہوں نے اس سے کہا تیرا ستیاناس ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں تو اس نے کہا لو گو اس طرف جاؤ وہاں تمہارے شوق کے مطابق کوئی ملے گا۔ تمیم داری نے کہا کہ جب اس نے ہمیں کسی شخص کے بارے میں بتایا تو ہم اس (جساسہ) سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔

چنانچہ ہم تیزی سے وہاں پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا انسان دیکھا اتنا لمبا چوڑا انسان ہم نے پہلے نہیں دیکھا تھا، اس کے ہاتھ گردن پر بندھے تھے اور وہ سر سے پیر تک زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا جب تم یہاں مجھ تک پہنچ ہی گئے ہو تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ (انہوں نے پورے حالات سمندر اور جساسہ سے ملنے کے بتا دیئے) تو اس نے پوچھا کہ مجھے بیسان کے کھجور کے درختوں کے بارے میں بتاؤ؟ تو انہوں نے کہا کیا بتائیں؟ اس نے کہا بتاؤ کہ وہ پھل دے رہے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں دے رہے ہیں۔ اس نے عنقریب وہ پھل نہ دیں گے پھر اس نے پوچھا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے پوچھا کہ کون سی حالت

تائیں؟ کہا کہ بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں پانی ہے؟ اس نے کہا عنقریب وہ خشک ہو جائے گا پھر اس نے کہا مجھے زغر (شام کا ایک علاقہ) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا کیا بتائیں؟ اس نے کہا کیا اس میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ان میں پانی ہے۔ اس نے پوچھا کیا لوگ اس پانی سے زمینیں سیراب کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ پانی بہت زیادہ ہے لوگ اس سے زمین سیراب کر رہے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ مجھے امیین کے نبی کے بارے میں بتاؤ اس کا کیا کہنا ہے؟ انہوں نے کہا وہ مکہ سے نکل کر مدینے (یثرب) پہنچ گیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی؟ ہم نے کہا ہاں کی۔ اس نے پوچھا کیا نتیجہ نکلا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے اردگرد کے عربوں پر غالب آ گیا ہے اور وہ اس کے مطیع بن گئے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو ہونا ہی تھا اور ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں اور عنقریب ہوسکتا ہے کہ مجھے نکلنے کا حکم دیا جائے اور میں نکل کر چلوں تو میں چالیس میں سے کوئی قصبہ نہ چھوڑوں گا جس سے گزر نہ ہو سوائے مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے۔ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں اور جب بھی میں ان کے قریب جاؤں گا وہاں فرشتہ میرے سامنے آئے گا جس کے ہاتھ میں چمکتی تلوار ہوگی اور ان کے ہر راستے پر فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ یہ فرما کر آپ نے نیزے کی نوک سے منبر کو چھوا اور فرمایا کہ یہ طیبہ (مدینہ) ہے۔

سنو کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ مجھے تمیم کے اس واقعہ سے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ اس کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال' مکہ اور مدینے کے بارے میں بتایا تھا مگر یہ کہ وہ مشرق کی طرف بحر شام یا فرمایا بحر یمن میں ہے۔ یہ فرما کر آپؐ نے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا' فرمایا'' فاطمہ کہتی ہیں کہ یہ ساری حدیث میں نے رسول اکرم ﷺ سے یاد رکھی۔ [1]

حدیث فاطمہ بنت قیس کے مزید طرق:

مسلم میں سیار کی سند سے شعبی سے مروی ہے کہ اس میں صرف یہ فرق ہے کہ فاطمہ کہتی ہیں کہ تمیم داری عزیز واقارب سمیت اس میں سوار ہوئے اور اس جزیرے کے قریب وہ کشتی جھٹکے کی وجہ سے گر گئے اور پانی کی تلاش میں اس کے اندر ہو گئے جہاں اسی وبال والی مخلوق سے ملاقات ہوئی الی آخرہ اور پھر رسول اکرم ﷺ نے انہیں لوگوں کے سامنے کہا کہ وہ یہ واقعہ سنائیں اور پھر فرمایا کہ یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔ ابوبکر اسحاق کی سند سے مروی روایت میں الفاظ ہیں کہ: ''اے لوگو! مجھے تمیم داری نے بتایا کہ اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندری سفر پر گئے۔ الی آخرہ۔ [2] مسند احمد میں یحییٰ بن سعید کی سند سے فاطمہ سے مروی ہے کہ:

مجھے عہد رسالت میں میرے شوہر نے طلاق دے دی تھی' اسی دوران اسے رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (فوجی مہم) میں بھیج دیا۔ ادھر میرے دیور نے مجھے کہا کہ گھر سے نکل جا! میں نے اسے کہا کہ جب تک عدت نہیں گزر جاتی مجھے یہاں رہنے کا حق ہے مگر اس نے کہا نہیں ہے۔ چنانچہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی (اور پوری صورتحال بتائی) چنانچہ آپؐ نے میرے دیور کو بلا لیا اور پوچھا کہ بنتِ اور تمہارا کیا جھگڑا ہے اس نے کہا'' یارسول اللہ! میرے بھائی نے اسے تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دیکھو بنت قیس نفقہ اور رہائش طلاق کے بعد اس عورت کا حق ہوتا ہے جسے طلاق دی گئی ہو اور جب اسے تم سے رجعت کا حق نہیں ہے تو تم وہاں سے نکل کر فلاں خاتون کے پاس چلی جاؤ! پھر فرمایا کہ اس کے ہاں مہمان آتے رہتے ہیں اس لیے تم ابن مکتوم

[1] مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۱۲' ترمذی حدیث نمبر ۲۲۵۳۔ [2] مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۱۴' ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۲۴۔

کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ نابینا ہے تمہیں دیکھ نہیں سکے گا جب تک میں تمہارا نکاح نہ کراؤں تم کسی سے نکاح نہ کرنا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ: پھر مجھے قریش کے ایک معزز شخص نے پیغام نکاح دیا تو میں نے خدمت نبوی میں جا کر عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس شخص سے نکاح کرو گی جو مجھے اس شخص سے زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح فرما دیں چنانچہ آپ نے میرا نکاح حضرت اسامہ بن زیدؓ سے فرما دیا۔ راوی عامر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے ہاں سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ بیٹھو میں تمہیں رسول اکرم ﷺ سے سنی ہوئی ایک اور حدیث بھی سناؤں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ گرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگو اپنی جگہ بیٹھے رہو پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں کوئی گھبرا دینے والی خبر سنانے کھڑا نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ یہ تمیم داری ہے اس نے مجھے آ کر ایک واقعہ سنایا جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولہ کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نبی کی خوشی تم پر بھی کھول دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

ان کے عزیزوں کا ایک گروپ سمندر کے سفر پر روانہ مگر طوفانی لہروں نے ان کی کشتی کو ایک نامعلوم جزیرے پر لا پھینکا چنانچہ یہ کشتی کے قریب ہی اتر کر بیٹھ گئے۔ اچانک انہیں ایک خوفناک جو بہت زیادہ بالوں والی تھی نظر آئی' پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت؟ تو انہوں نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا: ''انہوں نے پوچھا کچھ بتاؤ؟ تو اس نے کہا مجھے نہ کچھ پوچھنا ہے نہ بتانا ہے البتہ اس جزیزے کے ایک کمرے میں ایک شخص ہے جو تمہارے شوق کی خبریں دے گا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کمرے (خانقاہ نما) میں گئے تو وہاں ایک شخص کو زنجیروں میں سخت جکڑا ہوا پایا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عرب کا کیا بنا؟ ان کا نبی نکل آیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا عربوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا اچھا کیا۔ ایمان لائے اور تصدیق کی۔ اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا پہلے یہ اس کے دشمن اللہ نے اپنے نبی کو ان پر غالب کر دیا۔ اس نے پوچھا کیا عرب کا اب خدا ایک ہی ہے؟ نبی ایک ہی ہے اور کلمہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں کے رہنے والے پانی پی رہے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عمان اور بیسان کے درمیان واقع کھجور کے درخت کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھے ہیں ہر سال پھل دے رہے ہیں اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے۔ یہ سن کر اس نے لمبی سانس کھینچی اور قسم کھا کر کہا کہ جب میں اس جگہ سے نکلوں گا تو دنیا کا کوئی علاقہ نہ چھوڑوں گا جس میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور طیبہ کے کہ ان پر میرا زور نہیں چلے گا''۔

اتنا واقعہ بیان کر کے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں میری خوشی کی انتہا ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دجال پر مدینے میں داخل ہونا حرام کر دیا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی تنگ یا کشادہ' آسان اور مشکل کوئی ایسا راستہ نہیں جس پر قیامت تک کوئی فرشتہ تلوار لئے کھڑا نہ ہو۔ دجال اہل مدینہ کے پاس آنے کی طاقت ہی نہ رکھ سکے گا''۔ عامر کہتے ہیں کہ میں پھر قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے ملا تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہی حدیث انہیں اسی طرح سنائی تھی صرف اس میں مدینہ کے ساتھ مکہ کے حرام ہونے کے الفاظ بھی تھے۔ ❶

سنن ابی داؤد میں حضرت فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کردی اور پھر گھر سے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ مجھے اس واقعے نے روکے رکھا جو تمیم داری نے مجھے سنایا کہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کے بال لمبے لمبے تھے اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ اس طرف محل میں جاؤ تو وہاں گیا دیکھا کہ ایک شخص جس کے ہاتھ لٹکے ہوئے تھے اور زنجیروں سے بندھا ہوا تھا جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی تھی (وہ کہتا ہے کہ) میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ عرب کا کیا بنا ان کا نبی آ گیا؟ میں نے کہا ہاں! اس نے پوچھا عربوں نے اطاعت کی یا نافرمانی؟ اس نے کہا کہ اطاعت کرلی ہے تو دجال نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ ❷ (اس کے بعد وہی روایت ہے جو عامر نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے نقل کی ہے)

ابوداؤد ہی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا کہ: کچھ لوگ سمندر میں سفر پر تھے کہ ان کا کھانا سڑ گیا اور ان کے لیے ایک جزیرہ بلند کر دیا گیا تو وہ خوراک کی تلاش میں اندر چلے گئے وہاں انہیں جساسہ ملی (راوی ولید کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عورت جس کے سر اور بدن کے بال بہت لمبے تھے) اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح الفاظ ہیں۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ وہ دجال تھا اور میں (ابوسلمہؒ) حدیث کے کچھ الفاظ بھول گیا ہوں حضرت جابرؓ نے گواہی دی تھی کہ وہ ابن صیاد تھا۔ میں نے کہا وہ تو مر چکا اور سلام بھی لے آیا تھا۔ حضرت جابرؓ نے کہا اگرچہ اسلام لے آیا ہو میں نے کہا وہ تو مدینہ میں داخل ہوا تھا حضرت جابرؓ نے کہا چاہے داخل ہوا ہو۔ ❸

مسند ابویعلی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمیم نے ایک واقعہ سنایا ہے۔ اتنے میں تمیم رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں نظر آ گئے تو فرمایا کہ تمیم رضی اللہ عنہ لوگوں کو وہ واقعہ سناؤ جو تم نے مجھے سنایا تھا۔ چنانچہ حضرت تمیمؓ نے سنانا شروع کیا۔ ہم ایک جزیرے میں تھے وہاں ہمیں ایک جانور ملا ہمیں اس کے اگلے پچھلے حصے کا پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ تم میری خلقت پر تعجب کر رہے ہو یہاں ایک کمرے (غار وغیرہ) میں ایک شخص موجود ہے جو تم سے بات کرنے کا مشتاق ہے؟ ہم وہاں گئے تو ایک شخص جو لوہے کی زنجیروں سے بندھا ہوا تھا اس کے ناک کا دہانہ بند اور آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔ اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے اسے بتایا اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کا کیا بنا؟ ہم نے کہا ویسا ہی ہے؟ اس نے پوچھا کہ بیسان کے کھجور کے درختوں کا کیا بنا؟ ہم نے کہا ویسے ہی ہیں تو کہنے لگا کہ میں اپنے پاؤں سے پوری زمین کو روندوں گا سوائے ابراہیم علیہ السلام کے شہر اور طیبہ کے۔ ❹ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طیبہ مدینہ ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں اس کی سند پائیدار نہیں۔

ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا:

امام احمد بن حنبلؒ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ”مدینہ میں رہنے والے یہودیوں میں سے ایک عورت کے ہاں

❶ ابوداؤد کتاب الطلاق حدیث نمبر ۲۲۸۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۳۶، مسند احمد صفحہ ۶/۳۷۳۔

❷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۲۵۔ ❸ مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۲۸۔ ❹ تاریخ اصبہان ۱/۱۹۳۔

کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ نابینا ہے تمہیں دیکھ نہیں سکے گا جب تک میں تمہارا نکاح نہ کراؤں تم کسی سے نکاح نہ کرنا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ پھر مجھے قریش کے ایک مرد نے شخص نے پیغام نکاح دیا تو میں نے خدمت نبوی میں جا کر عرض کر دیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس شخص سے نکاح کرو گی جو مجھے اس شخص سے زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح فرما دیں چنانچہ آپؐ نے میرا نکاح حضرت اسامہ بن زیدؓ سے فرما دیا۔ راوی عامر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے ہاں سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ بیٹھو میں تمہیں رسول اکرم ﷺ سے سنی ہوئی ایک اور حدیث بھی سناؤں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ گرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگو اپنی جگہ بیٹھے رہو پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں کوئی گھبرا دینے والی خبر سنانے کھڑا نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ یہ تمیم داری ہے اس نے مجھے آ کر ایک واقعہ سنایا جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولہ کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نبی کی خوشی تم پر بھی کھول دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

ان کے عزیزوں کا ایک گروپ سمندر کے سفر پر روانہ مگر طوفانی لہروں نے ان کی کشتی کو ایک نامعلوم جزیرے پر لا پھینکا چنانچہ یہ کشتی کے قریب ہی اتر کر بیٹھ گئے۔ اچانک انہیں ایک خوفناک جو بہت زیادہ بالوں والی تھی نظر آئی' پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت؟ تو انہوں نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا:'' انہوں نے پوچھا کچھ بتاؤ؟ تو اس نے کہا مجھے نہ کچھ پوچھنا ہے نہ بتانا ہے البتہ اس جزیرے کے ایک کمرے میں ایک شخص ہے جو تمہارے شوق کی خبریں دے گا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کمرے (خانقاہ نما) میں گئے تو وہاں ایک شخص کو زنجیروں میں سخت جکڑا ہوا پایا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عرب کا کیا بنا؟ ان کا نبی نکل آیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا عربوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا اچھا کیا۔ ایمان لائے اور تصدیق کی۔ اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا پہلے یہ اس کے دشمن اللہ نے اپنے نبی کو ان پر غالب کر دیا۔ اس نے پوچھا کیا عرب کا اب خدا ایک ہی ہے؟ نبی ایک ہی ہے اور کلمہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں کے رہنے والے پانی پی رہے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عمان اور بیسان کے درمیان واقع کھجور کے درخت کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھے ہیں ہر سال پھل دے رہے ہیں اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے۔ یہ سن کر اس نے لمبی سانس کھینچی اور قسم کھا کر کہا کہ جب میں اس جگہ سے نکلوں گا تو دنیا کا کوئی علاقہ نہ چھوڑوں گا جس میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور طیبہ کے کہ ان پر میرا زور نہیں چلے گا''۔

اتنا واقعہ بیان کر کے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں میری خوشی کی انتہا ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دجال پر مدینے میں داخل ہونا حرام کر دیا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:'' اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی تنگ یا کشادہ' آسان اور مشکل کوئی ایسا راستہ نہیں جس پر قیامت تک کوئی فرشتہ تلوار لئے کھڑا نہ ہو۔ دجال اہل مدینہ کے پاس آنے کی طاقت ہی نہ رکھ سکے گا''۔ عامر کہتے ہیں کہ میں پھر قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے ملا تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ

بچے کی ولادت ہوئی جس کی آنکھ مسخ شدہ تھی اور اگلے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو گمان ہوا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو؟ چنانچہ ایک دن ابن صیاد کو ایک درخت کے نیچے سوتے ہوئے پایا۔ سوتے ہوئے اس کے منہ سے مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز نکل رہی تھی۔ جناب نبی کریم ﷺ آہستہ آہستہ اس کے قریب ہو رہے تھے کہ اس کی ماں نے دیکھ لیا اور اسے آپ کے آنے کی خبر دے دی اور کہنے لگی اے عبداللہ! ابوالقاسم (ﷺ) آ رہے ہیں' یہ چادر سے نکل کر ان کی طرف جا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے۔ اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر صبر کر لیتی تو مسئلہ معلوم ہو جاتا' پھر ابن صیاد سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابن صیاد! کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگا مجھے حق دکھائی دیتا ہے اور باطل بھی اور میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھ رہا۔ پھر دریافت فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں؟ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں'' اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے' پھر دوسری مرتبہ اس کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنے کھجور کے درخت کے نیچے تھا۔ پھر اس کی ماں نے اس کو آگاہ کر دیا' اے عبداللہ یہ ابوالقاسم آ گئے' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ستیاناس کرے' اس کو کیا ہوا؟ اگر اس کو چھوڑ دیتی حقیقت معلوم ہو جاتی''۔

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ چاہتے تھے اس کی کوئی بات سن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہی دجال ہے یا نہیں؟ پھر ابن صیاد سے دریافت فرمایا کہ اے ابن صیاد کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں حق اور باطل کو دیکھتا ہوں اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں'' پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔

اس (ابن صیاد) کے دجال ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ آپؐ پر واضح نہ ہوا چنانچہ آپؐ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر آپ (کسی روز) دوبارہ تشریف لائے' اس مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما' کچھ مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے اور میں (حضرت جابرؓ بن عبداللہ) بھی ساتھ تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے اس امید پر آگے بڑھے کہ شاید اس کی کوئی بات سن سکیں لیکن اس مرتبہ بھی اس کی ماں آگے بڑھی اور کہنے لگی اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے' آپؐ نے فرمایا اللہ اس کا ستیاناس کرے اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر رک جاتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔

پھر فرمایا اے ابن صیاد کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگا میں حق دیکھتا ہوں اور باطل بھی اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں' پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ جواب میں آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر دریافت فرمایا اے ابن صیاد ہم نے تمہارے (امتحان کے) لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ کہنے لگا ''الدخ'' تو آپؐ نے فرمایا ''اخساء اخساء'' دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''یا رسول اللہؐ مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں؟ تو جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ ''اگر یہ وہی دجال ہے تو پھر آپ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نقصان پہنچائیں گے اور اگر یہ (یعنی ابن صیاد) وہ (یعنی دجال) نہیں ہے تو پھر ایک ذمی کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ فکر مند رہے کہ کہیں وہ دجال نہ ہو۔ ❶ ایک اور روایت ہے امام احمد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک بچہ کے پاس سے گزرے جہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے نہیں بچوں میں ابن صیاد بھی تھا تو آپؐ نے دریافت فرمایا اے ابن صیاد! تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے جواب میں کہا کیا آپ گواہی دیتے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو آپؐ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو پھر آپ اس کو قتل نہ کر سکیں گے''۔ ❷

ابن صیاد کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا وہ دجال تھا یا نہیں لہٰذا یہی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تمام روایات دجال کی وضاحت اور یقین بذریعہ وحی پہلے کی ہوں۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ کی فیصلہ کن روایت پہلے گزر چکی ہے۔ وہ روایات جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہ تھا ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے صحیح فیصلہ کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اسی دوران میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جس کے بال سیدھے اور لٹکے ہوئے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا ابن مریم (مریم کا بیٹا) ہے پھر میں نے دوسری طرف دیکھا تو ایک اور شخص دکھائی دیا جو لمبا چوڑا' سرخ رنگ والا تھا' سر منڈا ہوا تھا' ایک آنکھ سے کانا اس کی شکل قبیلہ بنوخزاعہ کے ایک شخص ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہہ تھی۔ ❸ اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: دجال اس وقت نکلے گا جب دین ہلکا سمجھا جانے لگے گا اور علم سے دوری ہو جائے گی' چالیس دن تک (ادھر ادھر) زمین میں گھومتا پھرے گا۔ پہلا دن ان دنوں میں ایسا ہوگا جیسے پورا سال۔ دوسرا دن مہینے جتنا لمبا اور تیسرا دن پورے سات دن پر مشتمل ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا اس کے دونوں کانوں کے درمیان فاصلہ چالیس ذراع ہوگا۔ لوگوں سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے' اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر ہجوں کے ساتھ تحریر ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے علاوہ جہاں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے وہاں جا پہنچے گا کیونکہ حرمین کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حرام کر دیا ہے حرمین کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے' اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا۔ سب لوگ مشکل میں ہوں گے علاوہ ان لوگوں کے جنہوں نے دجال کی پیروی کی ہوگی۔ اس کے ساتھ دو نہریں بھی ہوں گی میں ان دونوں نہروں کو جانتا ہوں۔ ان میں سے ایک نہر کو جنت کہے گا اور دوسری کو نار (دوزخ) اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جنت ہے تو دراصل وہ آگ ہے اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جہنم ہے تو وہ دراصل جنت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے' لوگوں کے ساتھ بات کرے گا' وہ ایک زبردست فتنہ اور آزمائش

❶ مسند احمد' ۱۴۹۳۸۔ ❷ مسند احمد ۴۳۷۲۔ بخاری کتاب التعبیر باب الطواف بالکعبۃ فی المنام حدیث نمبر ۷۰۲۶ اور مسلم کتاب الایمان باب ذکر المسیح بن مریم والمسیح الدجال حدیث نمبر ۴۲۸ اور مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۲ جلد ۲ اور حدیث نمبر ۱۴۴۔

نے آسمان کو حکم دے گا تو وہ ایسے دکھائی دے گا جیسے بارش ہونے لگی ہو اور کسی کو قتل کرے گا اور لوگوں کو یوں دکھائی دے گا جیسے اس نے کسی کو قتل کر کے زندہ کیا ہو اور لوگوں سے کہے گا کہ کیا رب کے علاوہ اور کوئی اس طرح کر سکتا ہے؟ لوگ شام میں موجود جبل دخان نامی پہاڑ پر پناہ لیں گے، یہاں ان کا محاصرہ کر لے گا، محاصرین سخت مشقت اور تکلیف اٹھائیں گے، پھر سحر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور لوگوں سے کہیں گے "اے لوگو! کس وجہ سے تم اس کذاب اور خبیث کے خلاف حرکت نہیں کرتے؟ لوگ کہیں گے یہ شخص زندہ ہے۔ لوگ ان کے پاس پہنچیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر نماز قائم کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اے روح اللہ آگے تشریف لایئے اور نماز پڑھایئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارے ہی امام کو آگے آنا چاہیے تاکہ ہم اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ پھر فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دجال سے مقابلے کے لیے جائیں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال ایسے پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے' یہاں تک کہ ہر درخت اور پتھر پکارے گا' اے روح اللہ یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے لہٰذا وہ دجال کی پیروی کرنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔ [1]

نواس بن سمعانؓ کلابی کی روایت:

امام مسلم دو مختلف سندوں کے ساتھ حضرت نواس بن سمعان کلابیؓ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے دجال کا تذکرہ کیا' دجال کی حقارت اور اس کے فتنے کی ہلاکت خیزی کا ایسا تذکرہ کیا کہ ہم سمجھنے لگے جیسے دجال سامنے والے کھجوروں کے جنڈ ہی موجود ہے' جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپؐ ہماری گھبراہٹ سے آگاہ ہو گئے اور ہم سے دریافت فرمایا کیا ہوا تم لوگوں کو؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے دجال کا ایسا تذکرہ کیا ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ دجال سامنے والے درختوں ہی میں موجود ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا خوف نہیں اگر وہ نکل آیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود کو خود ہی سنبھالے' ہر مسلمان کی اللہ تعالیٰ خود نگرانی اور دیکھ بھال فرمائیں گے' وہ ایک جوان ہے' ناپسندیدہ حد تک گھتے ہوئے بالوں والا' اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہے' دیکھنے میں وہ عبدالعزیٰ بن قطن کی طرح لگتا ہے' تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے' وہ شام اور عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ پر ہوگا اور دائیں اور بائیں تباہی پھیلائے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کتنے دن زمین میں رہے گا؟ آپؐ نے جواب ارشاد فرمایا کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا' پہلا دن سال کی طرح لمبا ہوگا' دوسرا مہینے کی طرح' تیسرا پورے ہفتے کی طرح اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ' وہ دن جو سال کے برابر لمبا ہوگا اس دن ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ عام دنوں کی طرح نمازوں کے اوقات کا حساب رکھنا اور اپنے وقت پر تمام نمازیں سال بھر کی ادا کرنا۔ ہم نے پھر عرض کیا یارسول اللہ' زمین میں اس

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۱۴۳۷۔

کا چلنا پھرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا جیسے پانی کا ایک ریلا ہوتا ہے جو ہوا کے زور سے چلا آتا ہے۔ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اپنی اطاعت کی دعوت دیے گا وہ لوگ اس کی اطاعت کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا بارش شروع ہو جانے کی زمین کو حکم دے گا وہ کھیتی اگانا شروع کر دے گی لہٰذا وہ لوگ عیش اور مزے میں رہنے لگیں گے۔ پھر ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور ان کو اپنی اطاعت کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے وہ وہاں سے چلا جائے گا تو لوگ بے سروسامان ہو جائیں گے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہ بچے گا۔ پھر وہ زمین سے کہے گا' اپنے خزانوں کو نکال دے تو زمین کے اندر موجود تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور اس کے پیچھے پیچھے یوں چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں' پھر ایک خوبصورت نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کو قتل کر دے گا اور تیر کے نشانوں کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکدار چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا آئے گا۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور وہ دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نزول فرمائیں گے وہ مینار جن کو زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہوگا' انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں (یا پروں) پر رکھے ہوں گے۔ جب اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو چاندی کی طرح چمکتے ہوئے موتی جھڑیں گے' جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار بھی اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں پر وہ خود ہوں گے' وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اس کا پیچھا کر کے اور قدس کے قریب لد نامی شہر کے دروازے پر اس کو قتل کریں گے۔ پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے دجال کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت دیں گے' اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے کہ میرے بندے یاجوج ماجوج سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لہٰذا انہیں لے کر طور پر تشریف لے جایئے' پھر یاجوج ماجوج آئیں گے۔ ان کے لشکر کا ابتدائی حصہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور سارا پانی پی جائے گا اور جب لشکر کا آخری حصہ گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کبھی پانی ہوا کرتا تھا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ایسا وقت گزاریں گے کہ ایک بیل کا سر ان کے لیے بہتر گا جسے آج کل تم میں سے کسی ایک کے نزدیک سو دینار اچھے ہوتے ہیں' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دیں گے جس کی وجہ سے سب کے سب ایک ہی مرتبہ مر جائیں گے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مومنین کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے' زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جہاں ان کی لاشیں اور بدبو نہ ہو' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان دوبارہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے' کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہ رہے گا جس تک یہ پانی نہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر ایسا صاف فرما دیں گے جیسے صاف چمکدار پھسلواں فرش' پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت ظاہر کر دو اس دن یہ حال ہوگا کہ پوری جماعت ایک انار سے بخوبی گزارا کر لے گی اور اس کے چھلکے کو سائے کے لیے استعمال کرے گی اور اللہ تعالیٰ اور تمام چیزوں میں بھی برکت فرمائیں گے یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی بہت سی جماعتوں کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی ایک بکری قبیلے کی ایک شاخ کے لیے کافی ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے جس سے مسلمانوں کی

بغلوں میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علی [illegible] ان پر ہی قیامت قائم ہوگی ❶

ایک دوسری روایت جو عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب یاجوج ماجوج کے لشکر کا آخری حصہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اسے خشک پائے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا پھر وہ [illegible] جبل خمر تک پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے وہاں پہنچ کر کہیں گے ہم نے تمام اہل زمین کو تو قتل کر دیا ہے اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں چنانچہ وہ آسمان کی طرف تیر برسانے شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس پھینک دیں گے۔ ابن حجر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کے مقابلے کی طاقت کوئی نہیں رکھتا ❷ امام مسلم نے اس روایت کو امام بخاری سے نقل کیا ہے ان کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں ولید بن مسلم کی سند کے ساتھ یہی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں جہاں یاجوج ماجوج کی بدبودار لاشوں کو بڑے بڑے پرندوں کے ذریعے اٹھوانے کا کہا ہے وہاں کچھ اضافہ ہے جس کو ابن حجر نے کعب وغیرہ کی روایت سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی لاشوں کو ''مھیل'' کی طرف پھینک دیں گے۔ ابن جابرؒ نے دریافت کیا کہ مھیل کہاں ہے؟ فرمایا جہاں سورج طلوع ہوتا ہے۔

ابن ماجہ نے زید بن جابر کی سند سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ''لوگ سات سال یاجوج ماجوج کے تیروں اور کمانوں وغیرہ کو بطور ایندھن جلا کر استعمال کریں گے''۔ ❸ ابوعبداللہ بن ماجہ نے حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمارے سامنے خطاب فرمایا' خطاب کا اکثر حصہ دجال کے بارے میں اطلاعات پر مشتمل تھا اور ہمیں اس سے ڈرایا' فرمایا: ''جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے آخر تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہ ہوگا' اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو لازمی بات ہے کہ اس کا واسطہ اب تم ہی سے پڑے گا۔ اگر وہ (دجال) آ گیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں اس کو کافی ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دجال میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا تحفظ آپ کرے میرے بعد ہر مسلمان کی دیکھ بھال اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے؟ وہ شام اور عراق کے درمیان مقام خلہ سے نکلے گا' دائیں بائیں فساد پھیلاتا آئے گا' اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔

میں اس بارے میں تمہیں ایسی تفصیلات بتاؤں گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ہوں گی۔ وہ (دجال) ظاہر ہوگا اور

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفته حدیث نمبر ۷۲۹۹ ابوداؤد کتاب الملاحم الفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۲ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۰۔ ❷ صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفته وما معه حدیث: ۷۳۰۰ اور ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۳۱ اور ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی فتنة الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۰۔ ❸ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفة وما معه حدیث: ۷۲۹۹ اور حدیث نمبر ۷۳۰۰ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث ۴۳۲۱ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی فتنة الدجال حدیث ۲۲۴۰' کتاب الفتن باب فتنةالدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوماجوج حدیث ۴۰۷۶۔

کہے گا میں نبی ہوں' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر اور زیادہ حد سے تجاوز کرے گا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ وفات سے قبل تم [illegible] اللہ تعالیٰ کا [illegible] دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر تحریر ہوگا' جس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ پڑھ سکے گا۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گی۔ اس کی دوزخ دراصل جنت ہے اور اس کی جنت دراصل دوزخ ہے لہٰذا اگر کسی کو اس نے اپنی دوزخ میں ڈال دیا تو اسے چاہیے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ آگ اس کے لیے ایسے ہی ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوگئی تھی۔ اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کروں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا اعرابی کہے گا ہاں۔ اسی وقت دو شیاطین اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے اے بیٹے اس کی اتباع کر' بے شک یہی تیرا رب ہے۔

اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کرے گا' آری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میرے بندے کی طرف میں ابھی اس کو زندہ کروں گا پھر بھی یہ سمجھتا ہے کہ اس کا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرما دیں گے اور دجال اس سے مخاطب ہو کر پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم آج تجھے مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص میری امت میں سے جنت کے سب سے بلند درجے پر ہوگا''۔ پھر فرمایا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات نہ ہوئی ہم یہی سمجھتے رہے کہ یہ شخص حضرت عمرؓ کے علاوہ کوئی اور نہ ہوگا۔ محاربی کہتے ہیں پھر ہم حضرت ابورافع کی حدیث کی طرف واپس آتے ہیں۔ اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو زمین سے نباتات اگنا شروع ہو جائیں گی۔

اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک محلے سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے' دجال آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہو جائے گی اور زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو فصلیں اگنا شروع ہو جائیں گی حتیٰ کہ ان کے جانور جب ان فصلوں کو چر کر آئیں گے تو اتنے موٹے تازے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے اور دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ زمین پر کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو دجال نے روندا ہو اور وہاں نہ پہنچا ہو علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کیونکہ جس گھاٹی سے بھی مکہ مکرمہ آئے گا وہیں اسے فرشتے ملیں گے جو تلواریں لیے ہوئے ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہاں سے سرخ گھاٹی تک پہنچے گا اسی دوران مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں گے جن سے گھبرا کر ہر منافق مرد وعورت اس کی طرف نکلے گا اور مدینہ منورہ سے خباثت اور برائی بالکل اس طرح نکل جائے گی جیسے بھٹی میں ڈالنے سے لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے اور اس دن کو نجات کا دن کہہ کر پکارا جائے گا۔ ام شریک بنت ابی العسکر نے پوچھا کہ اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ فرمایا وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ اکثر بیت المقدس میں ہوں گے' ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا' ان کا امام آگے بڑھ کر فجر کی نماز پڑھانے کو ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو یہ امام فوراً پیچھے ہٹیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں یہ جماعت آپ ہی کی امامت کے لیے

کھڑی کی گئی ہے ان کے امام نماز پڑھائیں گے' نماز کے بعد عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازے کے پاس ٹھہر جاؤ' دروازہ کھولا جائے گا' دوسری طرف دجال اور ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر ایک چمکتی ہوئی تلوار لئے اور چادر لئے ہوئے ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور بھاگ کھڑا ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا جو مجھ سے پہلے تجھے کسی نے نہ لگائی ہوگی ان کو شرقی دروازے کے پاس پا لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیں گے اور ایسی کوئی بھی چیز جس کے پیچھے یہودی چھپ سکتا ہوگا اللہ کی دی ہوئی طاقت سے بول اٹھے گی خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا دیوار جانور ہو یا کوئی درخت' ہاں البتہ غرقد نامی پودا ایک ایسا ہے جو نہیں بولے گا کیونکہ وہ بھی یہودی ہے باقی سب اطلاع دیں گے اے مسلمان! یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ چالیس دن زمین پر رہے گا سال چھ ماہ کے برابر ہوگا اور سال مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے آخری دن بہت چھوٹے ہوں گے تم میں سے ایک شخص مدینہ کے ایک دروازے سے چلے گا اور دوسرے دروازے تک پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ہم اتنے چھوٹے چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ جواب میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح تم ان لمبے دنوں میں نماز کے اوقات کا حساب لگاتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی لگا لینا اور نماز پڑھ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم ضرور میری امت میں عادل' منصف حکمران ہوں گے' صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ مقرر کریں گے' صدقہ ترک کر دیا جائے گا لہٰذا کوئی بھی (صدقے کے لیے) بکری یا اونٹ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ آپس کے جھگڑے اور نفرتیں دور ہو جائیں گی' کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک کہ ایک بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا لیکن سانپ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا' بچہ شیر کو بھگائے گا لیکن وہ بچے کو نقصان نہ پہنچائے گا' بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے لیے کتے کا کام دے گا' زمین امن و امان سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب کی ایک ہی بات ہوگی' صرف اللہ ہی کی عبادت ہوگی اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ قریش سے ان کا ملک چھین لیا جائے گا اور زمین ہر طرف سے یکساں ہو جائے گی۔ اس کی نباتات اگیں گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا عہد ہو' یہاں تک کہ ایک جماعت انگور کے خوشے سے پیٹ بھر لے گی اور ایک جماعت ایک انار سے پیٹ بھر لے گی' بیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا (یعنی بہت مہنگا ہوگا) اور گھوڑا چند درہموں کے بدلے۔

کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! گھوڑا اتنا سستا ہو جائے گا؟ فرمایا اس لیے کہ اس کو جنگ میں استعمال نہیں کیا جائے گا' پھر پوچھا گیا اور بیل کیوں مہنگا ہو جائے گا؟ فرمایا زمین کی کھیتی باڑی کے لیے' دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال نہایت سخت قحط زدہ ہوں گے لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں گے کہ تین بارشیں روک لی جائیں گی' زمین کو حکم دیں گے اور تین پیداواریں روک لی جائیں گی' پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور دو ثلث بارش مزید روک لی جائے گی' زمین کو حکم دیا جائے گا اور دو ثلث پیداوار مزید روک لی جائے گی پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور ساری بارش روک لی جائے گی۔ اسی طرح زمین کو حکم دیا جائے اور ساری پیداوار روک لی جائے گی لہٰذا نہ کہیں سبزہ باقی رہے گا اور نہ کوئی چوپایہ' سب مر جائیں گے البتہ جسے اللہ چاہے گا وہی زندہ رہے

گا۔ پھر پوچھا گیا لوگ اس زمانے میں زندہ کیسے رہیں گے؟ ارشاد فرمایا تہلیل، تکبیر، تسبیح و تحمید کے ذریعے کیونکہ یہی کھانے کا کام دیں گی۔ ❶

بعض عجیب وغریب روایات جن کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی گئی

ابن ماجہ نے [illegible] کا قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] زیادہ [illegible]۔ اس کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں ایک روایت حضرت ابو امامہ باہلی سے نقل کی ہے فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک جماعت کی ہمیشہ دشمنوں کے خلاف مدد کی جاتی رہے گی کسی کی مخالفت سے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا اور نہ ہی کسی زخم سے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کہاں ہوں گے؟ فرمایا بیت المقدس اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں۔ ❷

وہ روایت جس کی تاویل کرنا ضروری ہے:

امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرمایا ایک دن جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے طویل حدیث بیان کی فرمایا دجال مدینہ منورہ کی طرف بڑھے گا' حالانکہ مدینہ میں داخل ہونا اس کے لیے حرام ہے' وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونے کی کوشش میں ان بعض شورزدہ زمینوں میں پہنچے گا جو مدینہ سے ملی ہوئی ہیں' ایک آدمی اس کی طرف بڑھے گا وہ شخص اس دن لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ دجال سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کی تھی' دجال کہے گا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں اس کو قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں کیا تم پھر اس معاملے میں شک کرو گے؟ وہ (اس کے چیلے) کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کردے گا اور پھر زندہ کردے گا وہ شخص زندہ ہوتے ہی کہے گا ''خدا کی قسم تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی نہیں'' دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن کوشش کے باوجود نہ کر سکے گا۔

ابواسحاق کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے وہ شخص خضر علیہ السلام ہوں گے۔ امام مسلم نے امام زہری سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ امام مسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب دجال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف نکلے گا'' دجال کے پہرہ دار پوچھیں گے کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا اس (دجال) کی طرف جو نکلا ہے۔ پھر فرمایا لوگ اس سے پوچھیں گے کہ کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ جواب دے گا کہ اس میں کیا شک ہے وہ کہیں گے اس کو قتل کردو' پھر آپس میں بعض لوگ کہیں گے تمہارے خدا نے تمہیں منع نہیں کیا کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا۔ پھر فرمایا کہ ''وہ سب لوگ دجال کی طرف روانہ ہوں گے اور جب مؤمن اس (دجال) کو دیکھتے ہی پکار اٹھے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ: ''دجال حکم دے گا اور اس مسلمان کے سر پر چوٹ لگائی جائے گی اور کہے گا کہ اس کو پکڑ کر اس کے پیٹ اور پشت پر خوب ضربیں لگائی جائیں۔

---

❶ یعنی لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ والحمد للہ پڑھنے کی بدولت (مترجم) ❷ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث ۴۳۲۲' ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج ماجوج حدیث نمبر ۴۰۷۷۔

پھر فرمایا کہ ''دجال اس سے پوچھے گا کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟'' فرمایا کہ وہ جواب دے گا کہ تو مسیح کذاب (جھوٹا مسیح) ہے۔
پھر فرمایا کہ ''دجال حکم دے گا اور اس مومن کو اس کی مانگ سے لے کر ٹانگوں تک آرے سے چیر دیا جائے گا۔'' پھر فرمایا کہ
دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان [illegible] کہ تو مسیح [illegible]
دوبارہ زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ دجال اس سے پوچھے گا کیا اب تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے تو وہ مومن کہے گا کہ اب تو اور زیادہ
بصیرت کے ساتھ مجھے علم ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے''۔ پھر فرمایا کہ وہ مومن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا اے لوگو! دجال نے آج جو سلوک
میرے ساتھ کیا ہے وہ میرے بعد اور کسی کے ساتھ نہ کر سکے گا۔ پھر فرمایا کہ ''دجال اس کو ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس مومن کا جسم گھٹنے سے
لے کر گند ھے اور نرخرے کے درمیان تک تانبے کا ہو جائے گا اور دجال کچھ نہ کر سکے گا''۔ پھر فرمایا کہ ''دجال اس کے ہاتھ پیر پکڑ کر اس کو
آگ میں پھینک دے گا لوگ یہی سمجھیں کہ دجال نے اس مومن کو آگ میں پھینک دیا ہے لیکن در اصل وہ جنت میں ڈالا گیا ہوگا''۔ پھر
آپؐ نے فرمایا کہ ''یہ شخص رب العالمین کے ہاں سب سے زیادہ بلند مرتبہ شہید ہوگا''۔ ❶

دجال کے بارے میں کئی ایک روایتیں مروی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے عمرو بن حریث سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیماری سے افاقہ ہوا لوگوں میں تشریف لائے اور کچھ عذر معذرت کیا اور فرمایا ہمارا بھلائی کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مشرق کی خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا ایک قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے سر بڑے بڑے مٹکوں کی طرح ہوں گے۔ ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے عبداللہ بن یحییٰ کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ ہماری باتیں سن کر اچانک اٹھ بیٹھے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور فرمایا ''دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا ڈر نہیں اور کچھ اور بھی ارشاد فرمایا۔ ❸

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے مالک سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کے سامنے دجال کا ذکر نہ کیا ہو اور تمہارے سامنے اس کی ایسی تفصیلات بیان کر دوں گا کہ مجھ سے پہلے انبیاء نے بیان نہ کی ہوں گی وہ (دجال) کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں۔ ❹

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب فی صفۃ الدجال وتحریم المدینۃ علیہ حدیث: ۳۰۲۔ کنز العمال حدیث ۳۸۷۳۳۔ اور مشکوۃ حدیث ۵۴۷۶۔

❷ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء من این یخرج الدجال؟ حدیث نمبر ۲۲۳۷ اور ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ حدیث نمبر ۴۰۷۲، مسند احمد جلد نمبر ۴ اور جلد حدیث نمبر ۷۔

❸ مسند احمد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۰۳ اور جلد ۵ حدیث نمبر ۱۷۸، کنز العمال حدیث نمبر ۶۲۴۰، مجمع الزوائد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۴۳، جلد ۷ حدیث نمبر ۳۳۴ اور جلد احادیث نمبر ۲۳۷۔ ❹ مسند احمد جلد ۱۱ احادیث نمبر ۱۷۶۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت

امام ترمذی نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک سنا فرماتے تھے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور فرمایا کہ "شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی شخص دجال کو دیکھ لے جنہوں نے مجھے دیکھا یا میرا کلام سنا ہے" کسی نے سوال پوچھا یا رسول اللہ اس وقت ہمارے دلوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا "جیسی آج ہے یا اس سے بھی بہتر"۔ ❶ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں عبداللہ بن بسر' عبداللہ بن معقل اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں جناب رسول اکرم ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: "اس کی ایک آنکھ شیشے کی مانند ہے نیز فرمایا اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو"۔ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے اپنے والد صاحب (یعنی امام احمد بن حنبل) کی کتاب میں انہی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی دیکھی جس میں تھا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوالوداک سے دریافت فرمایا کیا خوارج دجال سے ملیں گے؟ ابوالوداک کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ "نہیں" پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ کا خاتم ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا گیا جس کی اتباع کی جاتی اور اس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مجھے اس کے بارے میں وہ سب کچھ بھی بتایا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں بتایا گیا' وہ کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے' اس کی دائیں آنکھ کانی ہے' آگے کو بڑھی ہوئی ہے' پوشیدہ نہیں ہے' بالکل ایسے جیسے کسی چونا لگی دیوار پر بلغم لگا ہو اور اس کی بائیں آنکھ ایسی ہے جیسے کہ چمکتا ہوا سیارہ' اس کو ہر زبان آتی ہوگی' اس کے ساتھ ایک جنت نما صورت ہوگی' سرسبز وشاداب جس میں پانی جاری ہوگا اور اسی طرح ایک جہنم نما صورت ہوگی بالکل سیاہ دھواں دار"۔ ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات

پہلا طریق:

امام احمد نے بہز اور عفان کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا میں ہر جگہ گھومے پھرے گا' پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے گا اس کو ہر گھاٹی میں فرشتوں کی صف ملے گی

---

❶ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶' ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۴ اور مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

❷ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶' ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۴' مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

❸ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۷۹' مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۲۱۔

جو مدینہ کی حفاظت پر مقرر ہوں گی۔ پھر وہ مقام جرف کی طرف آئے گا اور اپنا خیمہ مارے گا جس سے مدینہ تین مرتبہ کانپے گا جس سے ہر منافق مرد وعورت مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس جا پہنچے گا۔ ❶

دوسرا طریق:

امام احمد نے یحییٰ کے طریق سے روایت نقل کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر یا کافر تحریر ہوگا۔ ❷

تیسرا طریق:

امام احمد نے محمد بن مصعب کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال اصبہان کے یہودیوں میں سے نکلے گا' اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے اور ان لوگوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی۔

چوتھا طریق:

امام احمد نے عبدالصمد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''دجال کی آنکھ مسخ شدہ ہوگی' اس کی آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا'' کافر'' پھر اس کے ہجے فرمائے ک ف ر اور فرمایا کہ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ لے گا۔ ❸

پانچواں طریق:

امام احمد نے حماد بن سلمہ کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ''دجال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں جیسا دجال ہے' اس (دجال کی) کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ'' کافر'' تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ ❹

چھٹا طریق:

امام احمد نے عمرو بن الہیثم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے ڈرایا نہ ہو' جان لو دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ'' کافر'' تحریر ہے''۔ ❺

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الجساسۃ حدیث نمبر ۷۳۱۷' مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۹۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۳۲ اور حدیث نمبر ۳۴۸۵۶۔

❷ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۱۰' سیوطی نے اس کو جمع الجوامع حدیث نمبر ۵۴۷۰' اور بغوی نے شرح السنۃ جلد ۱۵' حدیث نمبر ۵۰ پر ذکر کیا ہے۔

❸ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما علیہ حدیث نمبر ۷۲۹۲' ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۸' مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۱۱۔

❹ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳' مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ وما علیہ حدیث نمبر ۷۲۹۴' مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۲۸۔

❺ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳۱' مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما علیہ حدیث نمبر ۷۲۹۰' مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۰۳۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے خطاب فرمایا کہ ''آگاہ رہو! مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی امت کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔ وہ کانا ہوگا اس کی بائیں آنکھ پر ایک پھلی سی چیز لگی ہوئی ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے۔ وہ جب نکلے گا تو اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ایک جنت اور ایک جہنم۔ سو اس کی جنت دراصل جہنم ہے اور اس کی جہنم دراصل جنت ہے اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے اگر میں چاہوں تو ان نبیوں اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف یہ آزمائش ہوگی دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا۔ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہ سن سکے گا تو دوسرا فرشتہ پہلے سے کہے گا ''تو نے سچ کہا'' اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہے ہیں یہ بھی آزمائش ہوگی۔ پھر وہاں سے وہ روانہ ہوگا اور مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن اس کو مدینہ میں نہیں گھسنے دیا جائے گا' یہ دیکھ کر دجال کہے گا کہ یہ تو اس شخص کا علاقہ ہے پھر وہاں سے روانہ ہوکر شام پہنچے گا اور وہاں افیق نامی گھاٹی کے پاس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردیں گے۔ [1]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت:

یعقوب بن سلیمان الفسوی نے ابویعلی جبارہ بن ابی امیہ کی روایت نقل کی ہے کہ کچھ لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہ سخت بیمار تھے لوگوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کریں جو آپ بھولے نہ ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ٹھیک سے بٹھادو' کچھ لوگوں نے حضرت معاذ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور سہارا دے کر بٹھایا' اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس کے معاملے سے ڈراتا ہوں۔ وہ کانا ہے جب کہ میرا رب عزوجل کانا نہیں ہے۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے' اس کو ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ' اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی تو اس کی جنت دراصل دوزخ ہے اور دوزخ دراصل جنت ہے۔ [2]

حضرت سمرۃ بن جنادہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے اہل بصرہ میں سے ثعلبہ بن عباد العبدی کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (میں بھی وہیں موجود تھا) انہوں نے سورج گرہن کے بارے میں ایک حدیث نقل کی فرمایا: ''نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ بھی فرمایا کہ ''خدا کی قسم قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹوں کا ظہور نہ ہو۔ ان

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۱/ ۵' افیق شام میں حوران کے علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے' قصبے کے شروع میں نمود کے راستے میں پڑتا ہے۔

[2] کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۱۷۷' الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۳۵۳/ ۵' بغوی کی شرح السنۃ حدیث نمبر ۹۹/ ۲۔

میں سے آخری کانا دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مسخ ہوگی جیسے ابو یحییٰ کی آنکھ ہے اور جب وہ نکلے گا یا فرمایا جب بھی وہ نکلے گا وہ یہ سمجھے گا کہ وہ اللہ ہے جو اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کی اور اتباع کیا اس کا پچھلا کوئی نیک عمل اس کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور جس نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی اس کے کسی عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باز پرس نہ ہوگی۔ کچھ فرماتے ہیں کہ اس نے کسی گذشتہ عمل کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ وہ عنقریب ظاہر ہوگا اور اس کا فتنہ پوری دنیا میں پھیل جائے گا سوائے حرم اور بیت المقدس کے اور مسلمان بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے۔ زبردست زلزلے آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ گری ہوئی دیوار اور درخت کی جڑ سے آواز آئے گی اے مومن! یہ یہودی ہے۔ یہ کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو لیکن یہ معاملہ اس طرح اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم آپس میں اس معاملے کو بہت بڑا عظیم نہ سمجھو گے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو گے کیا تمہارے نبی نے اس سلسلے میں کوئی بات کی تھی؟ اور جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ہٹ جائیں [1] اس کے بعد ثعلبہ بن عباد العبدی نے ایک مرتبہ اور بھی حضرت سمرہؓ کے خطبے میں شرکت کی۔ اس مرتبہ بھی بات میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہوئی تھی۔

حضرت سمرہ سے ایک روایت:

امام احمد نے حضرت سمرہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دجال نکلنے والا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا' اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوئی ہوگی۔ وہ کوڑھی اور اندھے کو شفا دے گا' مردوں کو زندہ کر دے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ لہٰذا جس نے تسلیم کیا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے اپنی موت تک یہی کہا کہ میرا رب تو اللہ ہے' وہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہوگا یا اس کی کوئی آزمائش ہوگی نہ عذاب۔ پھر وہ زمین میں رہے گا جب تک اللہ چاہیں گے پھر مغرب کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے وہ آپ کی ملت پر ہوں''۔ پھر وہ دجال کو قتل کریں گے اور وہی قیامت کا وقت ہوگا۔ [2]

حضرت سمرہ کی ایک روایت طبرانی نے بھی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا' اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوگی' وہ اندھے اور کوڑھی کو شفا دے گا' مردوں کو زندہ کرے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جس نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور دجال کا انکار کیا یہاں تک کہ اس کو موت آ گئی تو نہ اس کو کوئی عذاب ہوگا نہ ہی وہ کسی فتنے میں پڑے گا اور جس نے دجال سے کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ دجال زمین میں رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مشرق کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے ان کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے۔ [3]

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۵/۳' جمع الجوامع للسیوطی حدیث نمبر ۵۴۷۰' درمنثور حدیث نمبر ۳۵۲/۱۵۔

[2] مسند احمد حدیث نمبر ۱۳/۱۵' طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۶۲۷/۷' مجمع الزوائد للہیثمی حدیث نمبر ۳۳۶/۷۔

[3] مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۵/۳' درمنثور للسیوطی حدیث نمبر ۳۵۴/۵' بغوی کی شرح السنۃ حدیث نمبر ۵۰/۱۵۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے حرہ نامی بلند جگہ پر پہنچے ہم بھی ان کے ساتھ تھے نبی کریم ﷺ نے [illegible] مشرق [illegible] دجال کا ظہور ہوگا۔ اس کی [illegible] فرشتے پہرہ دیتے رہیں گے [illegible] دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ جب دجال مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا۔ مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے۔ ان زلزلوں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی سب نکل کر دجال کے پاس جا پہنچیں گے۔ ان میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی' یہ نجات کا دن ہوگا' اس دن مدینہ منورہ خباثت کو اس طرح دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس لاٹھیاں اور جڑاؤ تلواریں ہوں گی۔ وہ اپنا گرز اس طرف مارے گا جس کو مجتمع السلول کہتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ قیامت کے قائم ہونے تک نہ اس سے پہلے کبھی اتنا بڑا فتنہ برپا نہ ہوا نہ اس کے بعد ہوگا جتنا بڑا دجال کا فتنہ ہے۔ آج تک کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اس فتنے سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں ضرور وہ باتیں بتاؤں گا جو ایک نبی اپنی امت کو بتاتا ہے پھر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھا اور فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں''۔ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک اور طریق:

حافظ ابوبکر بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ہزار یا زیادہ نبیوں کا خاتم ہوں اور ان تمام انبیاء میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔ میرے سامنے اس کی وہ علامات بھی ظاہر کی گئی جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں کی گئیں اور (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) وہ کانا ہے اور تمہارا رب ہرگز کانا نہیں ہے۔ [2] عبداللہ بن احمد نے السنۃ میں مجالد کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ: ''وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں''۔ [3]

روایتِ جابر رضی اللہ عنہ کا ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دجال کانا ہے اور انتہائی بدترین جھوٹا ہے''۔ امام مسلم نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے''۔ [4]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ ''وہ

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۹۲' سیوطی کی الدار المنثور حدیث نمبر ۲/۳۵۴۔ [2] ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۷/۳۴۷' سیوطی الدر المنثور حدیث نمبر ۵/۳۵۴' ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ حدیث نمبر ۲/۱۵۲۔ [3] بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳۱' مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما علیہ حدیث نمبر ۷۲۹۴' مسند احمد حدیث ۳/۱۰۳۔ [4] مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ ﷺ لا تزال طائفۃ فی امتی..... حدیث نمبر ۴۹۳۱۔

کانا ہے خبیث اور کمینہ ہے اس کا رنگ سفید ہے اس کا سر ایسے ہے جیسے عبدالعزیٰ بن قطن کا سر ہو اور تمہارا رب کانا نہیں"۔ [1] اس کے علاوہ امام احمد حارث ابو سامہ اور ابن معلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی معراج والی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے دجال کو بیداری کی حالت میں اس کی اصل صورت میں دیکھا کوئی خواب وغیرہ نہ تھا اور حضرت عیسیٰ کو بھی اور حضرت ابراہیم کو بھی دیکھا جب آپ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اس کی ایک آنکھ ایسی تھی گویا کہ چمکتا ہوا ستارہ ہو اور اس کے بال گویا کہ درخت کی شاخیں ہوں"۔ [2]

دنیا میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں:

ہشام بن عامر انصاری کی روایت ☆ امام احمد نے حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ پیدا نہیں ہوا"۔ [3] امام احمد نے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض پڑوسیوں سے کہا کہ تم مجھے چھوڑ کر حدیث سننے کے لیے اس کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا اور نہ ہی اس نے مجھ سے زیادہ احادیث یاد کی ہیں اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: "حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ پیدا نہیں ہوا"۔ [4] یہی روایت امام احمد نے احمد بن عبدالملک کے طریق سے بھی بیان کی ہے' البتہ اس میں لفظ "فتنے کے بجائے لفظ امر ہے" یعنی آپ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی معاملہ نہیں ہوگا"۔ [5]

اسی روایت کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے جب کہ امام احمد نے عبدالرزاق کے طریق سے ایک اور روایت نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ: "دجال کا سر پیچھے سے ریت کے ٹیلے کی مانند ابھرا ہوا ہے' سو جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے' میرا رب تو اللہ ہے اور اسی پر میں توکل کرتا ہوں تو اس کو دجال نقصان نہ پہنچا سکے گا' یا کہا کہ وہ فتنے سے بچ گیا۔ [6]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال کا ٹھکانہ اس ٹیلے پر ہوگا اور دجال کے پاس جانے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی' ماں' بیٹی' بہن اور پھوپھی کے پاس آئے گا اور ان کو باندھ دے گا کہ کہیں یہ بھی دجال کے پاس نہ چلی جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر اور اس کی جماعت پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یا نیچے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر دو۔ [7]

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰/ الہیثمی کی موارد الظمآن حدیث نمبر ۱۹۰۰۔ [2] مسند احمد حدیث نمبر ۳۷۴/ ۱۔ [3] مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰/ الہیثمی کی موارد الظمآن حدیث نمبر ۱۹۰۰۔ [4] اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔ [5] اس کی تخریج بھی پہلے گزر چکی ہے۔ [6] مسند احمد حدیث نمبر ۲۰/ ۴' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۰۸/ ۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۷۷۔ [7] مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۶۷' ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی علامۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۶' مسند احمد حدیث ۶۸/ ۲ اور ۲۱۸/ ۴' ۳/ ۳۶۸۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سالم کے طریق سے:

امام احمد نے سالم کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کی جو اس کے شایان شان تھی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائی ہوگی تم اس سے دجال کو پہچان لو گے اور وہ یہ کہ دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز کانا نہیں ہے"۔ ❶

یہودیوں سے جنگ اور مسلمانوں کی مدد کا اشارہ:

ابن صیاد کے ذکر کے دوران یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہلے بھی گزر چکی ہے آپ نے فرمایا کہ: "تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ یہودی کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو"۔ ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ "ہم حجۃ الوداع کے موقع پر گفتگو میں مصروف تھے اور ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ ﷺ کا آخری حج ہوگا چنانچہ جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے اس کے بارے میں بتایا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا تھا اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی تو سن لو ان پر اس دجال کے حالات پوشیدہ نہیں تھے تو تم پر بھی نہ رہیں گے وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے"۔ ❸ امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ "کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال کی علامات نہ بتائی ہوں اور میں تمہیں اس کی ایسی علامات بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائیں' بے شک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے' اس (دجال) کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ"۔ یہی روایت ترمذی نے بھی بیان کی ہے کہ جب آپ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: "سن لو تمہارا رب ہرگز کانا نہیں جب کہ دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ"۔ ❺

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے شہر بن حوشب کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: "جب یزید بن معاویہ کی بیعت کی خبر پہنچی تو میں شام آیا مجھے نوف بکالی

---

❶ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ٧١٢٧' مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ٧٢٨٣' مسند احمد حدیث نمبر ٦١٤٩/٢۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ١٣٥/٥' کنز العمال حدیث نمبر ١٢٩١٥' حدیث نمبر ٣٨٧٦٨۔ ❸ مسند احمد حدیث نمبر ١٣٥/٢' کنز العمال حدیث نمبر ١٢٩١٥' نمبر ٣٨٧٩٨۔

❹ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما علیہ حدیث نمبر ٧٢٨٨' امام احمد اپنی مسند میں حدیث نمبر ١/١٧٦۔ ❺ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ حدیث نمبر ٧٢٨٨ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی صفۃ الدجال حدیث نمبر ٢٢٤١' مسند احمد حدیث نمبر ٢/٢٧' حدیث نمبر ٣/١٤٤۔

کے بارے معلوم ہوا، میں ان کے پاس پہنچا کہ اتنے میں ایک صاحب آئے لوگوں نے ان کے لیے منقش چادر نکالی، وہ حضرت عبداللہ بن [illegible]

اور ہجرت ہوگی [illegible] ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ [illegible] ان کی زمینیں ان کو [illegible]

دیں گی [illegible] بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی رات گزارے گی اور جہاں وہ

تھک کر ٹھہر جائیں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جو پیچھے رہ جائے اس کو کھا جائے گی [1] اور [illegible] آپ فرمارہے تھے کہ میری امت میں سے مشرق کی طرف سے لوگ قرآن پڑھتے ہوئے آئیں گے حالانکہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب بھی ان میں سے ایک نسل پیدا ہوگی تو اسے ختم کردیا جائے گا یہاں تک کہ دس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو دہرایا' جب کبھی ان میں سے ایک نسل نکلے گی تو ختم کی جائے گی' یہاں تک کہ ان کے باقی بچے ہوئے لوگوں میں دجال کا ظہور ہوگا''۔ [2]

سند و متن کے لحاظ سے ایک غریب حدیث:

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں' وہ ظاہر ہوگا اور چالیس دن تک زمین پر رہے گا' مدینہ کے علاوہ ہر گھاٹ پر آئے گا مہینہ جمعہ کے برابر اور جمعہ ایک دن کے برابر' اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی تو دراصل اس کی جنت دوزخ ہے اور دوزخ جنت ہے۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ ایک ایسے شخص کو بلائے گا کہ صرف اس پر اللہ تعالیٰ دجال کو مسلط نہیں کریں گے' دجال اس شخص سے پوچھے گا کہ میرے بارے میں کہتا ہے؟ وہ شخص کہے گا کہ تو اللہ کا دشمن ہے تو دجال جھوٹا ہے لہٰذا دجال آری منگوا کر اس شخص کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر پوچھے گا کہ اب بتا؟ وہ شخص کہے گا خدا کی قسم! تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے تو اللہ عزوجل کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی۔ دجال تلوار لے کر اس کی طرف لپکے گا لیکن اسے مارنے میں کامیاب نہ ہوگا تو کہے گا اس کو مجھ سے دور کردو۔ [3]

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن الانصاریہؓ کی روایت:

امام احمد نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ میرے گھر پر تشریف رکھتے تھے کہ دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ:''اس سے پہلے تین سال ہوں گے پہلے سال آسمان اپنا ایک تہائی پانی (بارش) روک لے گا' اسی طرح زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنا دو تہائی پانی روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنا پانی مکمل روک لے گا اور زمین بھی اپنی تمام پیداوار روک لے گی۔ کوئی جانور خواہ داڑھ والا ہو یا کھر والا زندہ نہیں بچے گا اور سخت ترین

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۹/۳' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴۸۶/۴' بغوی شرح السنۃ حدیث نمبر ۳۰۲/۴۔

[2] سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی قتال الخوارج حدیث نمبر ۴۷۶۵' مسند احمد حدیث نمبر ۱۵۱/۱' حدیث نمبر ۲۰۹/۲ حدیث نمبر ۳۵۵/۳۔

[3] مسند احمد حدیث نمبر ۱۸۲/۱' اور نمبر ۱۴۰/۶' فتح الباری حدیث نمبر ۹/۱۳' سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۳۵۳/۵۔

فتنہ یہ ہوگا کہ ایک اعرابی آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کردوں تو تو مجھے اپنا رب سمجھے گا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ ہاں تو شیطان اس کے باپ اور بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔ پھر فرمانے لگیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ضرورت پوری فرمانے کے لیے تشریف لے گئے جب کہ لوگ یہ باتیں سن کر غمزدہ ہو گئے تھے اور انتظار میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے اور میرے گھر تشریف لے آئے اور میرے گھر کے دروازے کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرمایا کہ ٹھہرو ٹھہرو یا صبر کرو اسماء! پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کے ذکر سے تو ہمارے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ''اگر وہ آ گیا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا ورنہ میرا رب ہر مومن کی بہترین دیکھ بھال کرنے والا ہے''۔

پھر فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور جب تک بھوکے رہتے ہیں روٹی کھاتے ہیں تو اس دن مومنین کا کیا حال ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا جس طرح آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کو تسبیح اور تقدیس کافی ہو جاتی ہے اسی طرح مومن بھی اس دن تقدیس و تسبیح سے پیٹ بھر لیں گے۔ ❶ امام احمد نے حضرت اسماء بنت یزید کی ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''جو میری مجلس میں موجود ہو اور میری بات (حدیث) سنے اسے چاہیے کہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں بلکہ اس سے پاک ہے دجال کانا ہے اس کی آنکھ مسخ شدہ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ''۔ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات:

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے دجال کے مقابلے میں جدوجہد کا تذکرہ فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا اس دن کون سا مال بہتر ہوگا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''سیاہ غلام جو اپنے گھر والوں کو پانی پلائے گا' رہا کھانا تو وہ ہوگا ہی نہیں' دوبارہ عرض کیا تو اس دن مومنوں کا کھانا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ تسبیح' تکبیر' تحمید اور تہلیل''۔ ام المومنین نے عرض کیا عرب اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا تھوڑے سے ہوں گے''۔ ❸

ام المومنینؓ سے ایک روایت امام احمد نے نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بیٹھی رو رہی تھی کہ آپؐ تشریف لائے۔ دریافت فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے دجال کا معاملہ (یعنی اس کی فتنہ انگیزی) یاد آ گیا اس لیے رونے لگی تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''اگر دجال میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو تمہارا رب کانا نہیں ہے وہ (دجال) اصفہان کے یہودیوں میں سے ہوگا' مدینہ پہنچے گا اور مدینہ سے باہر ایک طرف اترے گا' ان دنوں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے' ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے' تمام شرارتی اور بدترین لوگ دجال کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ شام پہنچے گا'

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۴۵۵/ ۶' بغوی شرح السنۃ حدیث نمبر ۹۸/ ۶' مشکوٰۃ المصابیح تبریزی حدیث نمبر ۵۴۹۱۔ ❷ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳۰' مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ حدیث نمبر ۷۲۹۴' مسند احمد حدیث نمبر ۲۷/۷۷' ۱/ حدیث نمبر ۱۱۵' ۳' حدیث نمبر ۱۴۰/ ۶۔

❸ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۷۶' ۶' حدیث نمبر ۱۲۵/ ۶' ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۵/ ۷۔

فلسطین کے شہر باب لد کے قریب' انہیں دنوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کا قتل کریں گے چالیس سال تک زندہ رہیں گے وہ بہت انصاف پسند اور عادل حکمران ہوں گے۔ ❶

دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ❷ صلوٰۃ کسوف کے بارے میں ایک روایت حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی ہے فرماتی ہیں اس دن خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ عنقریب یا فرمایا کہ مسیح دجال کے فتنے سے پہلے'' فرمایا فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کیا کہا تھا۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم میں ام شریک سے ایک روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگ دجال سے بھاگ کر اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھیں گے''۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا بہت کم ہوں''۔ ❸

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

ابن وہب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے دجال کا معاملہ یاد آ گیا تو میں رات بھر سو نہ سکی' صبح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی اور ساری بات گوش گزار کر دی تو آپ نے فرمایا ایسا مت کرو اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں اس کے لیے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ صالحین کی طرف سے اس کے لیے کافی ہوں گے''۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تم کو ڈراتا ہوں' بے شک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے''۔ ❹

طبرانی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے قدریہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس امت کے زندیق ہیں' ان کے زمانے میں بادشاہ ظالم ہوگا' اسی کی بڑائی اور سطوت ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ طاعون کی بیماری بھیجیں گے' عام طور پر اکثر لوگ اس میں مر جائیں گے' پھر خسف (زمین میں دھنسنا) ہوگا' کم ہی لوگ ہوں گے جو اس سے بچیں گے' ان دنوں مومن کی خوشی کم اور غم زیادہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے چہرے مسخ فرما کر بندر اور خنزیر بنا دیں گے اور پھر اس کے کچھ عرصہ بعد دجال نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ رونے لگے اور آپ کو دیکھ کر ہم بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں روئے؟ ارشاد فرمایا: مجھے ان لوگوں پر ترس آ گیا کیونکہ ان میں کمانے والے مخنث لوگ بھی ہوں گے۔ ❺

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے ابونضرہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں جمعہ کے دن ہم حضرت عثمان بن العاص کے پاس آئے تا کہ اپنے اور ان کے

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۷۵' ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۲۷/۱۰۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۲۳' کنز العمال۔ ❸ مسلم کتاب الفتن باب فی بقیہ احادیث الدجال حدیث نمبر ۷۳۱۹' ترمذی کتاب المناقب باب مناقب فی فضل العرب حدیث نمبر ۳۹۳۰۔ ❹ مجمع الزوائد ہیثمی حدیث نمبر ۳۵۱/۷۔

❺ مسند احمد حدیث نمبر ۴/۲۱۶' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۴۷۸' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۲۹۔

مصحف کا موازنہ کر کے دیکھ لیں، جب جمعہ کا وقت ہوا تو ہم نے غسل کیا، انہوں نے ہمیں خوشبو دی جو ہم نے لگالی، پھر ہم مسجد میں آ گئے ایک شخص کے پہلو میں [illegible] بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے [illegible] اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ''مسلمانوں کے تین شہروں کے ایک اس جگہ جہاں دو سمندر ملتے ہیں، دوسرا حیرہ میں اور تیسرا شام میں۔ اتنے میں تین [illegible] آئیں گے اور لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر دجال ظاہر ہوگا اور مشرق کی طرف والوں کو شکست دے گا۔ سو پہلا شہر جس کو وہ فتح کرے گا وہ شہر ہوگا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ اس شہر کے رہنے والے تین گروپوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ شام میں رہے گا اور حالات پر نظر رکھے گا، دوسرا گروہ اعراب کے ساتھ رہے گا اور تیسرا گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے، جنہوں نے تیجان (سبز چادر) اوڑھ رکھی ہوگی، دجال کے اکثر ساتھیوں میں یہودی اور عورتیں ہوں گی، پھر وہ دوسرے شہر میں آئے گا۔ اس کے لوگ بھی تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک شام میں چلا جائے گا اور تیسرا گروہ مغربی شام کی طرف چلا جائے گا۔

مسلمان افیق نامی مقام پر جمع ہوں گے اور اپنے مواشی چرنے کے لیے بھیجیں گے۔ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائیں گے اس سے ان پر سختی آئے گی، ان کو شدید بھوک اور مشقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص اپنی کمان کی رسی کو جلا کر کھائے گا، اسی دوران سحر کے وقت ایک آواز دینے والا تین مرتبہ پکارے گا، اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ گئی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ تو کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ہو، فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ایک دوسرے کے امیر ہیں، پھر مسلمانوں کے امیر نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اٹھائیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ دجال جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو سینے پر نیزہ ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجال کی فوج کو شکست ہو جائے گی۔ اس دن کوئی چیز ان کو پناہ نہ دے گی حتیٰ کہ درخت بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے اور اسی طرح پتھر بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے''۔[1] (اسے قتل کر دو)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو شہر بصرہ اور کوفہ ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جو انہوں نے بصرہ کی مسجد میں بیان فرمائی کہ آپ نے فرمایا کہ: ''میری امت میں سے ایک جماعت ضرور ایسے شہر پہنچے گی جسے بصرہ کہا جاتا ہوگا، جہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور کھجوروں کے درخت بھی ہوں گے۔ پھر قنطورا کی اولاد آئے گی، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، یہاں تک کہ وہ دجلہ نامی ایک پل پر پہنچیں گے، پھر مسلمانوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک جماعت تو اونٹوں کی دم پکڑ کر جنگلوں میں چلی جائے گی اور ہلاک ہو جائے گی اور ایک قوم خوفزدہ حالت میں وہیں ٹھہری رہے گی۔ یہ دونوں جماعتیں برابر ہوں گی اور تیسری قوم اپنے بچوں کو اپنی پشتوں پر اٹھالیں گی اور قتال کریں گے پھر جو ان میں مقتول ہوں گے وہی لوگ شہداء ہوں گے۔ ان میں سے جو باقی بچیں گے ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائیں گے۔

---

[1] طبرانی کی معجم کبیر، حدیث نمبر ۴/۴۲۷۰۔

امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہمیں بیان کی ہے کہ بنوقنطورا سے مراد ''ترک قوم'' ہے۔ امام ابوداؤد نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ''تم سے چھوٹی آنکھوں والے لوگ جنگ کریں گے ان کو تین مرتبہ وہاں سے ہنکایا جائے گا یہاں تک کہ وہ جزیرۃ العرب پہنچ جائیں گے۔ پہلی دفعہ بھگانے میں جو ان سے الگ ہو گیا وہ بچ جائے گا دوسری مرتبہ میں بعض ہلاک ہو جائیں گے اور بعض بچ جائیں گے اور تیسری مرتبہ میں کوئی ایک بھی نہ بچے گا''۔ ❶ سفیان ثوری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ خروج دجال کے وقت لوگوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک گروہ تو دجال پر ایمان لے آئے گا' دوسرا ایسی سرزمین کی طرف چلا جائے گا جہاں ''شیح'' (گھاس) اگتی ہے اور تیسری جماعت عراق چلی جائے گی جو دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کرے گی یہاں تک کہ تمام مومن شام میں جمع ہو جائیں گے' پھر وہ مومن اپنا ایک دستہ بھیجیں گے ان میں ایک شہسوار ہوگا جس کا گھوڑا بھورے رنگ کا ہوگا یا چتکبرہ۔ یہ لوگ دجال سے مقابلہ کریں گے اور سب کے سب شہید ہو جائیں گے ایک بھی بچ کر واپس نہ جائے گا۔ ❷

عبداللہ بن بسر کی روایت:

حنبل بن اسحاق نے حضرت عبداللہ بن بسر کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں وہ لوگ دجال کو ضرور پالیں گے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا یہ فرمایا کہ میرے بعد دجال جلد ہی ظہور کرے گا۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام طبرانی نے حضرت سلمہ بن الاکوع کی روایت بیان کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیق سے آ رہا تھا' جب ہم ثنیہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ: ''میں اللہ کے دشمن مسیح دجال کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں وہ آئے گا یہاں تک کہ فلاں جگہ پہنچے گا پھر کچھ دیر ٹھہرے گا۔ سارے آوارہ بدمعاش اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ مدینہ کی کوئی گھاٹی ایسی نہیں بچے گی جہاں دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں' دجال کے ساتھ دو صورتیں ہوں گی' جنت کی اور جہنم کی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ شیاطین بھی ہوں گے جو ماں باپ کی صورت اختیار کرلیں گے اور ان کی زندہ اولاد سے کہیں گے کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں تیرا باپ ہوں' میں تیرا رشتہ دار ہوں اور کیا میں مر نہیں چکا؟ یہ (دجال) ہمارا رب ہے اس کی اتباع کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو اس شخص کے بارے میں فیصلہ کر رکھا ہوگا' وہی یہ شخص کہے گا۔ دجال کے لیے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے ایک آدمی مقرر فرمائیں گے جو اس کو خاموش کروا دے گا اور نارے گا اور ڈانٹے گا اور کہے گا' اے لوگو! یہ جھوٹا ہے' تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے' بے شک یہ جھوٹا ہے' یہ باطل باتیں کرے گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ دجال اس شخص سے کہے گا تو میرا اتباع کیوں نہیں کرتا؟ یہ کہہ کر اس کو پکڑے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے پوچھے گا کیا میں اس کو تمہارے لیے دوبارہ زندہ نہ کردوں؟ دوبارہ زندہ ہو کر وہ شخص پہلے سے زیادہ سختی سے دجال کی مخالفت شروع کر دے گا اور زیادہ برا بھلا کہنے لگے گا اور کہے گا اے لوگو!

---

❶ ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی قتال الترک حدیث نمبر ۴۳۰۵' ابن ماجہ کتاب الفتن باب الترک حدیث نمبر ۴۰۹۶' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۱۹' حدیث نمبر ۳/۳۱' حدیث نمبر ۳۴۸' ❷ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۵۹۸۔ ❸ کنزالعمال حدیث نمبر ۳۸۸۰۶۔

تم نے ایک آزمائش دیکھی ہے جس میں تم مبتلا کئے گئے ہو اور ایک ایسا فتنہ جس میں تمہیں آزمایا گیا ہے۔ سنو! اگر یہ دجال سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر زندہ کر دکھائے سنو! وہ جھوٹا ہے۔ دجال اس کو اپنی آگ میں پھینکنے کا حکم دے گا حالانکہ وہ جنت ہے پھر تمام کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ ❶

حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمدؒ نے حضرت محجن بن الادرع کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اس میں فرمایا ''نجات کا دن' نجات کا دن کیا ہے؟ یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا' عرض کیا گیا۔ نجات کا دن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا دجال آئے گا اور احد پر چڑھ جائے گا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہے گا'' کیا تم اس سفید محل کے بارے میں جانتے ہو؟ یہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد ہے' پھر مدینہ منورہ آئے گا' مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کو پہرہ دیتے ہوئے پائے گا جو اپنی تلواریں لہرا رہے ہوں گے یہاں سے دجال جزف کی طرف آئے گا اور اپنا گرز تین مرتبہ زمین پر مارے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین زبردست جھٹکے لگیں گے۔ ان جھٹکوں کی وجہ سے تمام منافق وفاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے' یہی نجات کا دن ہوگا''۔ ❷

بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو:

حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ سے امام احمدؒ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور احد پہاڑ پر چڑھ گئے' اور مدینہ منورہ کی طرف نظر کی اور فرمایا: ''تباہی ہو! یہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میں اس کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں یا فرمایا کہ سب سے آخری جو ہوگا۔ (دجال) اس مدینہ کی طرف بڑھے گا لیکن ہر راستے پر ایک ایسے فرشتوں کو پہرے دیتا ہوا پائے گا جو اپنی تلواریں سونتیں ہوئے ہوں گے' لہٰذا یہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر آپؐ احد سے نیچے تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے' وہاں ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے پایا' دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے اس شخص کی تعریف کی تو آپؐ نے فرمایا'' خاموش ہو جاؤ' اس کو مت سنانا کہیں اس کو ہلاک ہی نہ کر دو'' پھر امہات المومنین میں سے کسی کے حجرے کے نزدیک تشریف لائے اور میرے ہاتھ کو چھوڑ دیا اور فرمایا: ''تمہارا دین وہ جو آسان ہو' تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو''۔ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت امام احمد نے نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے مقابلہ نہ کرلیں' مسلمان ان کو قتل کریں گے' یہاں تک کہ یہودی درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپیں گے اور وہ درخت اور پتھر پکاریں گے اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آ' اس کو قتل کر دو'

---

❶ طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۴۱/ ۷ اور مجمع الزوائد ہیثمی کی حدیث نمبر ۳۹/ ۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۹۳۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۳۳۸/ ۴' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۴۳/ ۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۳۳۔ ❸ مسند احمد حدیث نمبر ۴۷۹/ ۳ حدیث نمبر ۳۳۸/ ۴' حدیث نمبر ۳۲/ ۵' کنز العمال حدیث نمبر ۵۳۷۵' سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۱۹۲/ ۱۔

علاوہ غرقد نامی درخت کے یعنی وہ یہودیوں کی نشاندہی نہ کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ ❶ اس کے علاوہ امام مسلم نے اسی سند سے یہ الفاظ بھی روایت کیے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ترکوں کے ساتھ قتال نہ ہو۔ (الحدیث) یہ ظاہر ہے کہ ترکوں سے مراد بھی یہودی ہیں اور دجال بھی یہودی ہوگا جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا ہے جسے احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت:

امام احمد نے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ''دجال ضرور حوران اور کرمان میں سے نکلے گا' اس کے ساتھ ستر ہزار ساتھی ہوں گے' ان کے سر بڑے بڑے مٹکوں کی طرح ہوں گے''۔ ❷ ایک اور روایت حنبل بن اسحاق نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دجال کا ذکر فرمایا کہ: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو' میں تمہارے سامنے اس کی ایسی خصوصیات بیان کروں گا کہ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے بیان نہ کی ہوں گی' وہ کانا ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو' یا ان پڑھ''۔ ❸

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے حرمین کی حفاظت کر رہے ہوں گے:

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ اور مکہ فرشتوں کی حفاظت میں ہوں گے مدینہ آنے والے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے وہاں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون''۔ ❹

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صلت کی روایت:

امام ابوداؤد نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''آپؐ نے فرمایا' میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتایا' یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ تم اس کی پہچان نہ کر سکو گے' سنو مسیح دجال' ٹھگنا گھٹے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اسکی ایک آنکھ مسخ شدہ ہے۔ اگر اسکا معاملہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو جان لو کہ تمہارا رب ہرگز کانا نہیں ہے''۔ ❺

بنوتمیم کی فضیلت:

بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے تین وجوہات سے بنوتمیم سے محبت ہے۔ آپؐ نے ان

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی عیر الرجل حدیث نمبر ۲۶۸ ۷' ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی قتال الترک حدیث نمبر ۴۳۰۳' امام احمد کی مسند حدیث نمبر ۴۱۷/۳۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۳۳۷/۲' مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۴۵/۷۔ ❸ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳۰۷' کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما علیہ حدیث نمبر ۲۹۴۷' مسند احمد حدیث نمبر ۱۷۷۲۷' حدیث نمبر ۱۱۵/۳' حدیث نمبر ۱۴۰/۵۔ ❹ مسند احمد حدیث نمبر ۴۸۳/۲' مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۰۹/۳' بخاری کی تاریخ کبیر حدیث نمبر ۱۸۰/۶۔ ❺ سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۰' مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۴/۵ اور کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۶۵۔

کے بارے میں فرمایا کہ وہ دجال کی مخالفت میں بہت سخت ہیں۔ ❶ بنوتمیم کی طرف سے بھیجے گئے زکوٰۃ وصدقات پہنچ گئے تو فرمایا: ''یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔ ❷ بنوتمیم والوں کی ایک لونڈی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ نے فرمایا کہ ''اس کو آزاد کردو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ❸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام ابوداؤدؒ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''جس نے دجال کی بات سنی، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، خدا کی قسم ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور اس (دجال) کو مومن سمجھتا ہوگا اور اس کو مشکوک جادوئی کمالات کی پیروی کرے گا۔ امام احمدؒ نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، بے شک ایک شخص اس کو مومن سمجھتا ہوا اس کے پاس آئے گا اور اس کو مومن ہی سمجھتا ہوگا کیونکہ وہ شخص اس (دجال) کی طرف سے شکوک میں مبتلا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کی اتباع کرلے گا''۔ یزید بن ہارون نے بھی اس طرح روایت کی ہے حضرت عمران بن حصینؓ سے ایک روایت سفیان بن عیینہ نے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں گھومے گا''۔ ❹ یعنی دجال انسانوں کی طرح کھائے پئے گا اور بازاروں میں آیا جایا کرے گا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت

دجال کا معاملہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے:

امام مسلم نے ایک روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ کی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جتنی معلومات دجال کے بارے میں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہیں اور کسی نے حاصل نہیں کیں یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ وہ (دجال) تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا بھی ہوگا اور پانی کی نہریں بھی ہوں گی فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ ❺ یہ روایت شریح بن یونس نے حضرت مغیرہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں دجال کے بارے میں جتنا آپؐ سے میں نے پوچھا کسی اور نے نہیں پوچھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارا اس (دجال) کے بارے میں کیا سوال ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہریں ہوں گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ (یعنی دجال کو اتنی بڑی مقدار میں کھانا پانی وغیرہ دینا) اس (یعنی دجال کے معاملے) سے بھی زیادہ آسان ہے۔ ❻

---

❶ بخاری کتاب العتق باب ملک من العرب حدیث نمبر ۲۵۴۳، مسلم کتاب فضائل الصحابہ غفار واسلم حدیث نمبر ۶۳۹۸، فتح الباری حدیث نمبر ۸/۸۴، حدیث نمبر ۱۷۰/۵، حدیث نمبر ۱۷۲/۵۔ ❷ ایضاً۔ ❸ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹، مسند احمد حدیث نمبر ۴۴۱/۴۔ ❹ مسند احمد حدیث نمبر ۴۴۴/۴، مجمع الکبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۵۵/۱۸، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۸/۲۔ ❺ مسلم کتاب الفتن باب فی الدجال وھو اھون علی اللہ عزوجل حدیث نمبر ۷۳۰۴، حدیث نمبر ۷۳۰۵۔ ❻ ایضاً۔

یہی روایت مسلم نے بھی کئی طرق سے صحیح مسلم کتاب الاستئذان میں نقل کی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں پہلے گزر چکا ہے کہ اس (دجال) کا پانی دراصل آگ ہے اور آگ دراصل ٹھنڈا پانی اور بظاہر آنکھوں والا ایسا محسوس ہوگا (حقیقت میں نہ ہوگا) اس روایت سے بعض علماء جیسے ابن حزم، طحاوی وغیرہ نے استدلال کیا ہے کہ دجال ملمع سازی اور نظر بندی کرنے والا ہوگا جو چیزیں لوگوں کو دکھائے گا ان کی حقیقت میں کوئی حیثیت نہ ہوگی بلکہ یہ صرف خیالات ہوں گے۔

معتزلہ فرقہ کے بڑے شیخ ابوعلی الجبائی کہتے ہیں کہ دجال جو کمالات دکھائے گا ان کا حقیقت میں سچا ہونا جائز نہیں کیونکہ اگر اس کو ہم جائز کہیں گے تو جادوگروں کی خارق عادات کی لات اور ہفوات انبیاء کرام علیہ السلام کے معجزات کے برابر ہو جائیں گے۔ قاضی عیاض اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن ہے کیونکہ دجال الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور جو الوہیت کا دعویٰ کرے اس سے ایسے اعمال کا صدور ناممکن ہے ورنہ پھر وہ الوہیت کا دعویٰ کیونکر کرے گا۔ دوسری طرف بہت سے باطل فرقوں جیسے خوارج، جہمیہ اور بعض معتزلہ نے دجال کا بالکل ہی انکار کیا ہے اور اس معاملے میں وارد تمام احادیث کو رد کر دیا ہے لہٰذا ان کے ہاں اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی لہٰذا اسی وجہ سے یہ لوگ عام اہل سنت والجماعت اور خصوصاً علماء سے کٹ گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں وارد ان روایات کا انکار کیا ہے جو آپ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جیسے ہم نے ابھی بہت سی بیان کیں اور یہ بھی تمام روایات نہیں بلکہ چند ہیں جو بات سمجھانے کے لیے کافی ہیں۔ مدد اور توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کا ماحصل:

ان تمام احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دجال اور تمام کمالات اور خوارق عادات جو اللہ تعالیٰ نے دجال کو دیئے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا امتحان ہوگا جیسے کہ پہلے گزرا کہ جو دجال کی بات مان لے گا، وہ خوب خوشحال ہو جائے گا بارشیں ہوں گی، زراعت ہوگی، بہت سے مال مویشی ہوں گے اور خوب پھلے پھولے گا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اور اس کو دھتکار دے گا وہ تنگی اور قحط سالی کا شکار ہو جائے گا۔ بیماریاں اس پر حملہ آور ہوں گی، مال مویشی ہلاک ہو جائیں گے، عزیز واقارب مر جائیں گے، پھل زراعت کاروبار وغیرہ تباہ ہو جائے گا یعنی مختلف آفتیں اس کو گھیر لیں گی۔

زمین کے اندر چھپے ہوئے زمانے دجال کے ساتھ ایسے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے ساتھ چلتی ہیں اور دجال کسی نوجوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ سب خوارق اور کمالات حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ دجال کو دیں گے تاکہ اپنے بندوں کا امتحان لیں۔ چنانچہ بہت سے اس کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے اور مومنوں کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ جو روایت گزری ''ھو اھون علی اللّٰہ من ذلک'' (الحدیث) کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے بھی زیادہ آسان ہے تو اس کا یہی مطلب ہے یہ معاملہ کم ہے اس سے کہ دجال کے پاس ایسی چیزیں ہوں جن سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ وہ نقصان فسق وفجور اور ظلم کے علاوہ کچھ نہ ہوگا اگرچہ اس کے کمالات خوارق عادات میں سے ہوں کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' بھی تحریر ہوگا اور یہ تحریر ایسی ہوگی جو واضح طور پر ایک دکھائی دے گی یعنی حسی ہوگی محسوس کی جاسکے گی، اس کو چھو کر بھی دیکھا جاسکے گا کہ معنوی یا خیالی تحریر نہ ہوگی کیونکہ آپ ﷺ نے اس بارے میں تحقیقی خبر دی ہے کہ وہاں ک، ف، ر تحریر ہوگا۔

اس کے علاوہ اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی' انتہائی کریہہ المنظر ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی یہی معنی ہیں اس جملے کے ''کأنھا عنبہ طافیہ'' طافیہ اس مچھلی کو کہتے ہیں جو پانی میں مرجائے اور سطح کے اوپر آجائے یہاں روایات میں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کی آنکھ بے نور بھی ہوگی یعنی اس میں روشنی بھی نہ ہوگی اور وہ دیکھ بھی نہ سکتا ہوگا اور جیسا کہ ایک روایت میں گزرا کہ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے کسی چونا لگی دیوار پر کسی کے ناک کی گندگی بلغم وغیرہ لگی ہوتی ہے یعنی نہایت بدصورت ہوگی۔ بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی اور دوسری بھی رحانامی پتھر کی طرح ہوگی لہٰذا یا تو یہ کہ ان میں سے ایک قسم کی روایات محفوظ نہیں رہیں یا یہ کہ کانا پن دونوں آنکھوں میں ہوگا اور کانے پن سے مراد نقص اور عیب ہے۔ اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''دجال سخت بالوں والا ہے' کمیہ ہے' اس کی آواز ایسی ہے جیسے کوئی ناک سے بولتا ہو (غنہ کی مانند)' اس کا سر گویا کہ کسی درخت کی ٹہنی ہو' اس کی دائیں آنکھ اندر کو دھنسی ہوئی اور بائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کے دانہ کی طرح ہوگی۔ [1] سفیان ثوری نے بھی سماک سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے لیکن جیسے کہ پہلی روایت میں بیان ہوا ہے کہ اس کی دوسری آنکھ ایسی ہوگی جیسے چمکتا ہوا ستارہ' اس بناء پر ایک روایت غلط ہوگی لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو مکمل طور پر کالی ہو اور دوسری میں کچھ کانا پن ہو' حقیقت حال سے تو اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

دجال کے بارے میں تصریح قرآن کریم میں کیوں نہیں ہے؟:

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ دجال انتہائی درجے کا فاسق وفاجر ہے' اس کا شر وفتنہ بہت عظیم ہے' وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا' وہ بڑے چھوٹوں میں سے ہوگا' تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو اس سے ڈرایا لیکن پھر بھی قرآن کریم میں اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی؟ اس کا جواب چند مختلف طریقوں سے دیا جاسکتا ہے:

ترجمہ: ''جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی' کسی ایسے شخص کا ایمان جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو''۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

امام ترمذیؒ نے اس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو (ان کے ظہور کے بعد) کسی ایمان لانے والے کو اس کا ایمان کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گا' یا (ان نشانیوں کے ظاہر ہونے کے بعد) کسی ایماندار نے نیک اعمال شروع کئے تو وہ کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(1) دجال (2) دابہ اور (3) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ [2]

دوم:

جیسے کہ پہلے بیان ہوا اور جیسے کہ آگے بھی آرہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان دنیا سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ

---

[1] معجم کبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۱/۳۷۴۔ [2] مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لایقبل فیہ الایمان حدیث نمبر ۳۹۶' ترمذی کتاب التفسیر باب نمبر ۷ اور سورۃ الانعام کی تفسیر حدیث نمبر ۳۰۷۲' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۴۴۵۔

قرآن کریم سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷ تا ۱۰۹ میں ذکر کیا گیا ہے:

ترجمہ: ''اور ان کے کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے''۔

یہ بات ہم اپنی تفسیر میں بتا چکے ہیں کہ لفظ ''قبل موتہ'' میں ''ہ'' ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ ان پر اہل کتاب ایمان لے آئیں گے جو ان کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے تھے وہ بھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھتے ہیں یعنی عیسائی اور وہ بھی جو معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مشکوک اولاد ہونے کا الزام لگاتے ہیں یعنی یہود' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہوتے ہی یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ وہ لوگ اپنے دعوؤں میں جھوٹے تھے جیسا کہ ابھی ہم بیان کریں گے۔ چنانچہ اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول میں اشارہ ہے دجال کے ظہور کی طرف جو گمراہیوں کا رہنما ہے اور مسیح ہدایت کا مخالف ہے اور اہل عرب کی عادت ہے کہ بعض اوقات وہ دو ضدوں یا مخالفوں میں سے ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اور اس سے دوسرے کی طرف بھی اشارہ ہو جاتا ہے جیسے کہ یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے۔

سوم:

قرآن کریم میں اس (دجال) کے نام کی تصریح اس لیے نہیں ہے تاکہ اس کی حقارت خوب اچھی طرح ثابت وواضح ہو جائے کہ کرتو یہ الوہیت کا دعویٰ رہا ہے اور حقیر اتنا ہے کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی اور یہ بات اللہ بزرگ و برتر کی عظمت وجلالت علوشان اور تمام نامناسبات سے پاکی کے منافی بھی نہیں ہے لہٰذا دجال کا معاملہ اہل عرب کے نزدیک اس قدر حقیر اور معمولی تھا کہ اس کو ذکر ہی نہیں کیا گیا لیکن انبیاء کرام نے جناب باری میں عرض معروض کر کے دجال کے فتنے' اس کے خوارق العادات الاعمال وغیرہ سے آگاہی حاصل کر کے اپنی امتوں کو بتایا اور ہر بات کو اتنا کھول کھول کر بیان کر دیا کہ انبیاء کرام کی مبارک زبانوں سے ہی اس کے ذکر پر اکتفا کر لیا گیا چنانچہ یہ تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی ہر عظمت وجلال ہستی کے مقابلے میں دجال جیسے معمولی اور خسیس کا ذکر قرآن کریم میں ہوا اسی وجہ سے یہ کام انبیاء کرام کے سپرد کر دیا گیا۔

ایک شبہے کا ازالہ:

اگر کسی کے ذہن میں یہ شبہ ہو کہ اگر دجال کا ذکر صرف اس وجہ سے قرآن کریم میں نہیں کیا گیا کہ وہ ذات باری تعالیٰ کے مقابلے میں ہرگاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا تو فرعون تو دجال سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس نے بھی اسی قسم کے جھوٹے دعوے کئے تھے مثلاً اس نے کہا ''انا ربکم الاعلی''۔ [1] یا ایک جگہ کہا: ''یاایھا الملأ ما علمت لکم من الہ غیری''۔ [2] پھر اس کا ذکر کیوں قرآن کریم میں کیا

---

[1] سورۃ النازعات آیت نمبر ۲۴ (ترجمہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں) [2] سورۃ القصص آیت نمبر ۳۸ (ترجمہ: اے اہل دربار مجھ کو تمہارا اپنے سوا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا)

گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کا معاملہ تو پہلے گزر چکا تھا اور اس جھوٹ وافترا لوگوں پر واضح ہو چکا تھا ہر عقل مند مومن اس کے بارے میں بخوبی جانتا ہے جب کہ دجال کا معاملہ ابھی آئندہ زمانے میں ہوگا۔ جب دین بیزاری اور دین سے دوری کا عام ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث نازل ہو چکے ہوں گے۔ لہٰذا دجال سے خوارق عادات افعال واقوال دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں گے اور دجال لوگوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہوگا چنانچہ اس کو اس کے حقیر ہونے کی بناء پر اور آزمائش ہونے کی بناء پر بھی ذکر نہیں کیا کیونکہ اس (دجال) کے جھوٹے ہونے کا معاملہ اتنا واضح ہے کہ اس پر تنبیہ کرنے اور قرآن کریم میں ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ بعض اوقات کسی چیز کے بہت زیادہ واضح اور عام فہم ہونے کی وجہ سے اس کے ذکر کو چھوڑ بھی دیا جاتا ہے جیسا کہ آپ نے اپنے مرض میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں تحریری حکم دینا چاہا لیکن اپنا ارادہ منسوخ فرما دیا اور فرمایا:

''یابی اللہ والمومنون الا ابابکر''

''اللہ تعالیٰ اور مومنین (خلافت کے لیے) حضرت ابوبکر کے علاوہ کسی پر راضی نہ ہوں گے''۔ ❶

اس کی وجہ یہی تھی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جلالت قدر، عظمت، شان وشوکت اور بزرگی کا علم تھا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو اپنا خلیفہ نہ بنائیں گے اور ہوا بھی ایسے ہی۔ لہٰذا اسی وجہ سے اس حدیث کو نبوت دلائل میں بھی ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلے ہم نے ذکر کیا اور کتاب میں کئی جگہ اس بات کو بیان کیا ہے۔ اور یہ بحث جس میں ہم اس وقت مشغول ہیں اس کا تعلق بھی اسی قسم کے معاملات سے ہے اور وہ یہ کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور مبارک بھی اتنا واضح تھا کہ اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی کیونکہ معاملہ اس قدر واضح تھا کہ اس پر مزید اضافے کی کوئی ضرورت وحاجت ہی نہ تھی لہٰذا دجال کا معاملہ بھی اپنے مقام ومرتبے اور جھوٹے دعوے کے لحاظ سے واضح ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اور دلیل وغیرہ کا ذکر ضروری نہیں سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ دجال جیسوں کا معاملہ مومنوں کو نہ ڈرا سکتا ہے اور نہ ان کے ایمان کو نقصان پہنچا سکتا ہے کیونکہ اس سے مومنوں کے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان وتسلیم میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ساتھ دجال کے باطل ہونے کا یقین بھی پختہ ہوگا۔ لہٰذا اسی وجہ سے مومن (جس کو دجال مار کر دوبارہ زندہ کرے گا) دجال سے کہے گا کہ خدا کی قسم تیرے بارے میں میری بصیرت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے یقیناً تو ہی وہ جھوٹا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہم تک پہنچی۔

چنانچہ مسلم کی روایت کے ظاہر استدلال کرتے ہوئے فقیہہ ابراہیم بن محمد بن سفیان نے کہا ہے کہ وہ مومن خضر ہوں گے، اسی کو قاضی عیاض نے اپنی جامع معمر سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسند احمد سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی اس (دجال) کو پالے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا میرا

---

❶ بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف حدیث نمبر ۷۲۱۷، مسلم کتاب الفضائل الصحابہ باب فی فضل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۶۱۳۱، بیہقی کتاب اہل البغی باب ماجاء فی تنبیہ الامام علی حسن پر اہل بخلافہ بصرہ حدیث نمبر ۳/۱۵۳۔

کلام سنا ہے۔ [1] اس روایت سے اس مومن کی تعیین حضرت خضر علیہ السلام سے کرنے کی اگرچہ تائید ہوتی ہے لیکن یہ حدیث غریب ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات آپ سے دجال کی تفصیلات معلوم ہونے سے پہلے فرمائی ہو۔ سب سے زیادہ جاننے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

دجال کے شر سے حفاظت کے لیے بیان کیے گئے اوراد واذکار کا بیان:

ایک ذکر تو استعاذہ (اعوذ باللہ) پڑھنا بھی ہے چنانچہ آپ سے صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اسی طرح آپ نے اپنی امت کو بھی اس کا حکم دیا چنانچہ فرمایا اے ہمارے رب ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور قبر کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ [2]

سورہ کہف کی آخری دس آیات:

ہمارے شیخ 'استاذ ابوعبداللہ ذہبی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استعاذہ متواتر ہے جیسا کہ امام ابوداؤد نے حضرت ابوالدرداء کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات یاد کیں تو گویا کہ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا''۔ [3] امام ابوداؤد نے قتادہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اس میں ''من حفظ من خواتیم'' یعنی آخر میں سے کے الفاظ کا اضافہ ہے شعبہ نے قتادہ سے آخر الکہف کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام مسلم نے ہمام' ہشام اور شعبہ سے مختلف الفاظ سے یہ روایات نقل کی ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ ''سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات جس نے پڑھیں وہ دجال سے محفوظ ہوگیا''۔ [4] اسی طرح شعبہ نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ: ''اگر کسی نے سورہ کہف کی آخری دس آیات یاد کرلیں تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو جائے گا''۔ [5] جیسے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ: ''جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں''۔ [6] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی گزر چکا ہے کہ: ''ایک مومن دجال کو مومن سمجھتا ہوا اس کے پاس آئے گا' پھر اس کے شبہات کے بعد اس کی اتباع کرلے گا''۔

حرمین کے رہائشی بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے:

دجال سے محفوظ رہنے کے لیے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں رہائش بھی مفید ہے۔ چنانچہ شیخین (بخاری ومسلم) نے امام مالکؒ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے نہ ہی اس میں طاعون

---

[1] ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶' ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۴' مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۹۵۔ [2] بخاری کتاب الجنائز حدیث نمبر ۱۳۷۷' مسلم کتاب المساجد باب ما یستعاذ منہ فی الصلوۃ حدیث نمبر ۱۳۲۳' ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب فی الاستعاذۃ حدیث نمبر ۱۵۴۲۔

[3] مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰' ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۳' ترمذی فضائل القرآن باب وما جاء فی فضل سورۃ الکہف حدیث نمبر ۲۸۸۶۔ [4] مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکہف آیۃ الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰۔

[5] ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹' مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۱۴' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۱۱۴۔ [6] بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لایدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۰' مسلم کتاب الحج باب مینۃ المدینہ من دخول الطاعون والدجال الیھا حدیث نمبر ۳۳۳۷' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۳۷۔

داخل ہو سکے گا اور نہ دجال۔ ❶ اسی طرح امام بخاریؒ نے حضرت ابوبکرۃ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے''۔ ❷ یہ روایت مختلف طریقوں سے حضرت ابوہریرہ' حضرت انس بن مالک' حضرت سلمۃ بن الاکوع اور حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے جیسے کہ پہلے گزرا۔ ترمذی نے ایک اور روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''دجال مدینہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتا ہوا پائے گا لہٰذا مدینہ میں نہ ہی دجال داخل ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون انشاء اللہ تعالیٰ''۔ ❸ صحیح حدیث میں اس طرح بھی ثابت ہے کہ دجال نہ ہی مکہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ ہی مدینہ میں' فرشتے اس کو روکیں گے''۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں شہر بہت معزز و مقدس ہیں دجال کے شر سے محفوظ ہیں لہٰذا جب دجال سبخۃ مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے' یہ زلزلے یا تو حسی ہوں گے یعنی محسوس کئے جا سکیں گے یا معنوی ہوں گے' دونوں طرح کے اقوال موجود ہیں' بہر حال ان زلزلوں کی وجہ سے ہر منافق مرد اور عورت مدینہ منورہ سے نکل جائے گا' اس دن مدینہ اپنی گندگی (گناہ گار اور منافق لوگوں) کو نکال پھینکے گا اور اپنی نیکی اور بھلائی کو پھیلائے گا جیسے کہ حدیث میں گزرا واللہ اعلم۔

دجال کی سیرت:

دجال عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لیے پیدا کیا تاکہ قریب قیامت میں لوگوں کو آزمائش ہو جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے: ''**یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا وما یضل به الا الفاسقین**'' کہ بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے ہدایت پا جائیں گے اور گمراہ صرف وہی لوگ ہوں گے جو فاسق ہوں۔

حافظ احمد بن علی الابار نے شعبی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں دجال کی کنیت ابو یوسف نقل کی ہے۔ حضرت عمر' ابوداؤد' جابر بن عبداللہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ دراصل ابن صیاد ہے جیسا کہ پہلے بھی گزرا ہے۔ امام احمدؒ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''دجال کے والدین کے تیس سال تک لڑکا نہ ہوگا' آخری ۳۰ سال بعد ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو نقصان دہ زیادہ اور فائدہ مند کم ہوگا' اس کی آنکھیں سویا کریں گی لیکن دل بیدار رہا کرے گا''۔ ❹ پھر دجال کے والدین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس کا باپ مضطرب اللحم یعنی بہت موٹا ہوگا اس کی ناک چونچ کی طرح لمبی ہوگی اور اس کی ماں کے پستان بہت بڑے بڑے ہوں گے''۔ پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا' فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے روانہ ہوئے اور اس کے والدین کے پاس پہنچے' جب ہم نے

---

❶ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لایدخل المدینۃ حدیث نمبر ۱۸۷۹' مسند احمد حدیث نمبر ۴۳/ ۵' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۴۲/ ۴۔ ❷ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لایدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۱' مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الجساسۃ حدیث نمبر ۷۳۱۶' مسند احمد حدیث نمبر ۴۱/ ۵۔ ❸ بخاری کتاب الفتن باب لایدخل المدینۃ حدیث نمبر ۷۱۳۴' ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الدجال لایدخل المدینہ حدیث نمبر ۲۲۴۳' مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۳/ ۳۔

❹ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۴۸' مسند احمد حدیث نمبر ۴۰/ ۵' مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۳۔

اس بچے کی طرف دیکھا تو دھوپ میں زمین پر پڑا سو رہا تھا اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کے پاس سے بھنبھناہٹ کی سی آواز آ رہی تھی۔ ہم نے اس کے بارے میں اس کے والدین سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تیس سال تک ہمارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا اور اب ہوا ہے اور وہ بھی کانا' نقصان اس کا زیادہ ہے اور فائدہ کچھ نہیں۔ پھر جب ہم واپسی کے دوران اس کے پاس سے گزرے تو بولا مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں آئے تھے؛ ہم نے پوچھا کیا تو (سوتے ہوئے بھی) ہماری باتیں سن رہا تھا؟ کہنے لگا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا''۔ ❶

یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا اور اس کا لقب عبداللہ تھا جب کہ نام ''صاف'' یہ تمام تفصیلات پہلے ذکر جا چکیں ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اصل نام ''صاف'' ہو اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام عبداللہ رکھا ہو۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اس کا بیٹا عمارۃ بن عبداللہ جلیل القدر تابعین میں سے ہے۔ امام مالکؒ وغیرہ نے ان سے روایات لی ہیں اور یہ بات تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ ابن صیاد چھوٹے دجالوں میں سے ہو لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور اسلام قبول کر لیا تھا لہٰذا اس کے مافی الضمیر اور سیرت کے بارے تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

رہا بڑا دجال تو اس کا ذکر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے جو آپؐ نے حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں جساسہ کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ پھر جب مسلمان روم یعنی قسطنطنیہ فتح کر چکیں گے تو قرب قیامت میں دجال کو نکلنے کی اجازت ملے گی چنانچہ اصبہان کے ایک ایسے علاقے سے نکلے گا جسے ''یہودیہ'' کہا جاتا ہوگا۔ اس علاقے کے رہنے والے ستر ہزار یہودی اس کے چیلے ہوں گے۔ وہ مسلح بھی ہوں گے اور سنہرے رنگ کی چادر لئے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ستر ہزار یہودی تاتاری اور اہل خراسان بھی دجال کے ساتھیوں میں سے ہوں گے۔ پہلے تو ایک ظالم بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور اس کے اس دعوے پر جاہل' کمینے اور بدترین فطرت کے گندے لوگ اس کی اتباع کریں گے البتہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازیں گے وہ اس کی مخالفت کریں گے اور اس کو دھتکار دیں گے۔ ایک ایک شہر اور ایک ایک قلعہ' ایک ایک صوبہ' ایک ایک علاقہ فتح کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو اپنے پیروں اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ روندے۔

چالیس دن دنیا میں رہے گا' پہلا دن سال کے برابر ہوگا' دوسرا مہینے کے' تیسرا جمعے کے اور پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے اور یہ کوئی سال اور اڑھائی مہینے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر بہت سے عجیب وغریب خوارق عادات معاملات ظاہر کریں گے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے مومن ثابت قدم رہیں گے اور ان کا ایمان مزید بڑھ جائے گا۔ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے' انہی دنوں دمشق کے مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' اللہ کے نیک بندے ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ دجال بیت المقدس کی طرف جا رہا ہوگا' یہ لوگ اس کو عقبہ افیق نامی جگہ پر جا لیں گے۔ وہاں دجال کو شکست ہوگی' دجال بھاگ کر باب لد پر جا پہنچے گا اور جس وقت وہاں داخل ہو رہا ہوگا اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں نے تجھے ایک ایسی ضرب لگانی ہے جس سے تو ہرگز مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب دجال

---

❶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۴۸' مسند احمد حدیث نمبر ۴۰/۵' مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۳۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے۔ بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کردیں گے جیسے کہ تمام صحیح احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ترمذی نے ایک روایت حضرت مجمع بن جاریہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد نامی جگہ پر قتل کردیں گے۔ ❶ امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے دجال کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس یہودی نے جواب دیا کہ وہ اس لیے پیدا کیا گیا تا کہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لد پر قتل کریں۔ ❷

دجال کی علامات:

جیسے کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ وہ کانا ہے' کمینہ فطرت ہے' اس کے بال بہت زیادہ ہوں گے' بعض احادیث میں ہے کہ وہ ٹھگنا ہے اور بعض میں ہے کہ وہ لمبا ہے' یہ بھی گزر چکا ہے کہ اس کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دوسری روایت میں ستر فٹ کا فاصلہ بتایا گیا حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح پہلے قول میں بھی اشکال ہے جب کہ عبدان نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار آدمیوں پر سایہ کر سکے گا۔ ❸ ہمارے استاذ حافظ ذہبی بھی فرماتے کہ اس روایت کی سند میں حوط العبد ہے جو مجہول ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ اس کے علاوہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ اس کا سر پیچھے سے ایسا ہے جیسا کہ راستوں کا جال بچھا ہوا ہو۔ امام احمد نے ابوقلابہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے ارد گرد گھیرا ڈالے موجود ہیں اور وہ آدمی کہہ رہا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ''میرے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا' اس کا سر پیچھے سے ایسا ہوگا جیسے راستے بنے ہوئے ہوں''۔ ❹ روایت میں ''حبک حبک'' کا لفظ ہے جیسا کہ سورۃ ذاریات کی ساتویں آیت میں ہے کہ:

﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ ﴾ .

''قسم ہے آسمان کی جس میں راستے بنے ہوئے ہیں''۔

امام احمدؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں تم لوگوں کی طرف آ رہا تھا کیونکہ مجھے لیلۃ القدر اور مسیح الضلالۃ (یعنی دجال) کے بارے میں بتایا گیا تھا لیکن میں نے مسجد کے صحن میں دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا تو بھول گیا کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے لہٰذا اب اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رہا دجال (مسیح الضلالۃ) تو وہ کانا ہے' پیشانی چوڑی ہے' بڑی گردن ہے' اس میں کچھ چیز ہے' دیکھنے میں ایسا ہے جیسا قطن بن عبدالعزی۔ قطن نے عرض کیا یا رسول اللہ! دجال کے میرے ہم شکل ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ نقصان تو نہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا' نہیں تم تو مسلمان ہوں

---

❶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۴۸' مسند احمد حدیث نمبر ۴۰/ ۵' مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۳۔

❶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۴' مسند احمد حدیث نمبر ۴۲۱/۳' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۴۵۔

❸ ایضاً۔ ❹ ابن حجر کی الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ مختصراً۔ طبقات ابن سعد جلد ۶' صفحہ ۱۴۳۔

اور وہ کافر ہے''۔ ❶ طبرانی نے ایک روایت عبداللہ بن مغنم سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے معاملے میں کسی قسم کا اخفاء نہ ہوگا وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور لوگوں کو حق کی دعوت دے گا۔ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ پھر یہ مسلمانوں کے لیے جنگ کرے گا اور دشمنوں پر غلبہ پائے گا۔ اسی حالت میں کوفہ پہنچے گا اور دین کا اظہار کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ چنانچہ لوگ نہ صرف اس کی اتباع کریں گے بلکہ اسے پسند بھی کرنے لگیں گے۔ پھر یہ نبوت کا دعویٰ اس کے اس دعوے کی وجہ سے ہر عقلمند ہراساں ہو جائے گا اور اس سے الگ ہو جائے گا۔ پھر کچھ عرصے بعد یہ کہے گا کہ میں اللہ ہوں' اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کانی کر دیں گے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ'' کافر'' لکھ دیں گے اور اس کے کان کاٹ دیں گے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اس سے الگ ہو جائے گا۔ یہودی' عیسائی' مجوسی اور عجمی مشرکین اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ پھر ایک آدمی کو بلائے گا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور اتنی دور دور پھینک دے گا کہ لوگ بخوبی اس بات کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو جمع کر کے اپنے عصا سے ضرب لگائے گا وہ شخص زندہ ہو جائے گا تو دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں' زندہ بھی کر دیتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔ ❷

دراصل یہ جادو ہوگا جس سے یہ لوگوں کو سحر میں مبتلا کر دے گا حقیقت میں کچھ نہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کا نام ''صافی بن صاید'' ہے جو اصبہان کے یہودیوں میں سے ہوگا اور ایک دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا (وہ اتنا تیز رفتار ہوگا) کہ ایک قدم میں چار راتوں کا فاصلہ طے کرے گا۔ آسمان کو ہاتھوں پر اٹھا لے گا۔ اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک اور پہاڑ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ'' کافر'' تحریر ہوگا کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ سود خوار لوگ اور حرامی (زنا سے پیدا شدہ لوگ اس کی اتباع کریں گے)

نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''دجال کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا'' اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کا فاصلہ طے کرے گا۔ سمندر میں ایسے غوطے لگائے گا جیسے تم میں سے کوئی نہر میں غوطہ لگائے اور کہے گا کہ میں رب العالمین اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک کر دکھا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں تو وہ سورج کو روک لے گا یہاں تک کہ دن ایک مہینے کی طرح لمبا ہو جائے گا اور ایک دن جمعے کی طرح۔ پھر پوچھے گا کیا میں اس (سورج) کو چلا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں لہٰذا دن کو ایک گھنٹے کی طرح بنا دے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی یا رب میرا بھائی اور بیٹا' میرا بھائی اور شوہر یہاں تک کہ (اپنے رشتے داروں کے روپ میں) شیطان کے گلے لگے گی۔ ان کے گھر شیطانوں سے بھرے ہوں گے۔ عرب اس کے آس پاس آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لیے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے لہٰذا دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کے ہم عمر اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں عربوں کے حوالے

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۲۱/۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۷۸' مسند احمد حدیث نمبر ۲۹۱/۲' مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۴۵/۷ کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۰۷۶۔

❷ فتح الباری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳/۱۹، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۴۰/۷۔

کر دے گا۔ وہ لوگ کہیں گے اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہرگز ہمارے لیے ہمارے جانوروں کو زندہ نہ کرتا۔ اس کے پاس بجلی وغیرہ کا ایک پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ گرم گرم گوشت کا جو ٹھنڈا نہ ہوگا اور ایک نہریں جاری ہوئی اور ایک پہاڑ باغات اور سبزے کا ہوگا اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ میری آگ (جہنم) ہے۔ یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا۔ حضرت الیسع علیہ السلام اس کے ساتھ ہوں گے اور پکار رہے ہوں گے کہ اے لوگو! یہ جھوٹا دجال ہے اس سے بچو اللہ اس پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ حضرت الیسع علیہ السلام کو زبردست پھرتی اور سرعت عطا فرمائیں گے جو دجال کو نہ ملے گی۔ لہٰذا جب دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں لوگ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام فرمائیں گے کہ لوگوں نے سچ کہا۔ پھر دجال مکہ کی طرف آئے گا اور وہاں ایک زبردست مخلوق کو پائے گا اور پوچھے گا تم کون ہو؟ ان کا سردار کہے گا میں جبرائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر دوسری طرف سے آئے گا وہاں حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ ان کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

چنانچہ مکہ اور مدینہ میں موجود تمام منافق لوگ حرمین سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اسی دوران ایک ڈرانے والا ان لوگوں کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ اور بیت المقدس فتح کیا تھا دجال ان میں سے ایک شخص کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ یہ شخص سمجھتا ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لہٰذا اس کو قتل کر دو اور آری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ پھر کہے گا کہ میں اس کو زندہ کر دوں گا اور کہے گا اے شخص! کھڑا ہو تو اللہ کے حکم سے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ میں تجھے اچھی طرح جان گیا ہوں۔ تیرے بارے میں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی تو مجھے قتل کر دے گا اور پھر میں اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤں گا۔ پھر اس شخص کو تانبے یا پیتل کے کپڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں پھینک دو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بدل دیں گے اور لوگ اس شخص کے بارے میں شک شبہ کا شکار ہو جائیں گے او بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر عقبہ افیق پر جا چڑھے گا اور مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے گا۔

اتنے میں مسلمان سنیں گے کہ تمہارے پاس مددگار آ گیا ہے تو لوگ کہیں گے کہ یہ کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس کا پیٹ بھرا ہے۔ زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے اے مسلمانو! اپنے رب سے ڈرو اور تسبیح بیان کرو۔ لوگ ایسا ہی کریں گے پھر وہ بھاگنے کا ارادہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ زمین کو ان پر تنگ فرما دیں گے پھر جب مقام لد پر پہنچیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملیں گے' ان کو دیکھتے ہی کہیں گے کہ نماز پڑھائیے۔ دجال کہے گا اے اللہ کے نبی جماعت کھڑی ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اے اللہ کے دشمن! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو رب العالمین ہے تو نماز کس کے لیے پڑھے گا؟ پھر اس کو گرز سے ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔

دجال کے ساتھیوں میں سے کوئی باقی نہ بچے گا جس چیز کے پیچھے ان میں سے کوئی چھپے گا وہ پکارے گی کہ اے مومن یہ دجال۔ اس کو قتل کر دو۔ یہاں تک فرمایا کہ چالیس سال تک کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔ ایک شخص اپنی بکریوں سے کہے گا آرام سے گھومو پھرتی رہو' بچے جنو اور سیراب ہو جاؤ' بھیڑ بکریاں وغیرہ کھیتوں کے درمیان سے گزریں گے۔ لیکن ایک خوشہ تک نہ کھائیں گے' سانپ بچھو کسی کو تکلیف نہ دیں گے' درندے گھروں کے دروازوں پر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ایک شخص ایک مومن سے

لے کر بغیر ہل کے بو دے گا اور اس سے سات سو دانے پیدا ہوں گے۔ اسی طرح زندگی گزرتی رہے گی یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں خوب فساد پھیلائیں گے۔ لوگ ان سے بچنے کی دعائیں مانگیں گے لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ طور سیناء والے لوگ وہ ہوں گے جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ فتح کرائیں گے' وہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ زمین میں ایک کیڑا پیدا فرمادیں گے جس کی ٹانگیں بھی ہوں گی' یہ کیڑے یاجوج ماجوج کے کانوں میں داخل ہو جائیں گے۔ صبح تک سب کے سب مر چکے ہوں گے اور ان کی لاشوں کی بو پوری زمین پر پھیلی ہوگی۔ اس بدبو سے لوگ بہت زیادہ پریشان ہوں گے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجیں گے اس میں کچھ گرد وغبار بھی ہوگا اور دھواں بھی۔ اس سے لوگوں کو زکام ہو جائے گا اور تین دن بعد یاجوج ماجوج کا معاملہ واضح کر دیا جائے گا کہ ان کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا گیا ہوگا۔

پھر کچھ عرصہ بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا درحقیقت یہ ہے کہ (تقدیر لکھنے والے) قلم خشک ہو چکے ہیں اور صحائف کو لپیٹ کر رکھ دیا گیا ہے (یعنی یہ سب کچھ یقینی ہے) اب (یعنی مغرب سے سورج نکلنے کے بعد) کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ شیطان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جائے گا اور آہ وزاری کرتے ہوئے کہے گا کہ اے اللہ مجھے حکم دیجیے کہ میں کس کو سجدہ کروں؟ جس کو آپ چاہیں گے اس کو سجدہ کروں گا۔ سارے شیطان اس کے آس پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے آقا! کس کے سامنے رو دھو رہے ہو؟ شیطان کہے گا کہ: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک مہلت مانگی تھی اور اب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہی وقت ہے قیامت کے آنے کو''۔ اس وقت تمام شیاطین لوگوں کو دکھائی دینے لگیں گے یہاں تک کہ ایک شخص کہے گا کہ یہ میرا دوست (شیطان) ہے جو مجھ بہکایا کرتا تھا۔ پس تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس کو ذلیل ورسوا کر دیا۔ شیطان بدستور سجدے ہی کی حالت میں پڑا رو رہا ہوگا یہاں تک کہ ''دابۃ الارض'' نکلے گا اور شیطان کو سجدے ہی کی حالت میں قتل کر دے گا۔

اس کے بعد چالیس سال تک مومن مزے سے زندگی گزاریں گے جو مانگیں گے دیا جائے گا یہاں تک کہ دابۃ کے بعد چالیس سال پورے ہو جائیں گے پھر دوبارہ موت آنی شروع ہوگی اور مومن نہایت تیزی سے مرنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ کافر کہیں گے ہماری توبہ نہیں قبول کی گئی اے کاش کہ ہم بھی مومنین میں سے ہوتے۔ پھر کافر گدھوں کی طرح سرعام زنا کریں گے حتیٰ کہ ایک شخص راستے کے بیچوں بیچ اپنی ماں کے ساتھ نکاح (زنا) کرے گا۔ ایک کھڑا ہوگا کہ دوسرا آ جائے گا جو شخص ان میں سے سب سے بہتر ہوگا وہ کہے گا: ''اگر تم راستے سے ذرا ایک طرف (ہو کر زنا کرتے) ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔ لوگ ایسا ہی کریں گے' نکاح سے کسی کی اولاد نہ ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ تیس سال تک تمام عورتوں کو بانجھ کر دیں گے۔ چنانچہ جو لوگ ہوں گے سب کے سب حرامی اور بدترین ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ ❶

ہمارے استاذ امام ذہبی نے ایک روایت حضرت حسنؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا دجال بادلوں تک جا پہنچے گا' سمندر اس کے گھٹنوں تک آئے گا' سورج اس کے مغرب کی طرف چلے گا' کیچڑ وغیرہ اس کے ساتھ ہوگی' اس کی پیشانی پر ایک

---

❶ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۱۶ /۴۳' الحادی الفتاوی حدیث نمبر ۱۷/۲۔

بیٹک ہوگا جس کا ایک کنارہ ٹوٹا ہوا ہوگا اس کے [illegible] پر اس طرح کے اسلحے کی صورتیں بنی ہوں گی یہاں تک کہ ڈھال' تلوار اور نیزے سے تک کی تھی۔ ❶ میں نے [illegible] ن سے پوچھا یہ درق کیا ہے؟ (روایت میں یہ لفظ آیا ہے) انہوں نے فرمایا یہ ترس (ڈھال) کو کہتے ہیں ایک اور روایت ابن مندہ نے کتاب الایمان میں حضرت حذیفہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے پاس جو کچھ ہے میں خوب جانتا ہوں اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ان میں سے ایک دیکھنے والوں کو موجیں مارتی ہوئی دکھائی دے گی دوسری میں سفید پانی ہوگا تم میں سے جو اسے پائے اسے چاہیے کہ اپنی آنکھیں اس (سفید نہر) میں ڈبوئے اور اس میں سے کچھ پی بھی لے کیونکہ وہ نہر (جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوگی) درحقیقت ٹھنڈا پانی ہے وہاں دوسری سے بچنا وہ فتنہ ہے اور یہ بات جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر تحریر ہے جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ اس کی ایک آنکھ مسخ شدہ ہے اس پر ایک جھلی سی ہوگی وہ اپنی آخری عمر میں اردن کی ایک وادی بطن افیق سے ظاہر ہوگا۔ اس وقت اردن میں سب لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں گے۔ دجال ایک تہائی مسلمانوں کو شہید کر دے گا اور ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے اور ایک تہائی باقی ہوں گے کہ رات آ جائے گی۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے اب کس بات کا انتظار ہے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے رب کی خاطر اپنے بھائیوں سے جا ملو؟ جس کسی کے پاس کچھ فاضل کھانا وغیرہ ہے وہ اپنے بھائیوں کو دے دے۔ فجر کا وقت ہوتے ہی جلدی سے فجر کی نماز ادا کرو اور دشمن کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

پھر فرمایا کہ: ''فجر کی نماز کے لیے کھڑے ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کے امام فجر کی نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد پھر دشمن کی طرف متوجہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اسی طرح میرے اور اللہ کے دشمن کے درمیان فاصلہ رکھو' پھر فرمایا کہ: ''دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے مسلمان ان پر مسلط ہو جائیں گے اور خوب قتل کریں گے' یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکاریں گے اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی (چھپا بیٹھا) ہے اس کو قتل کر دو۔ مسلمان غالب ہو جائیں گے' صلیب توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ مقرر کیا جائے گا' اسی دوران اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو چھوڑ دیں گے۔ ان کا ابتدائی حصہ سارا پانی پی جائے گا۔ سارا پانی خشک ہو جائے گا' آخری حصے والے کہیں گے' یہاں پانی کے آثار ہیں (شاید یہاں کبھی پانی بھی تھا) اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی ان کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ فلسطین کے ایک شہر میں جا پہنچیں گے جسے باب لد کہتے ہیں' یہاں پہنچ کر یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے دنیا پر غلبہ حاصل کر لیا چلو اب آسمان والوں سے جنگ کریں اس کے بعد اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کے حلق میں ایک پھوڑا پیدا کر دیں گے لہٰذا سب کے سب مر جائیں گے اور ایک بھی باقی نہ بچے گا' ان کی لاشوں کی بدبو مسلمانوں کو سخت تکلیف دے گی' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجیں گے جو یاجوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔ ❷

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۶۵۸ / ۸' درمنثور سیوطی حدیث نمبر ۵۵ ۲ / ۵۔ ❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء ما ذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۴۵۰ مختصراً' مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ حدیث نمبر ۷۲۹۴' ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۵۔

قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے:

﴿ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾

''اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ہم مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے' قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں' حکمت والے ہیں''۔

اس کی تفسیر میں ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے' فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا:

﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ﴾۔

(تو یہاں قبل موتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے)

''یعنی اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے''۔

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے ہیں:

ابو مالک فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا کہ: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کی بات ہے جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے پاس دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ موجود ہیں لیکن جب وہ نازل ہوں گے تو سب ان پر ایمان لے آئیں گے (اسے ابن جریر نے روایت کیا) ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسن سے اس آیت: ''وان من اهل الكتاب الخ......'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اپنے پاس اٹھا لیا تھا اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قرب قیامت میں ایسی جگہ نازل ہوں گے جہاں ہر نیک و بد ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی طرح دیگر حضرات سے بھی مروی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے جیسا کہ آگے بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ' واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کی روایات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی خوب وضاحت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ جاہل عیسائی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی تھی' ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر آئیں گے جیسا کہ اس بات پر بہت سی متواتر احادیث شاہد

ہیں۔جن میں سے بعض دجال کے بیان میں گزر چکی ہیں اور بعض کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب آئے گا۔ مدد کرنے کا سزا اور خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی پر بھروسہ ہے:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ.

اس میں یہ بھی یادر ہے کہ ایک قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تغیر میں یہ بھی مروی ہے کہ قبل موتہ سے مراد' اہل کتاب کی موت' ہے اگر یہ قول صحیح ہوتو اس قیام کے منافی ہوگا لیکن صحیح بات وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے اور اس کی تفصیلی بحث ہم نے اپنی تفسیر میں بیان کر دی ہے۔

بعض دیگر احادیث:

امام مسلمؒ نے عاصم بن عروہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو کو یہ کہتے سنا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو؟ تم کہتے ہو کہ قیامت فلاں فلاں وقت تک آئے گی؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آئندہ ہرگز کسی سے کوئی حدیث نہیں بیان کروں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ عنقریب بہت جلد تم ایک بہت بڑے حادثے کا مشاہدہ کرو گے جو غم کی علامت ہے لیکن وہ حادثہ تمہیں ضرور پیش آئے گا پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت میں دجال نکلے گا' چالیس دن یا چالیس مہینے چالیس سال تک رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے۔ دیکھنے میں حضرت عیسیٰ عروہ بن مسعود کی طرح لگتے ہوں گے' وہ دجال کو تلاش کریں گے اور ہلاک کر دیں گے۔ پھر سات سال لوگ ایسے گزاریں گے کہ کسی میں آپس میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے چنانچہ پوری دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا جس میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو سب مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی گھس گیا تو وہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کے اثر سے وہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ پھر صرف بدترین لوگ باقی رہیں گے جو اللہ کے ہاں پرندوں کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے۔ درندوں کی مانند ہوں گے' ان کو کسی بھلائی اور نیک کام کا پتہ نہ ہوگا اور نہ وہ کسی برے کام سے پیچھے ہٹیں گے۔ شیطان متمثل ہو کر ان کے سامنے آئے گا اور کہے گا تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے کہ تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ شیطان ان کو بت پرستی کا حکم دے گا' وہ لوگ اسی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اسی حالت میں رزق حاصل کرتے رہیں گے۔ بہترین زندگی گزارتے رہیں گے' پھر صور پھونکا جائے گا اور کوئی ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو اپنی گردن اٹھائے یا جھکائے۔ پھر فرمایا کہ:"سب سے پہلے صور کی آواز جو شخص سنے گا وہ اپنے اونٹ کو پانی پلانے والے حوض کو چونا لگا رہا ہوگا' اسی حالت میں صور کی کڑک کا شکار ہو جائے گا اور باقی لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے یا فرمایا کہ بارش نازل فرمائیں گے گویا شبنم؟ یا سایہ (یہاں سند میں موجود راوی نعمان کو شک ہے کہ صحیح کیا ہے) اس کے اثر سے لوگ اس طرح اٹھنا شروع ہوں گے جیسے زمین سے اگ رہے ہوں' پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا

جائے گا تو سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف "وقفوهم انهم مسئولون"۔ ❶ یعنی پھر کہا جائے گا کہ جہنم سے لوگوں کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنوں میں سے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پھر فرمایا یہی وہ دن ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے "یجعل الولدان شیبا" اور "یوم یکشف عن ساق" یعنی جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔

قیامت سے پہلے کے بعض عجائبات:

امام احمدؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت نیک' انصاف پسند اور صحیح فیصلہ کرنے والے عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' سلامتی لوٹ آئے گی' تلواریں رکھ دی جائیں گی۔ ہر والی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آسمان اپنا رزق اتارے دے گا' زمین برکتیں باہر نکال دے گی' یہاں تک کہ بچے اژدھوں سے کھیلیں گے لیکن وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے' بھیڑیئے بکریوں کے چرتے ہوئے ریوڑ کی حفاظت کریں گے' کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے' شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گے لیکن شیر گائے کو نقصان نہ پہنچائے گا"۔ ❷

قیامت سے پہلے عبادت کم اور مال زیادہ ہو جائے گا:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ: "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' قریب ہے کہ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے' مال و دولت اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا' یہاں تک کہ ایک سجدہ بھی ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' اس سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو:

﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴾ ❸

"اور اہل کتاب میں سے کوئی شخص نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کروا لیتا ہے اور قیامت کے روز ان پر گواہی دیں گے"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "قریب ہے کہ تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جو عادل اور منصف حکمران ہوں گے' دجال کو قتل کریں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کریں گے اور مال و دولت کی کثرت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حضور کیا گیا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ ❹ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو پڑھ لو:

---

❶ سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر ۲۴۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۴۸۲' درمنثور حدیث نمبر ۲/۲۴۲' میزان الاعتدال ذہبی حدیث نمبر ۹۹۰۰۔ ❸ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم حدیث نمبر ۳۴۴۸' مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما شریعۃ نبینا محمد ﷺ حدیث نمبر ۳۸۸ اور ۲۴۲' ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۲۲۳۳۔ ❹ بخاری کتاب البیوع باب قتل الخنزیر حدیث نمبر ۲۲۲۲' مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۳۸۷ اور ۳۸۸' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۴۰۔

﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ﴾ .

''اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے''۔

یعنی یہاں موت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اس کو دہرایا۔ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے صلیب کو مٹا دیں گے ان کے لیے جماعت (نماز کی) کھڑی کی جائے گی لوگوں کو اتنا مال دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا خراج ختم کریں گے روحاء پہنچ کر حج کریں گے پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں اکٹھے کریں گے''۔ [1] پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴾ .

حنظلہ کا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جو یہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان لے آئیں گے لہٰذا مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان۔ امام احمدؒ اور مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''عیسیٰ علیہ السلام ضرور روحاء میں قیام کریں گے اور پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں ایک ساتھ''۔ [2]

انبیاء کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا۔ [3] امام احمدؒ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''انبیاء کرام آپس میں علاتی بھائی ہیں''۔ ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے اور میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے وہ نازل ہونے والے ہیں سو جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد و قامت کے ہیں ان کا رنگ سرخی اور سفیدی مائل ہے انہوں نے دو رنگے ہوئے کپڑے اوڑھ رکھے ہوں گے۔ گویا کہ ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگر چہ گیلے نہ ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیہ ختم کر دیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام امتوں کو ہلاک کر دیں گے انہی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ دجال کو بھی ہلاک کر دیں گے پھر زمین پر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ اونٹ شیروں کے ساتھ چرے گا چیتے گائے بھینسوں کے ساتھ گھومیں گے بھیڑیے بکریوں کے ساتھ پھریں گے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلا

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۹۰ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۲/۲۹۰ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰۷۔ [2] مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۹۰ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۲/۲۹۰ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰۷۔ [3] بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حدیث نمبر ۳۴۴۹ مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما حدیث نمبر ۳۹۰ الدر المنثور حدیث ۲/۲۴۲۔

کریں گے اسی طرح چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قرابت:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں' تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں' میرے اور ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے''۔ ❷

محمد بن سفیان سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں' ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے''۔ ❸

ابراہیم بن طہمان نے بھی اسی طرح ایک رویت نقل کی ہے چنانچہ کثرت طرق کی بناء پر یہ روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متواتر روایات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ہوئی''۔ پھر فرمایا کہ ''وہاں آپس میں قیامت کا تذکرہ ہوا تو بات کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے کیا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس سلسلے میں کوئی علم نہیں' پھر معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا' انہوں نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا: پھر معاملہ حضرت عیسیٰ کے سپرد ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے' البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ اس سلسلے میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اس کے پاس دو نہریں ہوں گی۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے تانبا پگھلتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب وہ مجھے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ اے مومن میرے نیچے کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں واپس چلے جائیں گے' اسی دوران یاجوج ماجوج نکلیں گے'' **وهم من كل حدب ينسلون** ''یعنی ہر وہ اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے آرہے ہوں گے' وہ ان کے شہروں کو روندیں گے' ہر چیز کو کھا جائیں گے' جہاں پانی دیکھیں گے پی جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ لوگ دوبارہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے اور دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ پوری زمین ان کی لاشوں کی بدبو سے اٹی ہوئی ہوگی' پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے جسموں کو لے جا کر سمندر میں ڈال دے گی۔ چنانچہ میرے رب نے مجھ سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کی مثال اس

---

❶ مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۵ واخرجہ الامام فی مسندہ حدیث نمبر ۲/۳۱۹ اور حدیث نمبر ۲/۴۸۲۔ ❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ''واذکر فی الکتاب مریم'' حدیث نمبر ۳۴۴۳' مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۴' ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام حدیث نمبر ۴۶۷۵۔ ❸ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ: ''واذکر فی الکتاب مریم'' حدیث نمبر ۳۴۴۳' مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۴' ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام حدیث نمبر ۴۶۷۵۔

وقت اس حاملہ عورت کی سی ہوگی جس کے حمل کی مدت پوری ہو چکی ہو لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ کب قیامت آ جائے۔ ❶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''معراج کی رات میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی ان کا قد لمبا اور بال گھنگھریالے ہیں ❷ گویا کہ وہ ازدشنوءۃ نامی قبیلے کے فرد ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا ان کی علامات یہ ہیں کہ ان کا رنگ سرخی مائل ہے گویا کہ وہ ابھی حمام سے نکل کر آ رہے ہوں۔ ❸ امام بخاریؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا ہوں رہے عیسیٰ علیہ السلام تو ان کا رنگ سرخی مائل ہے چہرہ گول گوشت کم سینہ چوڑا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں رنگ فربہ جسم اور سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ وہ زط قبیلہ کے آدمی ہوں۔

صحیحین نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہدایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ نے لوگوں کے درمیان مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے سنو مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خانہ کعبہ کے قریب سوتے ہوئے خواب میں ایک خوبصورت آدمی دکھایا جیسے بہترین مرد ہوں ان کے لمبے بال ان کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے بالوں میں کچھ گھنگھریالا پن تھا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک آدمی ان کے پیچھے دیکھا جو چھوٹے گھنگھریالے بالوں والا تھا دائیں آنکھ سے کانا تھا دیکھنے میں جیسے ابن قطن لگتا ہو اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے دونوں کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے''۔ ❹

امام بخاریؒ نے ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر کی اس طرح نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں خدا کی قسم آپؐ نے کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخی مائل نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا کہ اس دوران کہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد وہیں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک خوبصورت آدمی ہیں گندم گوں اور سیدھے بالوں والے ہیں جو دو آدمیوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے طواف کر رہے ہیں ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں یا پانی بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۵/۳۷۵، درمنثور حدیث نمبر ۲/۱۵۲، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۳/۴۰۹۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۵/۳۷۵، درمنثور حدیث نمبر ۲/۱۵۲، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۳/۴۰۹۔ ❸ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ''ھل اتاک حدیث موسیٰ'' ''وکلم اللہ موسیٰ تکلیما'' حدیث نمبر ۳۳۹۴، مسلم کتاب الایمان باب ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء علیہم السلام حدیث نمبر ۴۲۳، ترمذی کتاب التفسیر باب من سورۃ بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۳۰۔

❹ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ: ''واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اھلھا'' حدیث نمبر ۳۴۳۹ اور حدیث نمبر ۳۴۴۰، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال صفتہ و ما معہ حدیث نمبر ۷۲۸۹، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۔

ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اتنے میں' میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک اور شخص کو دیکھا لمبا چوڑا اور گھنگھریالے بالوں والا تھا جو دائیں آنکھ سے کانا تھا جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ دجال ہے لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے مشابہ ابن قطن ہے۔

زہری کہتے ہیں کہ ابن قطن بنوخزاعہ کا ایک شخص تھا جو زمانہ جاہلیت ہی میں مر گیا تھا اور حضرت نواس بن سمعان کی روایت میں گزرا ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار پر زرد رنگ کے دو کپڑوں میں نازل ہوں گے انہوں نے اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے' جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اوپر اٹھائیں گے تو لعل و جواہر جھڑیں گے جس کافر تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہیں ان کا قدم پڑے گا''۔ ❶ علامہ ابن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ مشہور یہی ہے کہ: ''دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے لیکن میں نے بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے ممکن ہے یہی محفوظ ہو یعنی ممکن ہے کہ روایت تو یوں ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے لیکن راوی نے اپنی سمجھ کے لحاظ سے روایت میں تصرف کر دیا ہو کیونکہ (اب تک) دمشق میں ایسا کوئی مینار نہیں جو مشرقی مینار کے طور پر مشہور ہو علاوہ اس مینار کے جو ''جامع اموی'' کے مشرق میں ہے اور یہی زیادہ مناسب اور لائق ہے کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے فجر کی جماعت کھڑی ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کے امام! اے روح اللہ آگے بڑھئے (اور نماز پڑھایئے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں کیونکہ جماعت آپ ہی کے لیے کھڑی کی گئی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''تم میں سے بعض لوگ دوسروں کے امیر ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس امت کا اکرام فرمائیں گے''۔

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے اس زمانے ۷۴۱ھ میں سفید پتھر سے ایک مینار کی بنیاد رکھی گئی ہے' یہ مینار بن بھی ان عیسائیوں کے مال سے رہا ہے جنہوں نے اسی جگہ موجود اس سے پہلے مینار کو جلا دیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ بھی نبوت کے دلائل میں سے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمانا ہے اس کو عیسائیوں ہی کے مال سے بنوا دیا لہٰذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو خنزیر کو قتل کر دیں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' ان سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا البتہ جو بھی اسلام لے آئے گا اس کا اسلام لانا قبول ہوگا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا' اس دن دنیا بھر کے سارے کافروں کا یہی حکم ہوگا۔ لہٰذا یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامت کے باب سے یہی ہے' رہی شریعت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری اسی شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے اور جیسا کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں نازل ہوں گے اور بعض روایات کے مطابق اردن میں اور بعض کے مطابق مسلمانوں کے لشکر میں جیسا کہ مسلم کی بعض روایات میں ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پہلے گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں' جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے وہ درمیانے قد کے سرخی اور سفیدی کی طرف مائل ہیں' انہوں نے زرد رنگ کے دو کپڑے اوڑھ رکھے

❶ بخاری کتاب الفتن' باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۲۸۔

ہوں گے یوں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیہ ختم کر دیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ تمام ملتوں کو ہلاک کر دیں گے اسی طرح دجال کو بھی انہی کے زمانے میں ہلاک کیا جائے گا پھر دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا چیتا گائے کے ساتھ بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے لیکن یہ چیزیں انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گی چالیس سال تک یہی حال رہے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے''۔

ایک اشکال اور اس کا حل:

امام احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال زندہ رہیں گے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے یہ مدت صرف سات سال معلوم ہو رہی ہے تو دونوں روایات میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سات سالہ مدت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد کی مدت پر محمول کیا جائے کیونکہ آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے آپ علیہ السلام کی عمر تینتیس سال تھی تو تینتیس سال آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے اور سات سال زمین پر دوبارہ نازل ہونے کے بعد تو یہ چالیس سال ہو گئے۔ یعنی امام احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے کل عمر روایات میں بیان کی ہے اور مسلم نے صرف نازل ہونے کے بعد والی۔ خلاصہ یہ بھی صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے زمانہ مبارک میں یاجوج ماجوج نکلیں گے اور حضرت کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے جیسا کہ پہلے بھی گزرا اور آئندہ بھی آئے گا اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد حج بھی ادا فرمائیں گے۔

محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ کتب منزلہ میں اس طرح ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو اصحاب کہف ان کے ساتھیوں میں سے ہوں گے اور ان کے ساتھ حج کریں گے۔ قرطبی نے ملاحم کتاب التذکرہ کے آخر میں آخرت کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی وہیں نماز جنازہ ہوگی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں مدفون ہوں گے۔ اس کو ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کتاب المناقب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ توریت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات تحریر کی ہیں اور یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ہی دفن ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ام المومنینؓ کے حجرے میں ابھی ایک قبر کی جگہ باقی ہے''۔ [1]

یاجوج ماجوج کے خروج کا تذکرہ:

یاجوج ماجوج کے خروج کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں دجال کے قتل کے بعد پیش آئے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے سب کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں فرمایا ہے:

''یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ (کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی سے نکلتے معلوم ہوں گے اور سچا وعدہ نزدیک آ پہنچا ہوگا تو بس پھر ایک دم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی نگاہیں پھٹی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ یوں کہتے نظر آئیں

[1] ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۳۶۱۷۔

گے) ہائے کم بختی ہماری ہم اس (عہد) سے غفلت میں تھے کہ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ہی قصوروار تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ذی القرنین کے قصہ میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں ارشاد فرمایا:

''یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو دو پہاڑوں سے اس طرف جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچے۔ انہوں نے (ذوالقرنین سے) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین قوم یاجوج ماجوج (جو اس گھاٹی کے اس طرف رہتے ہیں ہماری) اس سرزمین میں کبھی کبھی بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ آپ کے لیے کچھ چندہ جمع کردیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنادیں (کہ وہ پھر آنے نہ پائیں) ذوالقرنین نے جواب دیا کہ جس مال میں میرے رب نے مجھ کو اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے (مال کی تو مجھے ضرورت نہیں) البتہ ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنادوں گا۔ اچھا تو تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب ردے ملاتے ملاتے ان کے دونوں سروں کے بیچ کے خلا کو بھر دیا تو حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہوگیا) یہاں تک کہ جب اس کو لال انگارہ کردیا تو (اس وقت) حکم دیا اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ (جو پہلے سے تیار کرالیا گیا ہوگا) کہ اس پر ڈال دوں۔ تو نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے ہیں اور (نہایت استحکام کے باعث) نہ اس میں نقب دے سکتے ہیں ذوالقرنین نے کہا کہ یہ تیاری دیوار کی میرے رب کی رحمت ہے پھر جس وقت میرے رب کا وعدہ آئے گا (یعنی اس کی فنا کا وقت آئے گا) تو اس کو ڈھا کر زمین کے برابر کردے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم ان کی یہ حالت کریں گے کہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوجائیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ہم اپنی تفسیر (تفسیر ابن کثیر) میں ذی القرنین کے قصے کے ذیل میں بیان کرچکے ہیں کہ انہوں نے لوہے اور تانبے کو پگھلا کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک ٹھوس دیوار بنادی تھی اور پھر فرمایا: ''قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ''یعنی یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ زمین میں لوگوں کو اور اس فسادی قوم کے درمیان رکاوٹ ڈال دی ہے۔ ''فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ '' جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا یعنی جب وہ وقت آجائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس دیوار کا گرجانا لکھ رکھا ہے اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے یعنی یہ معاملہ ضرور ہوکر رہے گا۔ ''وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ ''ہم نے چھوڑ دیا ان میں سے بعض کو بعض میں اس دن موجیں مارتے ہوئے یعنی جس دن دیوار گرے گی تو یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور بھاگتے دوڑتے ہر اونچ نیچ سے گزرتے ہوئے نہایت تیزی سے لوگوں میں پھیل جائیں گے، پھر بہت جلد ہی صور پھونکا جائے گا جیسے کہ دوسری آیت میں فرمایا:

''حتیٰ کہ یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور ہر وہ اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے آئیں گے اور اللہ کا سچا وعدہ قریب آجائے گا''۔ (الانبیاء آیت ۹۷۔۹۶)

عرب کے قریب آچکنے والے ایک شر کی طرف اشارۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

صحیحین میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آرام فرما ہوئے اور جب بیدار ہوئے تو چہرۂ انور سرخ ہو رہا تھا فرمانے لگے کہ ''عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسے شر سے جو قریب آچکا ہے۔ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار

میں اتنا بڑا سوراخ ہوگیا ہے (بعض روایات میں ہے کہ آپؐ نے نوے یا ستر کا اشارہ فرمایا) حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ تو فرمایا کہ ہاں جب خبث زیادہ ہو جائے گا تو۔ [1]

یاجوج ماجوج کا خروج:

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ''آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا بڑا سوراخ ہوگیا یہ فرما کر آپؐ نے نوے کا اشارہ فرمایا۔ [2] مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بے شک یاجوج ماجوج روانہ سد (دیوار) کو کھودتے ہیں پھر جب وہ سورج کی روشنی دیکھتے ہیں تو ان کا لیڈر کہتا ہے کہ لوٹ جاؤ کل مزید کھدائی کریں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ (پھر ایک دن) ان کا لیڈر کہے گا کہ لوٹ جاؤ کل انشاء اللہ ہم مزید کھودیں گے چنانچہ وہ دوسرے دن آ کر کھودیں گے اور لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے (جہاں سے گزریں گے) پانی خشک کر دیں گے (یعنی پی جائیں گے) لوگ بچنے کے لیے قلعوں میں چلے جائیں گے تو وہ اپنے تیروں کو آسمان کی طرف چلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر نصف کیڑوں کی ایک قسم ہے) بھیجے گا جو ان کی گدی میں اثر کریں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں ختم کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے' زمین کے کیڑے ان کے گوشت اور خون کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور شکر ادا کریں گے [3] (یہی روایت مسند احمد ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے)

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے موافق ''وہاں سے اونچے ٹیلوں سے پھسلتے'' نکل پڑیں گے لوگ ان سے ڈر کر شہروں اور قلعوں میں چھپ جائیں گے اور اپنے مال مویشی بھی لے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج گشت کریں گے اور زمین کا پانی اس طرح پی جائیں گے حتیٰ کہ کبھی کوئی وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر کوئی شخص ایسا نہ رہے گا جو قلعوں یا شہروں میں جا کر چھپ نہ گیا ہو تو یہ کہیں گے کہ اب زمین والے تو ختم ہوگئے آسمان والی باقی رہ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ان میں کوئی آسمان کی طرف تیر چلائے گا تو وہ تیر واپس خون میں رنگا آئے گا (آزمائش وفتنہ کے لیے) اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بیماری (ناسور کی طرح) پیدا فرما دیں گے اس سے وہ سب مر جائیں گے۔ جب کوئی آہٹ وغیرہ ان کی سنائی نہ دے گی تو لوگ کسی کو تیار کر کے دشمن کو دیکھنے بھیجیں گے اور وہ توکل پر نکل پڑے گا اور اسے اپنے قتل کا یقین ہوگا مگر وہ انہیں مردہ حالت میں ایک دوسرے پر پڑا دیکھے گا تو آواز لگائے گا او مسلمانو! مبارک ہو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے تمہارے دشمن کے لیے کافی ہوگیا تو لوگ اپنے قلعوں وغیرہ سے نکل آئیں گے لیکن جانوروں کے چرنے کے لیے کوئی چراگاہ نہ ہوگی صرف انہی یاجوج ماجوج کا گوشت میسر ہوگا جسے کھا کر جانور اس طرح موٹے ہو جائیں گے جیسا کہ گھاس کھا کر ہو جاتے ہیں (اسی طرح یہ روایت ابن ماجہ میں بھی آئی ہے)

نواس بن سمعان کی حدیث میں مشرقی باب لد کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کے قتل کے ذکر کے بعد مذکور ہے

[1] بخاری' احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۴' مسلم حدیث نمبر ۷۱۶۵۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۳۳۴۷' مسلم حدیث نمبر ۷۱۶۸۔
[3] ترمذی تفسیر حدیث نمبر ۳۱۳۴۔

کہ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو وحی فرمائیں گے کہ میں اپنے کچھ بندوں و نکال رہا ہوں جن کا مقابلہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں لہٰذا میرے نیک بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا کر پناہ گزین ہو جاؤ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت وہاں چلے جائیں گے اور یہاں یاجوج ماجوج کی گردنوں میں بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے وہ مر جائیں گے اور سب ایک ساتھ مریں گے۔ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی یہاں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جو یاجوج ماجوج کی لاشیں اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی وہاں لے جا کر پھینک دیں گے۔ (کعب احبار فرماتے ہیں کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ کے قریب مھیل نامی جگہ پر پھینک دیں گے) اور اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جس سے کوئی بیل بوٹا نہیں بچے گا اور زمین بالکل بیابان ہو جائے گی۔ بارش چالیس دن تک برسے گی اور زمین کو کہا جائے گا کہ اپنا پھل اور برکت ظاہر کر۔ اس دن لوگ انار کھائیں گے اور اس کے سائے میں رہیں گے (پھر طویل حدیث ہے) اسی دوران اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے ایک خوشبو پیدا کریں گے جو ہر مومن کی روح قبض کرلے گی۔ پھر فساق باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح زمین میں کودتے پھریں گے اور قیامت انہی لوگوں پر قائم ہوگی۔

موثر بن عفازہ کی وہ حدیث جس میں حضرات انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابراہیم علیہ السلام ' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات اور قیامت کے تذکرے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو نقل کی ہے اس میں ہے کہ:

> ''قیامت کا وقت اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم اور جو مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے وہ یہ کہ دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جب مجھے دیکھے گا حتیٰ کہ پتھر اور درخت آوازیں دیں گے اے مسلمان میرے پیچھے کافر ہے اسے قتل کر اور اللہ انہیں ہلاک کردے گا اور لوگ اپنے علاقوں میں واپس آجائیں گے۔ اس وقت یاجوج ماجوج نکل آئیں گے اور وہ ان کے شہروں کے روند دیں گے کوئی چیز برباد کئے بغیر نہ چھوڑیں گے' جہاں سے گزریں گے پانی بھی پی کر ختم کردیں گے۔ پھر لوگ لوٹ کر ان کی شکایت کریں گے چنانچہ میں یاجوج ماجوج کے لیے بددعا کروں گا اور اللہ انہیں ہلاک کردے گا چنانچہ ان کی جسموں کی بدبو سے زمین بھر جائے گی پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے (جس کا سیلابی ریلا) انہیں سمندر پھینک دے گا''۔

اللہ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہوگا قیامت کی مثال پورے دن کی حاملہ کے جیسی ہے جس کا پتہ نہیں کب وضع حمل میں ہو جائے رات میں یا دن میں۔ [1] مسند احمد میں ابن حرملہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ کے ہاتھ پر بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے اپنی پٹی بندھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ تمہارا کوئی دشمن نہیں تم تو اپنے دشمنوں سے یاجوج ماجوج نکلنے تک لڑتے رہو گے جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے' بھورے بالوں والے ہوں گے (جو ہر گھاٹی سے پھسلتے آئیں گے) ان کے چہرے گویا دو تہی ہوئی ڈھال ہیں۔ [2] میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یاجوج ماجوج ترک نسل اور حضرت آدم کی اولاد میں سے دو قومیں ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

''اے آدم! آدم علیہ السلام کہیں گے میں حاضر ہوں' اللہ تعالیٰ بلند آواز سے فرمائے گا کہ جہنمی جماعت کو بھیج۔ وہ کہیں گے کتنے؟ فرمائے گا

---

[1] مسند احمد صفحہ ۵/۲۷۱۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۳۳۴۸۔

کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا اس وقت خوف اتنا ہوگا بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور حاملہ کا حمل گر جائے گا گر جائے گا کہ خوشخبری ہے تمہارے لیے کہ یاجوج ماجوج کی قومیں تمہارا فدیہ ہیں ایک روایت میں ہے کہ جاتا رہے گا کہ تم میں دو قومیں ہیں جو جس چیز میں داخل ہوں اسے بڑھا دیں گے یعنی یاجوج ماجوج (آگے یہ حدیث اپنے تمام طرق اور الفاظ کے ساتھ آ رہی ہے)۔

یہ یاجوج ماجوج اماں حوا کی اولاد ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حوا سے نہیں بلکہ صرف حضرت آدم سے ہیں وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کو احتلام ہو گیا اور منی مٹی میں ملی اس ملغوبے سے اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کو پیدا فرمایا۔ یہ بات بلا دلیل ہے اور کسی ایسے شخص سے مروی نہیں جس کا قول قبول کیا جائے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام سے ہیں اور یافث بن نوح کی اولاد ہیں یہ جہاں رہتے تھے دوسروں کو تکلیف دیتے تھے چنانچہ ذوالقرنین نے انہیں سد بنا کر محصور کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا یہ لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے۔ یہ یاجوج ماجوج عام انسانوں کے مشابہہ ہیں اور اپنی جنس کے ترک نسل والوں کی طرح چھوٹی آنکھوں، چپٹی ناک، بھورے بالوں اور ان کی شکلوں اور رنگت والے لوگ ہیں۔ ایک خیال یہ ان کے بارے میں ظاہر کی جاتا ہے کہ ان میں کھجور کے درخت سے بھی لمبا اور چھوٹے سے چھوٹا انسان بھی ہوگا۔ ان کے دو بڑے کان ہوں گے ایک کو اوڑھیں گے اور دوسرے کو بچھا کر سوئیں گے۔ یہ بات کسی بے علم نے گھڑی ہے اور بے دلیل بات کہی ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے ان میں سے ہر آدمی اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنی اولاد میں سے ایک ہزار انسان نہ دیکھ لے اس حدیث کی صحت کو اللہ بہتر جانتا ہے۔

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ''یاجوج ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش کو فاسد کر دیں اور ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب اپنی نسل کے ہزار یا اس سے زائد افراد نہ دیکھ لے اور ان کے علاوہ ان کی تین قومیں اور ہیں تاویل، مارس اور منک۔ [1] یہ حدیث غریب ہے اور ممکن ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا اپنا کلام ہو۔ ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بچوں کو کھیلتے ہوئے ایک دوسرے پر چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یاجوج ماجوج اس طرح نکلیں گے۔

ذوالسویقتین کے ہاتھوں کعبہ شریف کی بربادی کی پیشین گوئی:

حضرت کعب بن احبار سے تفسیر ابن کثیر میں (یاجوج ماجوج کے تذکرے میں) مروی ہے کہ ذوالسویقتین کا پہلا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم کے زمانے میں ہوگا اور یہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد کا زمانہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سے آٹھ سو کے لگ بھگ لشکر ان کے مقابلے کے لیے بھیجیں گے جس وقت یہ لوگ سفر میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس سے سب مومن مر جائیں گے اور صرف بے وقوف اور بے عقل رہ جائیں گے جو جانوروں جیسی حرکتیں کریں گے۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ میں (ابن کثیر) یہ کہتا ہوں کہ صحیح حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے

---

[1] طبرانی کبیر حدیث نمبر ۱۲۰۳۴/۱۱۔

بعد حج ادا فرمائیں گے۔

حج وعمرہ کرنے والے یاجوج ماجوج کے بعد ہوں گے.

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر (بیت اللہ) کا حج لوگ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد کریں گے۔ ❶

قیامت سے پہلے حج موقوف ہو جائے گا:

عبدالرحمٰن نے شعبہ سے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب موقوف ہو جائے گا''۔ ابوبکر بزار نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج موقوف ہو جائے گا۔ ❷ اس کے بعد بزار نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابوسعیدؓ کے علاوہ کسی اور صحابی کے حوالے سے ہمیں نہیں معلوم۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ دونوں قسم کی احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ لوگ حج اور عمرہ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد (ان کی ہلاکت کے بعد) کریں گے۔ لوگوں کا اطمینان اور رزق کی کثرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ خوشبودار ہوا چلا کر مومنوں کی ارواح قبض فرمالیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔ مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں حجرہ نبویؐ میں رسول اکرم ﷺ کے قریب دفن کر دیں گے۔ پھر ذی السویقتین کے ہاتھوں کعبہ کی تباہی (ان واقعات کے بعد) ہوگی اگرچہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا جیسا کہ کعب احبار سے مروی ہے۔

انہدام کعبہ کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حبشہ کا ذوالسویقتین کعبہ کو تباہ کرے گا اس کا غلاف اتار لے گا' اس کی زیب وزینت ختم کر دے گا گویا کہ میں ابھی اس گنجے اور ٹیڑھے جوڑ والے کو دیکھ رہا ہوں جو اپنے ہتھوڑوں اور کدالوں سے اسے مار کر (توڑ) رہا ہے۔ ❸ (اس حدیث کی سند قوی ہے) سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: تم اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں' کعبہ کا خزانہ کوئی نہیں نکال سکے گا سوائے ذوالسویقتین کے جس کا تعلق حبشہ سے ہوگا۔ ❹ مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: گویا کہ میں ابھی اس کالے ٹیڑھی ٹانگوں والے شخص کو (کعبہ کی) اینٹ اینٹ (کرکے) توڑتے دیکھ رہا ہوں۔ ❺ حافظ ابوبکر بزار نے حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ حبشہ کا ذوالسویقتین کعبہ کو تباہ کرے گا۔ ❻

قیامت سے پہلے قحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی پیشین گوئی:

صحیح مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطان سے

---

❶ بخاری کتاب الحج حدیث نمبر ۱۵۹۳۔ ❷ حوالہ گزر چکا۔ ❸ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱' مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۴' مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۰۔ ❹ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱' صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۴۔ ❺ صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۵۔ ❻ مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۶' مسند احمد صفحہ ۲/۴۱۷۔

ایک (ظالم) شخص نہ نکل آئے جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ ❶ بخاری میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے۔ مذکورہ شخص ممکن ہے ذوالسویقتین ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہو کیونکہ قحطان کا ہے اور ذوالسویقتین حبشہ کا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک کہ ایک غلام بادشاہ نہ بن جائے جسے جھجاہ کہا جائے گا''۔ ❷ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ اس سے بھی مراد ذی السویقتین حبشی ہو سکتا ہے (لیکن اسلامی تاریخ میں خلافت بنوعباس میں ایک حکمران کا ذکر ملتا ہے جس کا نام جھنجاہ تھا اور اس نے بھی مرکزی حکومت سے لڑ کر اپنی الگ سلطنت بنالی تھی' مترجم) مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''اہل مکہ' مکہ سے نکل جائیں گے اور اس کے پاس سے کوئی گزرے گا بھی نہیں سوائے کم لوگوں کے' پھر مکہ دوبارہ بھر جائے گا اور پھر اہل مکہ' مکہ سے (دوبارہ) نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ❷

فصل

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

مدینہ منورہ (علی ساکنھا افضل الصلاۃ والسلام) کے بارے میں صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ دجال کے لیے مدینہ اور مکہ میں دخول ممکن نہ ہوگا اور یہ کہ مدینے کے راستوں پر فرشتے چوکیداری کریں گے تاکہ وہ داخل نہ ہو۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''مدینہ میں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور نہ طاعون''۔ ❸ یہ بھی گزر چکا ہے کہ وہ اس کے قریب آئے گا' پڑاؤ کرے گا اور مدینے والوں کو زلزلے کے تین جھٹکے دے گا' چنانچہ منافق اور فاسق مرد و عورت اس کے پاس چلے جائیں گے اور مومن ثابت قدم رہیں گے۔ اس دن کو ''یوم الخلاص'' چھٹکارے کا دن یا ''چھانٹی کا دن'' کہا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ: ''یہ طیبہ ہے خبث کو نکال دے گا اور خوشبو کو پھیلائے گا''۔ ❹ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں۔ پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ ان باتوں سے مبرا ہیں جو لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں''۔ (سورۃ النور آیت نمبر ۲۶)

مذکورہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مدینہ میں ایام دجال میں آبادی ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی آبادی ہوگی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اس سے نکل جائیں گے جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''(ایسا وقت آئے گا کہ) کچھ سوار مدینے کے قریب سے گزریں گے اور کہیں گے کہ یہاں کبھی مسلمانوں کی کثیر آبادی رہا کرتی تھی''۔ ❺

---

❶ بخاری حدیث نمبر ۳۵۱۷' مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۷۔ ❷ مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۸' ترمذی حدیث نمبر ۲۲۸' مسند احمد صفحہ ۳/۳۲۹۔

❸ بخاری فضائل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۰' مسلم حدیث نمبر ۳۳۳۷۔ ❹ بخاری حدیث نمبر ۲۰۹' مسلم حدیث نمبر ۳۳۴۲۔

❺ مسند احمد نمبر ۲۰/۱' صفحہ ۳۴۱/۳' مجمع الزوائد صفحہ ۴/۱۵۔

فصل

دابۃ الارض کا خروج:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور جب ان پر ہمارا قول واضح ہوگا تو ہم ان کے لیے ایک دابہ زمین سے نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ بے شک لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں کرتے''۔ (سورۃ النمل آیت نمبر ۸۲)

ہم اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں اس موضوع پر کلام کر چکے ہیں اور وہاں اس کے متعلق احادیث بھی درج کی ہیں اگر وہ یہاں بھی آ جائیں تو اچھا ہوگا۔ حضرت ابن عباس حسن اور قتادہ کہتے ہیں کہ ''باتیں کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان سے مخاطب ہوگا اور ابن جریر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ وہ ان سے مخاطب ہو کر یہ کہے گا کہ ''لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے'' اور اس بات کو انہوں نے عطاء اور علی سے نقل کیا ہے۔ اس میں ذرا بحث ہے حضرت ابن عباس سے تکلمھم کا معنی نکالنے کا مروی ہے کہ وہ لوگوں کی پیشانی پر لکھے گا مومن کے مومن اور کافر کی پیشانی پر کافر لکھے گا اور علی سے یہ بھی مروی ہے کہ باتیں بھی کرے گا اور لکھے گا بھی تو یہ قول دونوں اقوال کو جامع اور بہتر قول ہے۔ واللہ اعلم۔ اس سے پہلے حدیث مسند احمد اور صحیح مسلم اور سنن کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو (1) مغرب سے سورج کا طلوع ہونا (2) دھواں (3) دابہ (4) یاجوج ماجوج کا خروج (5) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال کی آمد (6) تین جگہوں کا دھنسنا' (7) ایک مغرب میں (8) دوسرا مشرق میں (9) تیسرا جزیرہ عرب میں (10) قصر عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکے گی اور جہاں لوگ رات گزاریں گے' رات گزارے گی اور جہاں دن کو آرام کریں وہاں ان کے ساتھ ہوگی''۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''ان چیزوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کر لو' دجال' دھواں' دابہ' امر عامہ اور کسی خاص اپنے کام سے کام رکھنا۔ مسند ابوداؤد طیالسی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ''دابۃ الارض'' کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس کا خروج تین مرتبہ ہوگا پہلے وہ کسی دیہات میں نکلے گا مگر اس کا تذکرہ مکہ میں نہ ہوگا۔ پھر لمبے زمانے کے بعد دوسری مرتبہ نکلے گا اس جگہ کے علاوہ اور دیہاتوں میں اس کا تذکرہ خوب ہوگا اور مکہ میں اس کا تذکرہ ہوگا۔

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا کہ (تیسری مرتبہ) لوگ ایک وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم مسجد' مسجد حرام میں ہوں گے اسی اثناء میں وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان دوڑ کر آتا ہوا ظاہر ہوگا۔ اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا' اسے دیکھ کر لوگ ادھر ادھر بھاگ جائیں گے' کچھ اکیلے اور کچھ ٹولیوں میں۔ وہاں صرف سچے مومنوں کی جماعت باقی رہ جائے گی اور وہ جان لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ یہ دابہ ان سے شروع کرے گا ان کے چہروں کو روشن کر دے گا حتیٰ کہ وہ چمکتے ستارے کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر یہ دوبارہ زمین میں نکل آئے گا۔ اس کو طلب کرنے والا اسے پکڑ نہ سکے گا اور بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا کہ وہ پیچھے پہنچ کر اس سے کہے گا اب نماز پڑھے گا؟ پھر اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے پر نشان لگا دے گا پھر

چل پڑے گا۔ لوگ اموال میں آپس میں شریک بن جائیں گے شہروں میں ساتھ رہیں گے اور مومن کافر کی پہچان ہونے لگے گی حتیٰ کہ مومن کافر سے یوں کہا کرے گا اے کافر میرا حق مجھے دے دے اور کافر مومن سے یوں کہے گا اے مومن میرا حق مجھے دے دے۔ ❶ یہ حدیث مرفوع ہے مگر اس میں کچھ غرابت ہے ابن جریر نے اسے مرفوع نقل کیا ہے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ہوگا البتہ اس کی سند میں کلام ہے۔ ابن ماجہ میں عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے کر مکہ کے قریب دیہاتوں میں لے گئے اور وہاں ہم نے ایک خشک جگہ دیکھی جس کے گرد ریت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس جگہ وہ دابۃ الارض نکلے گا۔ ❷ ابن بریدہ کہتے ہیں کہ کئی سال بعد جب میں حج پر گیا تو وہ جگہ دیکھی تو وہ میری لاٹھی کے اتنے حصے کے برابر تھی (مطلب ان کا یہ تھا کہ مسلسل اس جگہ میں اضافہ ہوتا جائے گا حتیٰ کہ دابہ کے نکلنے کا وقت آ جائے) عبدالرزاق المعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ دابہ چھوٹے نرم بال والا ہوگا اس کے چار پاؤں ہوں گے یہ تہامہ کی ایک وادی سے نکلے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ ''دابہ'' صفا کی ایک دراڑ سے گھوڑے کے دوڑنے کی طرح نکلے گا اور تین دن رہے گا' تیسرے دن کا ثلث بھی نہیں نکلے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ یہ دابہ ایک چٹان کے نیچے سے نکلے گا مشرق کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر شام کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر یمن کی طرف آواز نکالے گا اور پھر مکہ سے چلا جائے گا اور عسفان جا پہنچے گا۔ ان سے پوچھا گیا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا مجھے نہیں معلوم۔ انہی سے ایک قول ہے کہ دابہ سدوم کے نیچے سے یعنی حضرت لوط کے شہر سے نکلے گا۔ بہر حال یہ متعارض اقوال مروی ہیں واللہ اعلم۔ ابوالطفیل سے مروی ہے کہ یہ دابہ صفا یا مروہ سے نکلے گا۔ (بیہقی) ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ''دابہ میں ہر رنگ موجود ہوگا اور دونوں سینگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک سوار بیٹھ سکے''۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس دابہ کا سر ہے نرم بال ہیں' پنجہ ہے دم ہے' داڑھی ہے اور یہ بہترین گھوڑے کی چال سے تین دن نکلے گا اور تیسرے دن کا تہائی نہیں گزرے گا۔ (ابن ابی حاتم)

ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوزبیر نے اس حلیہ کا یوں بیان کیا ہے کہ اس دابہ کا سر بیل جیسا' آنکھیں خنزیر جیسی' کان ہاتھی جیسے' سینگ پہاڑی بکرے جیسے' گردن شتر مرغ جیسی' سینہ شیر جیسا' اس کا رنگ چیتے جیسا' اس کے کولہے بلی جیسے' دم دنبے جیسی اور پاؤں اونٹ جیسے ہیں جس کے ہر جوڑ کے درمیان بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا' اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی' حضرت سلیمان کی انگوٹھی بھی نکلے گی اور یہ ہر مومن کے چہرے پر ''عصائے موسیٰ'' سے سفید نقطہ لگائے گا وہ پھیل جائے گا حتیٰ کہ اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور ہر کافر کے چہرے پر سیاہ نقطہ لگائے گا وہ نقطہ پھیل جائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا حتیٰ کہ (اس پہچان کی وجہ سے) لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کرتے وقت کافر کو کافر اور مومن کو مومن پکاریں گے حتیٰ کہ ایک ہی گھر کے لوگ جب دسترخوان پر بیٹھیں گے تو اپنے لوگوں میں کافر اور مومن کی پہچان کر لیں گے۔ پھر دابہ اس سے کہے گا اے فلاں مبارک ہو تو اہل جنت میں سے ہے اور اے فلاں! تو جہنمی ہے۔ ❸

---

❶ الدر المنثور صفحہ ۵/۱۱۶' المطالب العالیہ ابن حجر حدیث نمبر ۴۵۵۵' تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲/۲۲۱۔ ❷ اس سے آگے جو عبارت ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جگہ اتنی تھی جتنی کہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان جگہ ہوتی ہے۔ (مترجم) اور یہ بھی کہ وہ جگہ نرم تھی۔ ❸ تفسیر طبری' سورۃ النمل صفحہ ۱۱/۱۵۔

اس طرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اشارہ ہے:

''اور جب ان پر ہمارا قول واقع ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک دابہ نکال دیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے''۔

ابونعیم نے اپنی تصنیف میں حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ دابہ ابلیس کی نسل سے ہوگا' اس قول کی صحت اللہ کو معلوم ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ایک حدیث سنی جو میں کبھی نہیں بھولا۔ آپؐ نے فرمایا کہ:

''قیامت کی اولین نشانیاں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دابۃ الارض کا چاشت کے وقت نکلنا۔ دونوں میں سے جو نشانی بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے بعد بہت ہی جلد ظاہر ہو جائے گی''۔ ❶

اس حدیث سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو مانوس نہیں یعنی ان سے پہلے دجال کی آمد' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول پہلے ہو چکا ہوگا کیونکہ یہ مانوس نشانیاں ہیں اور مشاہدے اور عادت کے اعتبار سے غیر مانوس نہیں' البتہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عجیب وغریب شکل کے جانور کا نکل آنا بھی غیر مانوس ہے۔ اسی طرح لوگوں سے بات چیت اور کفر وایمان کی نشانیاں لگا دینا بھی غیر مانوس ہے۔ یہ زمین کی پہلی غیر مانوس نشانی ہے اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کی غیر مانوس نشانی ہے۔

فصل

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں' یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے' جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو اس دن کسی کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کما رکھی ہو۔ کہہ دو (اے محمدؐ) کہ انتظار کرو میں بھی کرتا ہوں''۔ (الانعام آیت نمبر ۱۵۸)

مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ''مذکورہ آیت سے مراد' مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے''۔ ❷

صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ منقول ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا' جب لوگ اسے دیکھیں گے تو کفر پر قائم لوگ ایمان لائیں مگر اس وقت ''کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا''۔ (پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی) ❸ بخاری ہی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں

---

❶ صحیح مسلم' کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۰۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۰۔ ❷ ترمذی حدیث نمبر ۳۰۷۱' مسند احمد صفحہ ۳/۳۱۔
❸ بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۶۳۵' مسلم حدیث نمبر ۳۹۴' کتاب الایمان۔

گے اور اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ❶ (یہی روایت مسلم میں بھی ہے) مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تین چیزیں جب نکل آئیں تو کسی کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمار کھی ہو) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دھواں ظاہر ہونا' دابۃ الارض کا نکلنا''۔ ❷ (مسلم میں بھی یہ روایت آئی ہے)

جس کو علم ہو وہ بات کرے جسے نہ ہو وہ خاموش رہے:

یہ حدیث کئی طرق سے کئی صحابہ سے مروی ہے۔ حضرت ابو شریحہ حذیفہ بن اسید سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو......'' (باقی یہ حدیث ابھی چند احادیث سے پہلی گزری ہے) ❸ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چھ چیزوں سے پہلے اعمال صالحہ کر لو اور ان چھ میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دھواں اور دابۃ الارض کا خروج شمار فرمایا ❹ جیسا کہ گزرا۔ صحیحین میں حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے کہ جب یہ سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا کہ رک کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا اور اجازت مانگتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسے یہ کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا! (یعنی مغرب سے طلوع ہو جا) تو یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی کمانہ رکھی ہو) ❺

مسند احمد میں ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ: ''چھ افراد مدینہ میں مروان کے ساتھ بیٹھے اور اس کی باتیں سنیں وہ قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ ''قیامت کی پہلی نشانی دجال کا خروج ہے'' تو وہ لوگ وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی بات نقل کی تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مروان نے کچھ بنایا۔ مجھے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد یاد ہے کہ: ''بے شک اولین نشانیوں میں سے سورج کا طلوع ہونا' دابۃ الارض کا نکلنا ہے دونوں میں سے جو نشانی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد واقع ہوگی۔ ❻ پھر حضرت عبداللہ کہنے لگے یہ کتابیں پڑھتے رہتے تھے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان میں سے پہلے مغرب سے طلوع شمس واقع ہوگا۔ یہ اس لیے کہ وہ جب بھی غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو واپسی کی اجازت مل جاتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دے۔ یہ اسی طرح چلتا رہے گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگے گا اس کو کوئی جواب نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ رات کافی گزر جائے گی جتنی اللہ تعالیٰ چاہے اور سورج سمجھ لے گا کہ اگر اب اجازت بھی ملی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا' وہ کہے گا اے رب مشرق بہت دور ہے لوگوں کا میرے بغیر کیا ہوگا؟ حتیٰ کہ افق ایسا ہو جائے گا جیسے کہ زنجیر ہو پھر اسے کہا جائے گا اپنی جگہ پر لوٹ جا اور طلوع ہو جا! چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

---

❶ بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۶۳۵' مسلم حدیث نمبر ۳۹۴' کتاب الایمان۔ ❷ اس کی تخریج گزر چکی۔ ❸ اس کی تخریج گزر چکی۔
❹ اس کی تخریج پہلے گزر چکی۔ ❺ بخاری بدء الخلق حدیث نمبر ۳۱۹۹' مسلم حدیث نمبر ۳۹۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۰۲۔
❻ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۰۹' ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۰۔

یہ فرما کر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اس وقت کسی نفس کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں خیر نہ کمائی ہو۔'' صحیح مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ابوحیان یحییٰ بن سعید بن حیان کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد یاد ہے کہ ''قیامت کی اولین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابہ کا لوگوں کے سامنے نکلنا ہے۔ چنانچہ جو بھی نشانی پہلے واقع ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد ہی واقع ہو جائے گی۔ [1] ہم یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ یہاں ان نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو مانوس نہیں اور جو کہ عادات مستقرہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ دابہ کا لوگوں سے بات چیت کرنا' کافر اور مومن کی تعیین کرنا نامانوس ہے اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا دابہ سے مقدم ہے۔ یہی احتمال زیادہ صحیح اور مناسب ہے۔ طبرانی میں ایک غریب حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ابلیس سجدے میں گر جائے گا اور بلند آواز سے کہے گا کہ ''مجھے حکم دے تو میں جسے تو چاہے اسے سجدہ کروں گا'' (اس کی جزع فزع دیکھ کر اس کے چیلے وہاں جمع ہو کر پوچھیں گے کہ یہ آہ وزاری کیسی ہے؟ وہ کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے وقت معلوم تک کی مہلت مانگی تھی۔ [2] پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض صفا پہاڑی کی ایک دراڑ سے نکلے گا پھر فرمایا: ''وہ پہلا قدم انطاکیہ میں رکھے گا چنانچہ ابلیس وہاں آ کر اسے طمانچہ لگائے گا۔ [3]

یہ حدیث بہت ہی غریب ہے اس کا نبی کریم ﷺ تک نسبت میں نکارت پائی جاتی ہے۔ ہونا ہو یہ حدیث ان دو مشکوں کی باتوں میں سے ہے جو جنگ یرموک میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ہاتھ لگے تھے اور ان میں اہل کتاب کی کچھ کتب تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ان کتب سے بہت سے عجیب وغریب واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ دابۃ الارض ابلیس کو قتل کر دے گا اور یہ بھی انتہائی غرابت والا واقعہ ہے۔ طالوت بن عباد کی سند سے ابوامامہ صدی بن عجلان سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے''۔ [4]

حافظ ابوبکر بن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

> ''لوگوں پر دنیا کی تین راتوں کے برابر ایک رات آئے گی' جب یہ رات ہوگی تو نفل پڑھنے والے اسے پہچان لیں گے تو ان میں سے ایک شخص سو کر اٹھے گا اور پھر اپنی روزمرہ کی نماز اور قرآن پڑھ کے سو جائے گا' پھر دوبارہ اٹھے گا پھر پڑھ کر سو جائے گا۔ اسی دوران لوگ چیخ و پکار کر کے ایک دوسرے سے پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور پھر مسجدوں کی طرف بھاگیں گے اچانک انہیں سورج مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا حتیٰ کہ آسمان کے درمیان تک آ جائے گا پھر دوبارہ لوٹے گا اور پھر مغرب سے طلوع ہوگا۔ (نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا کہ) اس وقت کسی کا ایمان اسے نفع نہیں دے گا۔ [5]

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۳۰۹' ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۰۔ [2] طبرانی اوسط حدیث نمبر ۹۴۔ [3] بغوی شرح السنۃ صفحہ ۵/۱۵۸۔

[4] صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۳۰۹' ۷۳۱۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۰۔ [5] الدر المنثور صفحہ ۵۸۱۳' الآلی المصنوعہ صفحہ ۱/۳۱' تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳/۳۶۹۔

ابن مردویہ نے سفیان ثوری کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ: ''میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ مغرب سے طلوع شمس کی کیا نشانی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ

''وہ رات طویل ہو جائے گی اور دو راتوں کے برابر ہوگی۔ رات کو نفل پڑھنے والے بیدار ہو کر اپنے معمولات سرانجام دیں گے۔ مگر تارے دکھائی نہ دیں گے وہ اپنی جگہ سو چکے ہوں گے۔ یہ لوگ بھی سو جائیں گے پھر اٹھیں گے نماز پڑھ کر سو جائیں گے' پھر اٹھ کر نماز پڑھ کر سو جائیں گے اور پھر اٹھیں گے' رات لمبی ہو جائے گی تو لوگ چیخ و پکار کریں گے صبح نہ ہوگی۔ اسی دوران یہ سورج کے مشرق سے طلوع ہونے کا صبح ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ اچانک انہیں وہ مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا''۔ ❶

حافظ ابوبکر بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کیا ہے: ''(وہ سورج سڑی ہوئی کیچڑ کے ایک تالاب میں غروب ہو رہا تھا)'' (سورۃ الکہف آیت نمبر ۸۶) کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ: ''سورج جب غروب ہوتا ہے تو اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کی تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر عرش کے نیچے جاتا ہے وہاں پہنچ کر اللہ کو سجدہ کرتا اور تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر اجازت مانگتا ہے۔ پھر جب وہ دن آئیگا جس دن اسے روک لیا جائے گا تو اس دن یہ سجدہ کر کے تسبیح و تعظیم کرے گا اور اجازت مانگے گا تو اسے کہا جائے گا ''انتظار کر'' پھر اسے دو راتوں کے برابر روک لیا جائے گا (ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ) تہجد پڑھنے والے جزع فزع کریں گے۔ آدمی اپنے پڑوسی کو آواز دے گا کہ آج رات کو کیا ہو گیا؟ میں رات سو کر سیر ہو گیا نماز پڑھتے پڑھتے تھک گیا ہوں''۔ ادھر سورج کو کہا جائے گا جہاں سے غروب ہوا تھا وہاں سے طلوع ہو جا اور یہ وہ دن ہوگا (جب کسی کا ایمان نفع نہیں دے گا الآیۃ) ❷

جب دشمن برسرِ پیکار ہو تو ہجرت کرنے والوں کی ہجرت مقبول نہ ہوگی:

مسند احمد ابن السعدی سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب تک دشمن لڑ رہا ہو ہجرت فائدہ نہیں دے گی۔ ❸

حضرت معاویہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عاص رضی اللہ عنہم سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ہجرت کی دو خصلتیں ہیں ایک تو یہ کہ برائی کو چھوڑ دیا جائے دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی جائے' جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت منقطع نہ ہوگی اور توبہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک قبول ہوگی اور جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر کر دی جائے گی اور لوگوں کے لیے عمل کافی ہوگا۔❹ (وہ حدیث کی اسناد جید اور قوی ہیں مگر یہ مشہور کتب حدیث میں موجود نہیں) مسند احمد اور ترمذی میں حضرت صفوان بن عسالؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر یا چالیس ہاتھ ہے وہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے''۔ ❺

❶ ابن کثیر صفحہ ۳/۳۶۸' ۴/ اللآلی المصنوعہ صفحہ ۳۱/ ۱' الدر المنثور صفحہ ۳/۵۸۔ ❷ تفسیر طبری' سورۃ الانعام صفحہ ۵/۹۷۔ ❸ مسند احمد صفحہ ۱۹۲۔

❹ مسند احمد صفحہ ۱۹۲/ ا تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳/۳۷۱' تاریخ کبیر بخاری صفحہ ۶/۱۴۰۔

❺ ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر ۳۵۳۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۰' ابن کثیر صفحہ ۳/۳۶۹۔

چنانچہ یہ آیت کریمہ اور متواتر روایات ثابت کرتی ہیں کہ جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایمان لایا تو یہ کی اب توبہ قبول نہ کی جائے گی اور پھر ایسا ہی رہے گا واللہ اعلم۔ کیونکہ یہ قیامت کی ان بڑی بڑی نشانیوں اور علامات میں سے ہے جو قرب قیامت پر دلالت کرتی ہیں۔ لہذا اس وقت میں بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو قیامت کے دن ہوگا یعنی ایمان اور توبہ کی عدم قبولیت۔ جیسے کہ سورۃ انعام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ﴾ (الانعام : ۱۵۸)

''وہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر یہ کہ آ جائیں ان کے پاس فرشتے یا آپ کا رب یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں' جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی' کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا' جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا۔''

اور سورۃ غافر میں فرمایا کہ:

''جب دیکھ لیا انہوں نے ہماری پکڑ (عذاب) کو تو کہنے لگے ہم صرف ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جن کو ہم شریک ٹھہراتے ہیں ان کا انکار کرتے ہیں' کہ کوئی فائدہ نہیں پہنچایا (اس وقت) ان کو ایمان لانے نے۔''

اور سورۃ زخرف میں فرمایا کہ:

''یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعتاً آ پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

بیہقی نے حاکم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا' سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی وہ دجال کا ظہور ہوگا' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے' پھر یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا پھر دابہ نکلے گا' پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس لئے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا ہوگا وہ لا چکا ہوگا' اور اس کے بعد کا ایمان معتبر نہ ہوگا' اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ہوتا تب تو کوئی بھی کافر نہ رہتا۔

لیکن اس میں کچھ اشکال ہے کیونکہ اس دن دنیا والوں کا ایمان سب کو فائدہ نہ دے گا:

﴿ وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ﴾ (الانعام : ۱۵۸)

''کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

چنانچہ جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد ایمان قبول کیا یا توبہ کی تو اس کا وہ ایمان اور توبہ مقبول نہ ہوگی جب تک وہ اس واقعے سے پہلے ہی توبہ نہ کر چکا ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان' قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں سورۃ نساء میں موجود ہے کہ:

﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ﴾

''اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے یعنی ایسا ایمان جس میں وہ سمجھتے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں چنانچہ عیسائیوں کو اپنے جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں بیٹے نہیں جیسے ان کو مجرم سمجھا کرتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں اور غضب نازل ہو۔

قیامت سے پہلے دھویں کا ذکر:

سورۃ دخان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجیے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا۔ جو ان سب لوگوں پر عام ہو جائے یہ (بھی) ایک دردناک سزا ہے۔ اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان کو (اس سے) کب نصیحت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) ان کے پاس ظاہر شان کا پیغمبر آیا ہے' پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا) سکھلایا ہوا ہے دیوانہ ہے ہم چندے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔ جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم (پورا) بدلہ لیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ان آیات کی تفسیر کے بارے میں ہم اپنی تفسیر ابن کثیر سورۂ دخان کے ذیل میں سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان آیات کی تفسیر اس قحط سال سے کی جس میں قریش مبتلا ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی بددعا کی بدولت قریش اس قحط سالی میں مبتلا ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا قحط اور بھوک کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ جب یہ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تو آسمان کے درمیان ان کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔

حالانکہ یہ تفسیر غریب ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی سے منقول نہیں ہے۔ اس لیے کہ حضرت ابو شریح حذیفہ بن اسیدؓ کی روایت میں منقول ہے' فرماتے ہیں کہ ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی' یہاں تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو' چنانچہ ان دس نشانیوں میں دجال' دخان (دھواں) اور دابہ کا ذکر بھی فرمایا۔'' ❶

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' فرمایا: ''چھ چیزوں سے نیک اعمال کے ذریعے بچو۔'' ❷

چنانچہ ان چھ چیزوں میں دجال' دخان (دھواں) اور دابہ کا ذکر بھی کیا۔ یہ دونوں روایات امام مسلم نے مرفوعاً نقل کی ہیں۔

بظاہر قرآن کریم سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ تو عام اور تحقیق شدہ بات

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب فی بقیہ من احادیث الدجال حدیث نمبر ۷۳۲۳' ابن ماجہ کتاب الفتن باب الآیات حدیث نمبر ۴۰۵۶' اور مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۳۷۔ اور حدیث نمبر ۲/۳۷۲

❷ مسلم کتاب الفتن باب فی الدیات التی تکون قبل الساعۃ حدیث نمبر ۷۲۱۴، حدیث نمبر ۷۲۱۵' اور ابوداؤد کتاب الملاحم باب امارات الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۱۱' مسند احمد حدیث نمبر ۷۲۱۴۔

ہے اس سے وہ تفسیر مراد نہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمائی ہے کہ بھوک کی شدت سے قریش کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ دخان آیت نمبر ۱۰ میں فرمایا ہے کہ: ﴿فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ﴾ یعنی سو آپ (ان کے لیے) اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا۔ یعنی یہ نہایت واضح ہوگا کسی قسم کا خیال وغیرہ نہیں جو بھوک کی شدت کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح آگے بارہویں آیت میں فرمایا: ﴿رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ﴾ یعنی اے ہمارے رب ہم سے عذاب کو دور فرما دیجئے ہم ایمان لانے والے ہیں۔ یعنی اس زمانے کے لوگ یہ دعا مانگیں گے اور اس کے ذریعے اس سختی سے نجات حاصل کرنا چاہیں گے۔ کیونکہ وہ ایمان لا چکے ہوں گے اور ان معاملات کے انتظار میں ہوں گے جو قیامت سے پہلے ہونے ہوں گے۔ تاکہ اگر ان کے سامنے وہ معاملات ہوں تو دعا کر کے نجات حاصل کر لیں۔ واللہ اعلم

امام بخاری نے مسروق سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص "کندہ" نامی جگہ پر بیٹھا ہوا حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا' اس دھویں کی وجہ سے منافقوں کی آنکھیں اور کان بے کار ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام ہو جائے گا (مسروق کہتے ہیں) ہم یہ سن کر گھبرا گئے اور فوراً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچے۔ حضرت اس وقت تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے (ہماری بات سن کر) غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئے' اور فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو کچھ معلوم ہے تو بتایا کرے' اور جسے معلوم نہ ہو اسے صرف یہ کہنا چاہیے "اللہ اعلم" یعنی اللہ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ کیونکہ کسی بات سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے "اللہ اعلم" کہنا بھی علم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ:

﴿قُلْ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ﴾ (سورۃ ص: ۸۶)

"آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس قرآن (کی تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جب اہل قریش نے اسلام قبول کرنے میں مسلسل سستی کا مظاہرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف بددعا فرمائی کہ اے اللہ! میری ان سات چیزوں سے مدد فرما دیجیے جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد فرمائی تھی۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی بددعا کے نتیجے میں ان کا یہ حال ہوا حتیٰ کہ مردار اور ہڈیاں کھاتے کھاتے مر گئے' اسی بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال ہو گیا تھا کہ ان کو بھوک کی شدت کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان دھواں دکھائی دیتا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوسفیانؓ رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی "اے محمد! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے' اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور یہ آیت پڑھی۔

﴿فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ﴾ (سورۃ دخان)

"لوگوں کو یہ دردناک عذاب گھیر لے گا' اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجیے ہم ایمان لانے والے ہیں۔"

آخرت میں عذاب جب آئے گا تو ہم ان سے یہ عذاب ہٹا سکیں گے؟ دنیا کا عذاب تو ان سے ہٹا لیا' اس لیے وہ اپنے کفر میں

... ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ﴾ (سورۃ الدخان ۱۶)

''جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔''

اور جنگ بدر کا دن تھا۔

''الٓمٓ اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر اندر۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ چار نشانیوں کا ظہور ہو چکا ہے۔ امام بخاری اور مسلم نے اعمش کی روایت بیان کی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قمر، دخان، روم اور لزام کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔ امام بخاری نے مختلف الفاظ اور متعدد طرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابھی جس قصہ خواں کا ذکر پہلے گذرا ہے یہ دھواں قیامت سے پہلے ہوگا۔ یہ کہنا اچھا نہیں ہے اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کا ردّ کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ دھواں قیامت سے پہلے اس طرح ظاہر ہوگا جیسے دابہ، دجال، دخان، یا جوج ماجوج وغیرہ۔ جیسا کہ ابھی اس بارے میں ابوشریح اور حضرت ابوہریرہؓ وغیرہم کی روایات گزری ہیں۔

رہی وہ آگ جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی، صحیح روایات کے مطابق یہ آگ عدن کے محل سے نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی، جہاں یہ لوگ رات گذاریں گے تو یہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گذارے گی۔ اور جہاں یہ لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے وہیں یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جو شخص بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے پیچھے رہ جائے گا اس کو کھا جائے گی۔

قیامت کے قریب بجلیاں کثرت سے گریں گی:

امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قریب کثرت سے بجلیاں گریں گی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنی قوم کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کل کس پر بجلی گری؟ تو دوسرے جواب دیں گے فلاں فلاں پر بجلی گری ہے۔'' ❶

قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر:

حافظ ابوبکر بزار نے اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی زبردست بارش نہ ہو جو کسی جگہ کو نہ چھوڑے نہ بالوں سے بنے گھر کو نہ خیموں کو''۔ ❷ (یا نہ کچے گھروں کو اور نہ پکے گھروں کو)۔

---

❶ بخاری کتاب التفسیر باب و ما انا من المتکلفین حدیث نمبر ۴۸۰۹، مسلم کتاب صفات المنافقین باب الدخان حدیث نمبر ۶۹۹۷، اور حدیث نمبر ۶۹۹۸، ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب و فی سورۃ الدخان حدیث نمبر ۳۲۵۴۔

❷ مذکورہ بالا اور مسند احمد حدیث نمبر ۳/۶۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۴۰۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۵، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۸۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۲، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۷/۳۳۱، ۷/۳۳۰۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں جیسے کسی لڑی میں موتی پروئے ہوئے ہوں اور وہ لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی پے در پے گرتے چلے جاتے ہیں۔'' ❶

یعنی جس طرح لڑی ٹوٹ جانے سے موتی ایک ایک کر کے سارے گر جاتے ہیں اور بہت تیزی سے اور جلدی جلدی گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد ایک اور مسلسل رونما ہوتی چلی جائیں گی۔

ان امور کا ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آ سکتی:

ان میں سے اکثر نشانیاں پہلے مختلف روایات میں گزر چکی ہیں' ان میں سے کچھ ہم مزید ذکر کریں گے۔ وباللہ المستعان۔

بلند و بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

جیسا کہ پہلے گزرا کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ اونچی اونچی عمارتیں نہ بنانے لگیں گے' اسی طرح اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑی جماعتوں کی آپس میں جنگ نہ ہو' دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم چھین نہ لیا جائے' زلزلے کثرت سے نہ آنے لگیں' زمانہ قریب ہو جائے گا' (یعنی اوقات میں بے برکتی ہو جائے گی) فتنے کثرت سے برپا ہونے لگیں گے' اور کثرت سے ہرج (قتل) ہونے لگیں گے۔ اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک تیس جھوٹے دجال نہ ظاہر ہو جائیں ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اسی طرح اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص ایک قبر کے پاس سے گذرے گا اور قبر کو دیکھ کر آرزو کرے گا کہ کاش یہ میری قبر ہوتی۔''

اسی طرح قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو' اور جب سورج مغرب سے نکل آئے گا تو لوگ اس کو دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ ''کسی ایسے شخص کو اس وقت نہ ایمان لانے کا فائدہ ہوگا جو ابھی تک ایمان نہ لایا تھا اور نہ کسی نیک کام کا فائدہ ہوگا۔''

اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تمہارے پاس مال کی بہتات نہ ہو جائے یہاں تک کہ مال والا حیران و پریشان ہوگا کہ وہ کس کو مال دے۔'' ❷

امام مسلم نے اس روایت کو ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ' حضرت ابو بریدہ' حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم سے بھی یہ روایت گذر چکی ہے کہ ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں سے

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۱۹' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۴۷۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۳۳۔

❷ بخاری کتاب الفتن باب (۲۵) حدیث نمبر ۱۲۱۷' مسلم کتاب الایمان باب الاسلام ماھو بیان خصالہ حدیث نمبر ۹۹' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۵۳۰۔

جنگ نہ کرو، جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، ناک پچکے ہوں گے اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے ہوتے ہیں، یہ بالوں کے جوتے پہنیں گے۔'' ❶

وہ لوگ قنطورا کی اولاد ہوں گے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باندی تھی۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی بھی ہے

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔'' ❷

سرزمین عرب کا مال و دولت، خیر و برکت سے بھر جانا بھی قیامت کی نشانی ہے:

سفیان ثوری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات دن اس وقت تک نہیں جائیں گے یہاں تک کہ عرب کی سرزمین خیر و برکت اور بحر و نہر سے نہ بھر جائے یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا اور اس کی خاطر یہ آپس میں جنگ کریں گے، جس میں ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے اور ایک بچے گا۔'' ❸

قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مرتد ہونے کی طرف اشارہ نبویہ:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے چوتڑ دوس کے سرکش ذی الخلصۃ کے ارد گرد نہ حرکت کریں جو جاہلیت میں بتوں کی عبادت کرتے تھے۔'' ❹

امام مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا،

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر.......... حدیث نمبر ۷۳۴۳، ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب فی قتال الترک حدیث نمبر ۴۳۰۳، نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الترک والحبشۃ حدیث نمبر ۳۱۷۷۔

❷ بخاری کتاب العلم باب رفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱، مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ وظہور الجہل حدیث نمبر ۶۷۲۷، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۲۲۰۵۔

❸ بخاری کتاب الفتن باب خروج النار حدیث نمبر ۷۱۱۹، مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی یحسر ....حدیث نمبر ۷۲۰۳، ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب حسر الفرات عن کنز حدیث نمبر ۴۳۱۳۔

❹ بخاری کتاب الفتن باب تغییر الزمان حتی تعبد الاوثان حدیث نمبر ۷۱۱۶، مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی تعبد........حدیث نمبر ۷۲۲۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۷۱۔

فرمایا رات دن اس وقت تک نہ جائیں گے جب تک لات وعزیٰ کی عبادت نہ کی جائے۔'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴾

''(چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت کا سامان یعنی قرآن اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام (بقیہ) انہوں پر غالب کر دے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔ (توبہ:۳۳۔صف:۹) (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

تو میں یہ سمجھتی تھی کہ اب دین اسلام ہی کا بول بالا رہے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ سب کچھ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے عنقریب ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیں گے۔ اس ہوا کے اثر سے ہر وہ شخص وفات پا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا' وہی لوگ باقی بچیں گے جن کا بھلائی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا' تو وہ واپس اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔ ❶

جزء الانصاری نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (درمنثور للسیوطی حدیث نمبر ۶/۶۲)

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور ایمان کے بارے میں آپؐ سے سوال پوچھا۔ پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس سے یہ سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال پوچھنے والے سے زیادہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا' لیکن میں عنقریب تمھیں اس کی نشانیاں بتاؤں گا' جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی' ننگے پیر' ننگے بدن گھومنے پھرنے والے' بکریاں چرانے والے لوگوں کے سردار ہوں گے' تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ پانچ باتیں ہیں' جن کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴾ (سورة لقمان : ۳۴)

''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا' بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا' آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلا کر لاؤ۔ صحابہ کرامؓ دوڑے لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دیا تو آپؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے لوگوں کو دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔ ❷

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی بقذر..... حدیث نمبر ۲۲۷' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۲۲۶۱۴' حدیث نمبر ۵۴۹' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۳۴۔

❷ بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبیؐ عن الایمان...... حدیث نمبر ۵۰' مسلم کتاب الایمان باب الایمان ماھو؟ وبیان خصالہ حدیث نمبر ۹۷۔

آپؐ نے جو یہ فرمایا ''ان تلد الامۃ ربتھا'' اس سے مراد یہ کہ آخری زمانے میں یہ باندیاں ہی عظمت و حشمت کا نشان ہوں گی۔ لہٰذا باندی صرف کسی بڑے آدمی کے پاس ہوگی کسی اور عام آزاد آدمی کے ماتحت نہ ہوگی چنانچہ اسی لیے اس کے ساتھ ہی فرمایا ''اور تو دیکھے گا ننگے پیر اور ننگے بدن رہنے والے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر رہیں گے یعنی یہ کہ بڑے بڑے انسان لوگوں کے سردار بن جائیں گے ان کے مال زیادہ ہو جائیں گے اور ان کی عظمت و وجاہت بڑھ جائے گی۔ اور ان کی یہ چودھراہٹ ان کے کسی کمال کی بنا پر نہ ہوگی بلکہ محض عالیشان عمارتیں ہی ان کی چودھراہٹ کا سبب ہوں گی۔ اور یہی مضمون ایک پہلی گذری ہوئی حدیث میں بھی ہے جس میں فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب دنیا سے سب سے زیادہ عیش و آرام حاصل کرنے والا وہ شخص نہ ہو جائے جو خود بھی کمینہ ہے اور اس کا باپ بھی کمینہ تھا۔ ❶

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کسی کام کو نااہل کے سپرد کر دیا جائے۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ''جب کوئی کام کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیا جائے جو اس کا اصل نہ تھا تو قیامت کا انتظار کرو۔'' ❷

ایک اور حدیث میں ہے کہ فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ہر قبیلہ اپنے بدترین آدمی کو اپنا سردار نہ بنانے لگے۔'' ❸

بعض لوگوں نے اس روایت کی تشریح میں کہا ہے کہ یہ کثرت فتوحات کی وجہ سے ہوگی۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ فتوحات کی کثرت تو اسلام کے ابتدائی زمانے میں ہوگئی' ان کا علامات قیامت سے کیا تعلق؟ جو قریب قیامت میں ظاہر ہوں گی۔ واللہ اعلم

حافظ ابوبکر بیہقی نے اپنی کتاب البعث والنشور میں حسن سے ایک روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ ''میں علم کی طلب میں پھرتا پھراتا کوفہ پہنچا۔ وہاں اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ موجود تھے' میں نے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن! کیا قیامت کی علامات کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لڑکا نافرمان ہوگا' بارش گرم ہوگی' راز کھل جائیں گے' جھوٹوں کی تصدیق کی جائے گی' خائن امانتدار سمجھے جائیں گے' امانت دار خائن سمجھے جائیں گے' ہر قبیلہ اپنے اندر سے منافق کو سردار بنائے گا' بازار فساق و فجار سے بھرا پڑا ہوگا' محرابوں کو سجایا جانے لگے گا' دل خراب (گندے) ہو جائیں گے' مرد مردوں پر گذارا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر' فتنہ ظاہر ہوگا' سود کھایا جائے گا' خزانے اور آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں گے' شراب پی جانے لگے گی' کثرت سے شرطیں لگنے لگیں گی' لوگوں کی برائیاں بیان کرنے والے اور غیبت کرنے والے بہت ہو جائیں گے۔'' ❹

---

❶ ترمذی کتاب الفتن باب السعد الناس لکع ابن لکع حدیث نمبر ۲۲۰۹' مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹۱۵' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۷۶۔

❷ بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً حدیث نمبر ۵۹' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۲۳' سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۰۔

❸ مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۲۷۱۷' تفسیر ابن عدی حدیث نمبر ۲/۷۶۴' فتح الباری حدیث نمبر ۱۳/۸۴۔

❹ طبرانی کی معجم الاوسط حدیث نمبر ۴۸۵۸' سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۵۲۱۶۔

امانتوں کا ضائع کیا جانا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اس نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ''جب امانت کو ضائع کیا جانے لگے گا تو قیامت کا انتظار کرو۔'' دوبارہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! امانت کیسے ضائع ہوگی؟ فرمایا ''جب معاملات نااہلوں کے سپرد کیے جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو''۔ (بخاری کتاب الرزاق باب رفع الامانۃ حدیث نمبر ۶۴۹۶)

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے غالباً مرفوعاً نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت کے قریبی دنوں میں قتل بہت ہوگا' علم اٹھ جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۹/۱ حدیث نمبر ۴/۹۰)

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں جنگی زبان میں ''ہرج'' قتل کو کہتے ہیں۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا' تو اس کے جوتے کا تسمہ یا اس کا کوڑا یا اس کا عصاء اسے بتائے گا کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۳/۸۹)

اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابوسعیدؓ سے ہی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں' جب تک انسان کے کوڑے کی گرہ اس سے بات نہ کرے' جب تک انسان کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرے' اور جب تک اس کی ران اس کو نہ بتا دے کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔'' (دلائل النبوۃ لابی نعیم حدیث نمبر ۱۳۲)

امام احمد نے ہی حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم ہوگی جب بارش کو روک لیا جائے' زمین اپنی پیداوار بند کر دے اور پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہو' اور ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے گزرے گی تو وہ اس کو دیکھ کر کہے گا کہ وہ اس عورت کا شوہر تھا۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۸۶)

امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ روایت حماد نے حضرت انسؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور ایسی ہی ایک اور روایت بھی حضرت انسؓ کے حوالے سے ہی اچھی سند سے بیان کی ہے۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب علم اٹھا لیا جائے گا' جہالت ظاہر ہوگی' مرد کم ہو جائیں گے' عورتیں زیادہ ہو جائیں گی' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔'' [1]

---

[1] بخاری کتاب العلم باب رفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱' مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ...... حدیث نمبر ۶۷۲۷' مسند احمد حدیث نمبر ۳/۹۸' حدیث نمبر ۳/۲۷۳' حدیث نمبر ۳/۲۸۹

اسی طرح امام احمد نے ایک اور روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس وقت تشریف لائے جب سورج کی روشنی ماند پڑ رہی تھی آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا تذکرہ فرمانے لگے اور یہ بھی فرمایا کہ قرب قیامت میں بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔'' ❶

قیامت کے قریب وقت سے برکت کے خاتمے کی طرف اشارۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم:

امام احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت اس وقت آئے گی جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی وقت سے برکت ختم ہو جائے گی)' سال اتنی جلدی گذرے گا جیسے مہینہ' اور پورا ہفتہ ایسے گزرے گا جیسے ایک دن' اور دن اتنی جلدی گزر جائے گا جیسے ایک گھنٹہ اور گھنٹہ اتنی جلدی گزرے گا جیسے کوئی معمولی سی چیز فوراً جل جاتی ہے۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۶۳)

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ''دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک اس شخص کی مانند نہ ہو جائے جو خود بھی کمینہ تھا اور اس کا باپ بھی کمینہ تھا۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۴/۴۶۶)

نہایت معمولی چیزوں کا بولنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے ایسے سال ہوں گے جن میں دھوکہ عام ہو گا' سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق' امانت دار خائن ٹھہرایا جائے گا اور خائن امانتدار اور نہایت معمولی معمولی چیزیں بات کیا کریں گی۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۸۲)

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بکریاں چرانے والوں کو لوگوں کا سردار بنا ہوا دیکھا جائے گا اور (انہی نشانیوں میں سے) تو یہ بھی دیکھے گا کہ ننگے پیر' اور ننگے بدن بھوکے رہنے والے اپنی عمارتوں پر فخر کریں گے اور لونڈی اپنے (مرد) آقا یا (خاوند) آقا کو جنے گی۔'' ❷

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی پیدا نہ ہو۔'' (مسند احمد حدیث نمبر ۲/۴۴۲)

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک علم اٹھا نہ لیا جائے' جہل عام نہ ہو جائے اور ہرج کثرت سے نہ ہونے لگے۔ عرض کیا گیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا ''قتل''۔ ❸

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۶۳' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۱۷۹۶۔

❷ مسند احمد حدیث نمبر ۱/۲۷' اور نمبر ۱/۳۱۹' اور نمبر ۲/۳۹۴' اور نمبر ۲/۴۲۶' اور نمبر ۴/۱۲۹' اور نمبر ۴/۱۶۴۔

❸ مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ حدیث نمبر ۶۷۲۷' مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۹۸ اور حدیث نمبر ۳/۲۷۳' اور حدیث نمبر ۳/۲۸۹۔

امام احمد نے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگوں میں مال کی بہتات اور کثرت اتنی نہ ہو جائے کہ صاحب مال تلاش کرے گا کہ کوئی ہے جو اس کے مال کا صدقہ (زکوۃ) قبول کرے؟ اور اسی طرح قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم کو اٹھا نہ لیا جائے۔ زمانہ قریب نہ ہو جائے (یعنی وقت سے برکت ختم نہ ہو جائے) فتنوں کی کثرت نہ ہو جائے۔ اور ہرج نہ پھیل جائے عرض کیا گیا کہ ''ہرج'' کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ''قتل قتل''۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۲/۴۱۶)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑے گروہوں کی آپس میں جنگ نہ ہو جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور ان کے درمیان زبردست قتال ہوگا''۔ [1]

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تقریباً تیس دجال جھوٹے نہ پیدا ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے''۔ [2]

ایک اور جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو سو جب مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ بھی اس کو دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب:

﴿ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴾

(سورۃ الانعام آیت ۱۵۸) [3]

''کسی ایسے شخص کو اس وقت ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا جو اس وقت تک ایمان نہیں لایا تھا اور نہ ہی کسی نیک کام کا فائدہ ہوگا''۔

حافظ ابوبکر النبروز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس میں خسف (دھنسنا) اور قذف (جھوٹی تہمت) اور مسخ (چہروں کا بگڑ جانا) نہ ہو''۔

عرض کیا گیا کہ یہ کب ہوگا یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا جب تم عورتوں کو شرمگاہوں پر سوار دیکھو (یعنی شرمگاہ کی ہوس پوری کرنے میں مصروف ہوں)' گانے بجانے والیاں زیادہ ہو جائیں۔ جھوٹی گواہی عام ہو جائے' مرد مردوں سے اپنی خواہش پوری کرنے لگیں اور عورتیں عورتوں سے''۔ [4]

---

[1] بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۰۹' مسلم کتاب الفتن باب اذا تواجہ المسلمان بسیفیھما حدیث نمبر ۱۸۵۷' مسند نمبر ۲/۳۱۳۔ [2] بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر ۳۷۶۱۷' مسلم کتاب الفتن لا تقوم الساعۃ حتیٰ صبر الرجل بقبر الرجل حدیث نمبر ۱۲۷' نمبر ۲۲۷' ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج الکذابون حدیث نمبر ۲۲۱۸۔

[3] بخاری' کتاب التفسیر باب قل ھل انتم شھداء کم'' حدیث نمبر ۴۶۳۶' مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان حدیث نمبر ۳۹۴' اور نمبر ۳۹۵' ابوداؤد آداب الملاحم باب امارات الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۱۲۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عقل غائب ہو جائے (یعنی نفس پرستی عام ہو جائے) اور دانائی کم ہو جائے۔'' ❶

امام احمد نے طارق بن شہاب سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود کھڑے ہو گئے اور ہم بھی اور مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ ہم نے بھی تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔ ہم نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے انہوں نے کیا تھا۔ اتنے میں ایک شخص تیزی سے گزرا اور کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اللہ نے سچ فرمایا اور رسول اکرم ﷺ نے پہنچا دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم واپس آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہم بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے کہ تم نے سنا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سلام کا جواب کس طرح دیا تھا؟ صدق اللہ و ابلغ رسولہ۔ تم میں سے کون اس بارے میں حضرتؓ سے سوال پوچھے گا؟ طارق نے کہا میں پوچھوں گا۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو طارق نے سوال پوچھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''قرب قیامت میں سلام خاص خاص لوگوں کو کیا جائے گا اور تجارت اتنی پھیل جائے گی کہ عورت اپنے شوہر کی معاون ہوگی' قطع رحمی کی جائے گی' جھوٹی گواہی عام ہوگی' سچی گواہی کو چھپایا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا۔'' ❷

آخری زمانے والوں کی علامات:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین سے اپنا دین نہ اٹھالے' چنانچہ اس کے بعد زمین پر صرف کمینے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کسی نیکی کو نہ جانتے ہوں گے اور نہ کسی برائی کو وہ برا سمجھیں گے۔'' ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری مرفوع روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں سے اپنا دین نہ اٹھالے۔'' ❹

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ:

''بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں' بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی اور وہ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔'' ❺

---

❶ کنز العمال حدیث نمبر ۱۴/ ۳۸۵۲۲۔ اور حدیث نمبر ۱۴/ ۳۸۵۲۳۔ ❷ مسند احمد حدیث نمبر ۱/ ۴۰۷۔

❸ مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۱۰۲۔ ❹ ایضاً۔ ❺ مسند احمد حدیث نمبر ۱/ ۳۱۳' ۲/ ۲۶' ۱/ ۴۳۵۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔" ❶

جیسا کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ "مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا جو ان سب کی کفالت کرے گا اور وہ گلیوں کوچوں میں اس طرح زنا کیا کریں گے جیسے جانور کرتے ہیں۔" ❷

قیامت موحد پر قائم نہ ہوگی:

امام احمد نے ایک روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا میں "لا الہ الا اللہ" کہا جائے گا۔" ❸

اسی روایت کو امام مسلم نے زہیر کے طریق سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جائے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔" ❹

امام احمد نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"ایسے کسی شخص پر قیامت نہیں آئے گی جو "اللہ اللہ" کہتا ہوگا۔" ❺

اسی طرح کی ایک اور روایت امام احمد نے ابن عدی کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر "اللہ اللہ" کہا جائے گا۔" ❻

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ یہ روایت نہ صرف ثلاثی ہے بلکہ شیخین کی شرط پر بھی ہے اور ترمذی نے مرفوعاً نقل کی ہے اور حسن کہا ہے۔

قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو نہ نیکی کا حکم دیتے ہوں گے اور نہ ہی برائی سے روکتے ہوں گے:

یہ جو گزشتہ روایات میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر "اللہ اللہ" کہا جائے گا تو اس کی تشریح

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۲۸ مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۹۴، ۱/۴۳۵۔

❷ تجارتی کتاب العلم باب رفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱۔ مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ حدیث نمبر ۶۷۲۷۔

ترمذی کتاب الفتن باب جاء فی اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۲۲۰۵۔

❸ مسلم کتاب الایمان باب ذھاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، مسند احمد حدیث نمبر ۳/ ۱۰۷، ۳/ ۱۶۲، ۳/ ۲۰۱، ۳/ ۲۶۸۔

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۴۷۔ ❹ ایضاً۔ ❺ ایضاً۔

❻ مسلم کتاب الایمان باب ذھاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، ترمذی کتاب الفتن باب لا یاتی زمان الذی بعدہ شر منہ حدیث نمبر ۲۲۰۷۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/ ۱۰۷، ۳/ ۱۶۲، ۳/ ۲۰۱، ۳/ ۲۶۸۔

میں دو قول ہیں:

اول ☆ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو برائی ہوتی دیکھتے ہیں تو اس سے روکتے نہیں۔ کوئی ایک بھی کسی دوسرے کو جب برائی کرتے دیکھتا ہے تو ہرگز منع نہیں کرتا۔ اسی کو ان الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے' جب تک زمین پر ''اللہ اللہ'' کہا جائے گا۔ جیسے کہ ابھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا ہے کہ

''زمین میں گرد وغبار کی طرح معمولی لوگ رہ جائیں گے جو نہ تو کسی برائی سے روکیں گے اور نہ کسی نیکی کا حکم کریں گے۔''

دوم ☆ دوسرا مطلب ہے کہ جب تک وہ وقت نہ آ جائے کہ زمین پر اللہ کا نام لیا جائے اور نہ ہی کوئی اللہ کا نام جانتا ہو' یہ اس وقت ہوگا جب زمانے میں فساد برپا ہوگا اور نوع انسانی تباہ ہو چکی ہوگی' کفر' فسق وفجور اور نافرمانی بڑھ جائے گی' جیسے کہ حدیث میں ہے کہ

قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ''اللہ اللہ'' کہا جائے گا۔ [1]

قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی:

جیسے کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ ''ایک بوڑھا آدمی کہنے گا کہ: ''میں نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کہتے دیکھا ہے۔'' پھر ان کا معاملہ آپس میں مشتبہ ہو جائے گا اور حال برا ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ترک کر دیا جائے گا بلکہ بھلا دیا جائے گا۔ چنانچہ دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہ جانتا ہوگا' یہی لوگ بدترین ہوں گے اور انہی کی زندگی میں قیامت آئے گی۔''

جیسا کہ پہلے حدیث میں گزرا ہے کہ: ''قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی۔'' [2]

دوسرے الفاظ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ:

''بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔'' [3]

عبدالعزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''لوگوں میں بخل زیادہ ہوتا جائے گا' زمانے کی سختی بڑھتی جائے گی اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی۔'' [4]

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے' فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ:

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہاری قوم سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے' آپ نے آتے ہی ایسی بات ارشاد فرمائی ہے جس سے میں گھبرا گئی ہوں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا بات ہے؟ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال

---

[1] مسلم کتاب الایمان باب ذہاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳' حدیث نمبر ۳۷۴' ترمذی کتاب الفتن باب لا یاتی زمان الذی بعدہ شر منہ حدیث نمبر ۲۲۰۷۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷' ۳/۱۶۲' ۳/۲۰۱' ۳/۲۶۸۔

[2] مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۲۸' ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان حدیث نمبر ۴۰۳۹۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۹۴' ۴۳۵۔

[3] مسند احمد حدیث نمبر ۱/۴۵۴۔ [4] ایضاً۔

ہے کہ میری قوم بہت جلد آپ سے ملنے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں' تو میں نے عرض کیا وہ کس بارے میں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی امیدیں بڑھ جائیں گی۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ طاقتور کمزور کو کھانے لگیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہوگی۔'' ❶

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ''مجھے اور قیامت کو اس طرح (یعنی آگے پیچھے) بھیجا گیا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے ابوالمغیرہ کے طریق سے اسماعیل بن عبداللہ ابوالمہاجر دمشقی سے نقل کیا ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے' تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❷ (یعنی جیسے انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیاں)

دوسرا طریق:

امام احمد نے ہاشم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❸ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا)

تیسرا طریق:

امام احمد نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❹ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)

چوتھا طریق:

امام احمد نے محمد بن جعفر کے طریق سے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا'' ❺ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

---

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۶۸۱/۹۰۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۴۱۶۔

❷ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۴۳۔ مستدرک الحاکم حدیث نمبر ۴/۱۹۴۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۴۷۔

❸۔❹ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبیؐ بعثت انا والساعۃ کھاتین حدیث نمبر ۶۵۰۵۔ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۳۰۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۴۴'۳/۱۳۰۔

❺ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۳۱ ' ۳/۲۸۳

پانچواں طریق:

امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔''❶ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا)

چھٹا طریق

امام مسلم نے ابوغسان کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات

پہلا طریق:

امام احمد نے مصعب بن سلام کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی تعریف اور ایسی حمد وثناء بیان کی جس کا وہ مستحق ہے' پھر فرمایا: ''امابعد سب سے سچی بات تو اللہ کا کلام ہے' اور سب سے بہترین ہدایت (راستہ) تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور بدترین چیزیں وہ ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' ❸

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور غصے کا اظہار ہونے لگا اور بلند آواز سے (اس طرح جیسے کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں) فرمایا: ''قیامت تمہارے پاس آ پہنچی' مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا''۔ ❹ اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا' اگلے دن قیامت آ جائے گی اور تمہیں پکڑ لے گی۔

اسی کو مسلم' نسائی' ابن ماجہ نے بھی جعفر بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے' امام مسلم کے ہاں اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔'' ❺

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایات:

امام مسلم نے سعید بن منصور کے طریق سے ابوحازم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۴۴' مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۹۳۔

❷ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبیؐ بعثت انا والساعۃ کھاتین حدیث نمبر ۶۵۰۴۔ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۴۴۔
ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی قول النبیؐ بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنی اسباب والوسطی حدیث نمبر ۲۲۱۴۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۷۵۔

❸ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۳۱۱۔ ❹ ایضاً۔

❺ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۴۴' ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۴۰۴۰۔

سنا کہ: ''میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا تھا اور فرما رہے تھے کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات:

حافظ ابوالعلی موصلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' اور اپنی انگلیوں کو ساتھ ملا کر دکھایا۔

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔'' ❷

امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوجبیرۃ بن الضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''مجھے قیامت کے شروع میں بھیجا گیا ہے۔'' ❸

باقی گزرے ہوئے زمانوں کی نسبت قرب قیامت کے بارے میں حدیث

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی نسبت تمہارا وقت صرف اتنا رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز سے غروب شمس تک۔ اہل توراۃ کو تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل شروع کیا اور جب دوپہر ہوگئی تو عاجز ہو گئے' تو ان کو بدلے میں ایک قیراط دے دیا گیا' پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے عصر کی نماز تک اس پر عمل کیا ان کو بھی ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے سورج غروب ہونے تک اس پر عمل کیا اور تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے تو اہل توراۃ وانجیل کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! ان لوگوں نے ہم سے کم کام کیا ہے اور ان کو پھر بھی ہم سے زیادہ اجر دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں کچھ کمی کر دی ہے؟ بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔'' ❹

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۴۴۔

❷ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین حدیث نمبر ۲۲۱۴۔ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۴۱۴۰۔

❸ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۳۱۔ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۶/۵۰۔

❹ بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ﴿قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا﴾ حدیث نمبر ۷۵۳۳۔

امام بخاری نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''گزشتہ امتوں کی نسبت تمہارا مقررہ وقت اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز اور سورج غروب کے درمیان ہوتا ہے۔'' ❶

پھر حدیث کو سابقہ حدیث کی طرح تفصیل سے بیان کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور طریق:

امام احمد نے مجاہد اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور سورج عصر کے بعد قعیقعا (نامی پہاڑی) کی چوٹی پر پہنچ چکا تھا' تو آپ ؐ نے فرمایا کہ ''گزشتہ امتوں کے مقابلے میں اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے کہ جتنا وقت دن ختم ہونے میں باقی ہے۔'' ❷

ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' فرماتے ہیں کہ میں عرفات میں کھڑا تھا میں نے سورج کی طرف دیکھا تو ڈھال کی مانند مغرب میں غروب ہو رہا تھا' یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہت زیادہ رونے لگے' تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے عرض کی' اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کئی مرتبہ میرے ساتھ ٹھہرے ہیں لیکن پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! دنیا کی عمر گزشتہ وقت کے مقابلے میں صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا وقت آج کا دن ختم ہونے میں باقی ہے۔'' ❸

تیسرا طریق:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''سنو تم سے پہلی امتوں کی نسبت اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنا وقت عصر کی نماز اور سورج غروب کے درمیان ہوتا ہے''۔ ❹

حافظ ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نبی کریم ﷺ کی روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ ان تمام روایات سے یہ

---

❶ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۴۵۹۔

❷ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۱۶۔

❸ ایضاً۔

❹ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۲۴

بات معلوم ہوتی ہے کہ گزرے ہوئے وقت کی نسبت قیامت آنے تک بہت تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے لیکن اس تھوڑے وقت کی مقدار کتنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں ہے نہ ہی اس مقدار کے بارے میں صحیح سند سے کوئی روایت موجود ہے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے اور باقی ماندہ وقت کی مقدار معلوم کی جائے۔ لیکن بہر حال اتنا معلوم ہے کہ اب جو وقت باقی ہے وہ بہت ہی کم ہے اور جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں کوئی صحیح روایت بھی موجود نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ایسی آیات اور روایات موجود ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا جیسا کہ اس کی مزید وضاحت اگلے جزء کے ابتدائی حصے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ''سو سال کے بعد ان میں کا کوئی فرد موجود نہیں رہے گا''

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے (اپنی حیات مبارکہ کی آخری) عشاء کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کیا تم نے آج یہ رات دیکھی ہے؟ آج جتنے لوگ بھی اس دنیا میں زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا''۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی بھی آج اس دنیا میں موجود ہے سو سال کے بعد نہیں رہے گا یعنی اس صدی کے اختتام تک آج کل کے تمام لوگ وفات پا چکے ہوں گے۔

اس حدیث کی یہ تفسیر و وضاحت صحابی (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ) نے بیان کی ہے جو دیگر وضاحتوں سے زیادہ قابل توجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے تھے کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی اور آج سے سو سال کے ختم تک کوئی باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہوا ہے کہ آیا قول مبارک اسی صدی کے ساتھ خاص تھا یا کہ اس معنی میں عام ہے کہ کوئی بھی سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟ دونوں طرح کے قول موجود ہیں لیکن اس قول مبارک کو اسی زمانے کے ساتھ ہی خاص کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر دوسرے معنی لئے جائیں تو یہ بات تو مشاہدے میں ہے کہ بہت سے لوگ سو سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے اور یہ لوگ بزرگوں میں سے ہیں جیسا کہ ہم نے

---

[1] بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب من کرہ ان یقال للمغرب العشاء حدیث نمبر ۵۶۴ مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۸۸۔

تاریخ میں بیان کیا ہے لیکن بہر حال کم ہیں۔ واللہ اعلم۔ اس حدیث کے اور بھی طریق ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات سے ایک مہینہ پہلے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں آج کے دن (زمین پر) ایک بھی فرد ایسا نہیں پاتا جو سو سال تک زندہ رہے''۔

(مسند احمد حدیث نمبر ۳/۳۲۶ اور حدیث نمبر ۳/۳۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے فرماتے سنا کہ ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی ایک بھی فرد ایسا نہیں جو آج زندہ ہو اور آئندہ سو سال تک زندہ رہے۔[1]

قرب قیامت کا بیان:

امام مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں' عرب (دیہاتی) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو قیامت کے بارے میں سوالات پوچھتے تو آپؐ نے ان (آنے والوں) میں سے سب سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت آجائے گی''۔ (مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۳۵)

اس کے علاوہ ایک اور روایت امام مسلم نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''ایک شخص نے آپؐ سے عرض کی یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ (جب اس شخص نے سوال کیا تھا تو آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا کھڑا تھا اس کا نام بھی محمد تھا) تو آپؐ نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو بہت ممکن ہے اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آجائے''۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۳۶)

حضرت انسؓ سے ہی امام مسلم نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سوال سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور پھر اپنے سامنے کھڑے ہوئے قبیلہ ازدشنوۃ کے ایک نوجوان کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ: ''اس نوجوان کی عمر بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آجائے گی''۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۳۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں وہ نوجوان میرا دوست اور ہم عمر ساتھی تھا۔ اسی طرح امام مسلم نے حضرت انسؓ سے ہی ایک اور روایت نقل کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ کا لڑکا سامنے سے گزرا' وہ میرا ہم عمر اور ساتھی بھی تھا'

---

[1] مسلم کتاب الفضائل الصحابه باب قوله لا تاتی مائه سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم' ۔ حدیث نمبر ۶۴۲۸' مسند احمد حدیث نمبر ۳/۳۲۶۔

اس کو دیکھ کر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اگر یہ کچھ عرصہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آ جائے گی''۔ ❶

اس روایت کو امام بخاری نے عمرو بن عاصم سے روایت کیا ہے ان روایات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال اور جواب ایک سے زیادہ مرتبہ ہوئے ہیں اور ان میں جو لڑکے کے بوڑھے ہونے اور قیامت آنے کے بارے میں جو مقررہ وقت بتایا گیا ہے اس سے مراد اپنے زمانے کا ختم ہونا ہے جو زیادہ اس وقت موجود سب سے زیادہ کم عمر کی انتہائی عمر تک تھا جیسے کہ پہلے گزرا اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو تو اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں آج کے دن جتنے لوگ زندہ ہیں وہ سو سال تک زندہ نہ رہیں گے''۔ ❷

اس کی تائید ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے فرماتی ہیں کہ: ''تم پر قیامت آ گئی'' اور یہ اس طرح کہ مر گیا تو گویا کہ اس کی قیامت آ گئی تو عالم برزخ عالم قیامت سے قریب ہے اور دنیا بھی اسی میں سے ہے لیکن وہ (یعنی عالم برزخ) آخرت سے زیادہ قریب ہے اور پھر جب دنیا کی مقررہ مدت پوری ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ قیامت کا حکم فرما دیں گے لہٰذا پہلی امتیں اور بعد والی امتیں سب جمع ہو جائیں گی جن کو ایک مقررہ دن میں جمع ہونا تھا جیسا کہ اس کا بیان کتاب وسنت سے آگے آئے گا۔

قرب قیامت کا تذکرہ

اور یہ کہ وہ بلاشبہ آئے گی اور اچانک آئے گی نیز یہ کہ اس کا معین وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ انبیاء کی پہلی آیت میں فرماتے ہیں:

''ان منکر لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آ پہنچا اور یہ (ابھی) غفلت میں (پڑے) ہیں (اور) اعراض کیے ہوئے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ نحل آیت نمبر ۱ میں ارشاد فرمایا:

''خدائے تعالیٰ کا حکم آ پہنچا سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ''۔ (حضرت تھانوی)

اور سورہ احزاب کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد فرمایا:

''یہ (منکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ اس کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جائے''۔ (حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج کی آیت نمبر ۱ سے نمبر ۱۱ میں ارشاد ہوتا ہے:

''ایک درخواست کرنے والا (براہ انکار) اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں (اور) جو اللہ کی طرف سے ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے جن (سیڑھیوں)

---

❶ بخاری کتاب الادب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۷۳۳۸۔

❷ مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم حدیث نمبر ۶۴۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۳۲۶۔

سے فرشتے اور (اہل ایمان) کی روحیں اس کے پاس اٹھ کر جاتی ہیں۔ (اور وہ عذاب) ہوگا جس کی مقدار (دنیا کے) پچاس ہزار سال کے (برابر) ہے سو آپ (ان کی مخالفت پر) صبر جمیل کیجیے' یہ لوگ اس دن کو بعید دیکھ رہے ہیں اور ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا کو ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ قمر کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

''قیامت نزدیک آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا''۔ (حضرت تھانوی)

سورہ یونس آیت نمبر ۴۵ میں ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ (وہ ایسا سمجھیں گے) گویا وہ (دنیا یا برزخ میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے' اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے (بھی) واقعی (اس وقت سخت) خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہ تھے۔

سورہ شوریٰ کی آیت نمبر ۱۷۔۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپ کو (اس کی) کیا خبر' عجب نہیں کہ قیامت قریب ہے۔ (مگر) جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے' یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۰۲۔۱۰۳ میں فرمایا:

''جس روز صور پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے) اندھے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم قبروں میں صرف دس روز رہے ہو گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ مومنون کی آیت نمبر ۱۱۲ تا ۱۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ''ارشاد ہوگا:

(کہ اچھا یہ بتلاؤ) تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہو گے؟ وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے (اور سچ یہ ہے کہ ہم کو یاد نہیں) سو گننے والوں سے پوچھ لیجیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوگا: کہ تم (دنیا میں) تھوڑی ہی مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم (یہ بات دنیا میں) سمجھتے ہوتے۔ ہاں تو کیا تم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۸۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا (اس لیے) وہ تم پر اچانک آپڑے گی' وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں' آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ النازعات آیت نمبر ۴۲۔۴۴ میں فرمایا کہ:

''یہ لوگ آپ سے قیامت سے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق' اس (کے علم کی یقین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۵۔۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''بلاشبہ قیامت آنے والی ہیں۔ میں اس کو (تمام خلائق) سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جائے۔ سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم (اس بے فکری کی وجہ سے) تباہ نہ ہو جاؤ''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ نمل کی آیت نمبر ۶۵۔۶۶ میں ارشاد فرمایا کہ:

''آپ کہہ دیجیے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمینوں (یعنی عالم) میں موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور (اسی وجہ سے) ان (مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بلکہ آخرت کے بارے میں (خود) ان کا علم (بالوقوع ہی) نیست ہو گیا۔ بلکہ یہ لوگ اس سے شک میں ہیں' بلکہ یہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۳۴ میں فرماتے ہیں کہ:

''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہ مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا' بے شک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے''۔

(ترجمہ حضرت تھانوی)

لہٰذا اسی لیے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک عرب دیہاتی کی صورت میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''جس سے یہ سوال پوچھا گیا ہے' وہ سائل سے زیادہ (اس بارے میں) نہیں جانتا''۔ [1]

---

[1] بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعۃ حدیث نمبر ۵۰ صحیح مسلم کتاب الایمان باب الایمان ما ھو؟ وبیان فصالہ حدیث نمبر ۹۷' مقدمہ ابن ماجہ باب فی الایمان حدیث نمبر ۶۴۔

یعنی قیامت کے معاملے میں سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا علم برابر ہے' اس لیے کہ حدیث میں لفظ ''السائل'' اور ''المسئول'' آیا ہے تو ان دونوں لفظوں میں جو الف لام شروع میں ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ اول تو یہ کہ اس الف لام سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیات مراد ہوں تو اس صورت میں سائل (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) اور مجیب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں علم میں برابر ہوں گے یعنی معنی یہ ہوں گے کہ دونوں ہی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

دوم: یہ کہ اس الف لام سے مراد الف لام جنسی ہو تو اس صورت میں لفظ کے لحاظ سے معنی عام ہو جائیں گے۔ یعنی وقوع قیامت کا علم پوری دنیا میں کسی بھی سوال پوچھنے والے اور جواب دینے والے کو نہیں ہے۔

قرآن کریم میں بعض علامات قیامت کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی وضاحت فرما کر (جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا) فرمایا:

''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے''۔ (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۴)

اسی طرح سورہ یونس آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور وہ (نہایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی امر ہے' آپ فرما دیجیے کہ ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے اور تم کسی طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ)''۔

(ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ سبا آیت نمبر ۳ تا ۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی' آپ فرما دیجیے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں' نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے تا کہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے۔ (سو) ایسے لوگوں کے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لیے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورہ تغابن ارشاد فرمایا کہ:

''یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کو سن کر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے' آپ کہہ دیجیے کیوں نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جائے گا (اور اس پر سزا دی جائے گی) اور یہ بعث (وجزا) اللہ تعالیٰ کو بالکل آسان ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ یہ تین آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ لوگوں کے متعلق اللہ کی قسم کھائیں' ان تین کے

علاوہ کوئی اور آیت ایسی نہیں ہے البتہ اس معنی میں اور بہت سی آیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۂ نحل آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰ میں فرماتے ہیں کہ:

''اور یہ لوگ بڑے زور لگا لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا کیوں نہیں زندہ کرے گا اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں لاتے تاکہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے ان کے روبرو اس کا (بطور معائنہ کے) اظہار کر دے اور تاکہ کافر لوگ (پورا) یقین کر لیں کہ واقعی وہی جھوٹے تھے۔ ہم جس چیز (پیدا کرنا) چاہتے ہیں پس اس سے ہمارا اتنا ہی کہنا (کافی) ہوتا ہے کہ تو (پیدا) ہو جا پس وہ (موجود) ہو جاتی ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۂ لقمان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ:

''تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ مؤمن آیت نمبر ۵۷ تا ۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ ایمان لانے والے نیکوکار اور بدکار (برابر ہیں)۔ (حقیقت یہ ہے) کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے''۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

اسی طرح سورۂ نازعات آیت نمبر ۲۷ تا ۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہ کہیں اس میں فطور شقوق نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس پر قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لیے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ الاسراء آیت نمبر ۹۷ تا ۹۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا گونگا بہرا کر کے منہ کے بل چلا دیں گے (پھر) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔ یہ ہے ان کی سزا اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا یوں کہا تھا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے (قبروں) سے اٹھائے جائیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورہ اسراء ہی کی ایک آیت نمبر ۹۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جس اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کیے وہ اس بات پر (بدرجہ اولیٰ) قادر ہے کہ وہ ان جیسے

آدمی دوبارہ پیدا کردے اور ان کے لیے ایک میعاد معین کر رکھی ہے کہ اس میں ذرہ بھی شک نہیں' اس پر بھی بے انصاف لوگ بے انکار کئے نہ رہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ یٰسین آیت نمبر ۸۱ تا ۸۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کردے' ضرور وہ قادر ہے اور بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے' تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔

اسی طرح سورۂ احقاف کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرمایا کہ:

''کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا' وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کردے' کیوں نہ ہو بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ روم آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلا دے گا تم یکبارگی نکل پڑو گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ روم کی آیت نمبر ۲۷ میں فرمایا کہ:

''اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان وزمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ یٰسین آیت نمبر ۷۸ تا ۷۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا' کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصی) جب کہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں کون زندہ کرے گا؟ آپ جواب دیجیے کہ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا جس نے اول بار ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ حٰم السجدہ نمبر ۳۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور (اے بندے) یہ اسی کی قدرت کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو بی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

اس کے علاوہ سورۃ الحج آیت نمبر ۵ تا ۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اے لوگو! تم (قیامت کے روز) دوبارہ پیدا ہونے سے شک (وانکار) میں ہو تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ

سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعضی) پوری ہوتی ہے اور (بعضی) ادھوری تاکہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کردیں اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وقت وضع) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاؤ اور بعضے تم میں وہ بھی ہیں جو (جوانی سے پہلے ہی) مرجاتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہے جو نکمی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیئے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے اور (آگے دوسرا استدلال ہے کہ) اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے۔ یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور (نیز اس سبب سے ہوا کہ) قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) قبر والوں کو دوبارہ پیدا کردے گا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ مومنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے بنایا پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا۔ پھر ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھادیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنادیا۔ سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔ پھر تم بعد اس (تمام قصہ عجیبہ کے) ضرور ہی مرنے والے ہو۔ پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور تم مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ جس طرح ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنجر زمین کو زرخیز بنا سکتے ہیں اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم کے فنا ہو جانے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مخلوقات بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کی جاسکتی ہیں۔

چنانچہ سورہ روم آیت نمبر ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے''۔

اور سورہ عنکبوت آیت نمبر ۲۰ میں فرمایا کہ:

''آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ زخرف آیت نمبر ۱۱ میں فرمایا کہ:

''اور جس نے آسمان سے پانی ایک اندازے سے برسایا، پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے مناسب) زندہ کیا اسی

طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ فاطر آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے) ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح (قیامت میں آدمیوں کا) جی اٹھنا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ طارق آیت نمبر ۵ تا ۷ ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور انسان کو قیامت کی فکر کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے (سو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب قلعی کھل جائے گی پھر انسان کو نہ خود مدافعت کی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) حھپٹ جاتی ہے۔ (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ (نفی حق کے لیے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی ان کی ناکامی اور عقوبت کے لیے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں (کی مخالفت کو) یوں ہی رہنے دیجیے اور زیادہ دن نہیں بلکہ ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجیے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۷ میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خشک کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردوں کو نکال کر کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ ق آیت نمبر ۳ تا ۴ میں کافروں کے بارے میں فرمایا کہ:

''جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے ہم ان کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر ۵۸ تا ۶۲ میں فرمایا کہ:

''اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے ہی نہیں اور تم کو اول پیدائش کا علم حاصل ہے پھر کیوں نہیں سمجھتے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الانسان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ:

''ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور (جب) جب ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں''۔

اور سورہ معارج آیت نمبر ۳۹ تا ۴۱ میں ارشاد ہوا کہ:

''یہ ہرگز نہ ہوگا ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے پھر میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۹ تا ۵۲ میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرکر) ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم ازسرنو پیدا اور زندہ کئے جائیں گے۔ آپ (جواب میں) میں فرما دیجیے کہ تم پتھر یا لوہا اور کوئی مخلوق ہو کر دیکھ لو جو تمہارے ذہن میں بہت ہی بعید ہو اس پر پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا' آپ فرما دیجیے کہ وہ وہ ہے جس نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا' اس پر آپ کے آگے سر ہلا ہلا کر کہیں گے کہ (اچھا بتلاؤ) یہ کب ہوگا؟ آپ فرما دیجیے کہ عجب نہیں یہ قریب ہی آ پہنچا ہو یہ اس روز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم بالاضمیر اور اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے تھے''۔ (ترجمہ تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر ۱۰ تا ۱۴ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے (پہلی حالت سے مراد قبل از موت ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر حیات کی طرف واپس ہوں گے؟ اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لیے) بڑے خسارے کی ہوگی تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) لیکن وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں بنی اسرائیل کے قصے کے دوران پانچ مرتبہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں (جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کو پوجنا شروع کیا تو انہیں ایک دوسرے کے قتل کا حکم دیا گیا تھا)

چنانچہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''پھر ہم نے تم کو زندہ کر اٹھایا تمہارے مر جانے کے بعد اس توقع پر کہ تم احسان مانو گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور گائے کے قصے (آیت نمبر ۷۳) میں ارشاد ہوا کہ:

''اس لیے ہم نے حکم دیا کہ اس کے کوئی سے ٹکڑے سے چھوا دو' اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے مظاہر قدرت تم کو دکھلاتے ہیں اسی توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور ایک ایک قصے (آیت نمبر ۲۴۳) میں فرمایا کہ:

''(اے مخاطب) تجھ کو ان لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوا جو اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت

سے بچنے کے لیے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حکم) فرمادیا کہ مرجاؤ پھر ان کو جلا دیا بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنے والے ہیں لوگوں (کے حال) پر لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۴۳) (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور عزیز وغیرہ کے قصے میں ارشاد ہوا کہ:

''یا تم کو اس طرح کا قصہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک بستی پر ایسی حالت میں اس کا گزر ہوا کہ اس کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی (کے مردوں) کو اس کے مرے پیچھے کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو زندہ کر اٹھایا (اور پھر) پوچھا کہ تو کتنے (دنوں) اس حالت میں رہا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہوں گا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو (اس حالت میں) سو برس رہا ہے تو اپنے کھانے (کی چیز) اور پینے (کی چیز) کو دیکھ لے نہیں سڑی گلی اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کر اور تاکہ ہم تجھ کو ایک نظیر لوگوں کے لیے بنادیں اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم ان کو کس طرح ترکیب دیئے دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب یہ کیفیت اس شخص کو واضح ہوگئی تو کہہ اٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں''۔ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹' ترجمہ از حضرت تھانوی)

اور سورۂ بقرہ ہی کی آیت نمبر ۲۶۰ میں فرمایا کہ:

''اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجیے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ ارشاد فرمایا کہ کیا تم یقین نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا لیکن اس عرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا تم چار پرندے لو پھر ان کو (پال کر) اپنے لیے ہلا لو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو (اور) پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے پاس سب دوڑے (دوڑے) چلے آئیں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست حکمت والے ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قصہ اور ان کے جاگنے کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ لوگ شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال مسلسل سوتے رہے۔ چنانچہ سورہ کہف کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوا کہ:

''اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اس زمانے کے لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑ رہے تھے سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوادو' ان کا رب ان کو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنادیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان:

علامات قیامت کے ظاہر ہونے کے بعد سب سے پہلے دنیا والوں کو جس چیز سے سابقہ پڑے گا وہ صور ہے جو حضرت

اسرافیل علیہ السلام کے حکم سے پھونکیں گے۔ اس کو ''نفخۃ الفزع'' یعنی گھبراہٹ کی پھونک بھی کہتے ہیں چنانچہ اس پھونک کے بعد دنیا والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو [illegible]
سے دنیا کے معاملات میں الجھے ہوئے لوگ سخت پریشان ہوں گے جیسا کہ سورۃ النمل کی آیت نمبر ۸۷ تا ۸۸ میں بیان ہے کہ:

''اور جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے، اس گھبراہٹ سے اور (موت سے محفوظ رہے گا) اور سب کے سب اس کے سامنے دبے جھکے رہیں گے اور تو جن پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے اور ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے پھریں گے۔ یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے اور اسی طرح سورہ ص آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے)''۔

جب کہ سورہ مدثر آیت نمبر ۸ تا ۱۰ میں ارشاد ہوا کہ:

''پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا' سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا بھی آسانی نہ ہوگی''۔

اور سورہ انعام آیت نمبر ۷۳ میں فرمایا کہ:

''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو باقاعدہ پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا کہ (حشر) تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا باثر ہے اور جب کہ صور میں پھونک مار جائے گی ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا ہے''۔

پھر اس کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا چنانچہ اس صور کی وجہ سے علاوہ ان چیزوں کے جن کو اللہ چاہے گا باقی سب لوگ مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پوری نوع انسانی اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوگی جیسا کہ سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۸ تا ۷۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جائے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کاموں کو خوب جانتا ہے۔

اور سورہ یٰسین آیت نمبر ۴۸ تا ۵۴ میں فرمایا کہ:

''اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو' یہ لوگ بس ایک سخت آواز کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے۔ سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس

لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے۔ کہیں گے کہ ہائے ہماری کمبختی ہم کو ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے۔ پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے''۔

اس کے علاوہ سورۃ النازعات کی آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴ میں ارشاد ہوا کہ:

''کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ قمر آیت نمبر ۵۰ میں اس بارے میں یہ فرمایا کہ:

''اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا جھپکانا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب کہ سورہ کہف آیت نمبر ۹۹ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

''اور ہم اس دن ان کی یہ حالت کریں گے کہ ایک میں ایک گڈ مڈ ہو جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو ایک ایک جمع کر کے جمع کر لیں گے''۔

اس کے علاوہ سورۃ الحاقۃ آیت نمبر ۱۳ تا ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی''۔

سورۂ نباء آیت نمبر ۱۸ تا ۲۰ میں اسی بات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

''یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل جائے گا۔ پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے''۔

اور سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۱۰۲ میں فرمایا کہ:

''جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے) اندھے ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ:

''ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا''۔ ❶

قیامت کا کانوں میں آجانا

اسی مذکورہ روایت کو ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے جب کہ امام احمد نے سورۂ مدثر کی آیت نمبر ۸:

﴿ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ﴾ .

''پھر جب وقت صور پھونکا جائے گا''۔

کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''کیا حال ہوگا جب کہ سینگ (صور) والے نے اس کو منہ سے لگا رکھا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے وہ (فرشتہ) اس انتظار میں ہے کہ اسے حکم ملے اور وہ صور پھونکے''۔ ❷

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ﴾ .

''یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور بھروسہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر ہے''۔

اس روایت کو ابوکدینہ نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''کیا حال ہوگا جب کہ سینگ (صور) والے (فرشتے) نے صور کو منہ سے لگا لیا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے اور اپنے کانوں کو (اللہ کے حکم کی طرف) متوجہ کر رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور صور پھونکوں؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس وقت (یعنی صور پھونکے جانے کے وقت اگر ہم ہوں تو) کیا پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ﴾ .

''یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور بھروسہ تو اللہ ہی کی ذات پر ہے''۔ ❸

اس روایت کو ابوعمرو اور خالد بن طہمان سے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور ہمارے استاد اور شیخ ابوالحجاج مزی نے ''اطراف'' میں اس کو اسماعیل بن ابراہیم کی روایت سے بیان کیا ہے جب کہ علامہ ابوبکر ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''کتاب الاہوال'' میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''کیا حال ہوگا جب کہ سینگ (صور) والے نے صور کو (پھونکنے کے لیے) منہ سے لگا لیا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے اور انتظار میں ہے کہ کب اس کو حکم ہو اور وہ صور پھونکے۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ! اس صورت میں ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت یہ کلمات پڑھنا: ''حسبنا اللہ

---

❶ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۶۲' حدیث نمبر ۲/۱۹۲' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۲/۵۱۲ اور حدیث نمبر ۴/۵۶۰۔ ❷ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱' مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۲۶ اور حدیث نمبر ۴/۳۷۴' کنزل العمال حدیث نمبر ۳۹۷۴۳۔ ❸ اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

ونعم الوکیل ''یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ خوب ذمہ دار ہے''۔ ❶

ابو یعلی موصلی نے مسند ابو ہریرہؓ (حضرت ابو ہریرہؓ) سے اور انہوں نے حضرت ابو سعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میرا کیا حال ہوگا'' یا فرمایا ''تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ سینگ (صور) والے (فرشتے) نے صور کو منہ سے لگا لیا ہے اور کان حکم الٰہی کی طرف لگا رکھے ہیں اور چہرے کو بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف) موڑ رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کب اس (فرشتے) کو حکم ہو اور وہ صور پھونکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس صورت میں ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ اس وقت یہ کلمات پڑھنا: ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا''۔ ❷

امام احمد نے ابو معاویہ کے طریق سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صور والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام ہیں اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام''۔ ❸ ابن ماجہ نے ابو بکر بن ابی شیبہ کے طریق سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''صور دو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے یا فرمایا کہ دو فرشتے ایسے ہیں جن کے پاس صور ہے وہ منتظر ہیں کہ کب انہیں اس میں پھونکنے کا حکم ملے''۔ ❹

امام احمد نے ابو مریہ کے طریق سے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صور پھونکنے والے دونوں فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں۔ ایک کا سر مغرب میں اور دونوں پیر مشرق میں ہیں' (یعنی وہ فرشتے اس قدر عظیم الجثہ ہیں) اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں''۔ ❺

ان دونوں فرشتوں میں سے غالباً ایک سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں جو صور پھونکیں گے جیسا کہ آگے تفصیل سے بیان ہوگا اور دوسرا وہ فرشتہ جو ناقور میں پھونکے گا۔ صور اور ناقور کا اسم جنس ہونا ممکن ہے یعنی مراد ان سے صور اور ناقور ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ''الصور'' اور ''الناقور'' میں الف لام عہدی ہو یعنی صور اور ناقور میں پھونکنے والے دو فرشتے اور پھر ہر ایک کے ماتحت بہت سے فرشتے بھی ہوں جو ان کے ساتھ مل کر صور پھونکیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''صور پھونکنے والے فرشتے کے حوالے جب سے صور پھونکنے کا کام کیا گیا ہے اس وقت سے آج تک اس نے کبھی پلکیں بھی نہیں جھپکائیں' اس کی آنکھیں دو چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں اور وہ فرشتہ عرش کی جانب دیکھ رہا ہے۔ اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صور پھونکنے کا حکم ہو جائے اور وہ پلکیں جھپکا رہا ہو یا پلکیں جھپکانے سے کہیں صور پھونکنے کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو جائے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جب سے صور پھونکنے کا کام

---

❶ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع' باب ما جاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱' مسند احمد حدیث نمبر ۱/ ۳۲۶ اور حدیث نمبر ۴/ ۳۷۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۷۴۳۔ ❷ ایضاً۔ ❸ ابوداؤد کتاب الحروف والقرات حدیث نمبر ۳۹۹۹' مسند احمد حدیث نمبر ۳/ ۱۰۔ ❹ ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر البعث حدیث نمبر ۴۲۷۳' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۰۷۔ ❺ مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۱۹۲۔

لگایا ہے اس وقت سے اس نے سر نہیں جھکایا اس خوف سے عرش کی طرف دیکھتا ہے کہ کہیں اس کے پلکیں جھپکانے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم نہ ہو جائے اس کی آنکھیں ایسی ہیں جیسے دو چمکتے ستارے ہوں۔ (مسند احمد حدیث نمبر [illegible])

صور کے متعلق تفصیلی روایت

ابویعلیٰ موصلی نے اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی موجودگی میں آپؐ نے ہم سے حدیث بیان کی فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کے بعد صور کو پیدا کیا اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ اب وہ صور کو اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اس انتظار میں عرش کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں۔ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے عرض کی یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ''ایک سینگ ہے''۔ پھر عرض کیا کہ وہ کیسا ہے؟ فرمایا: ''بہت بڑا'' اور فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا' صور کے دائرے کی وسعت اتنی ہے کہ زمین اور آسمان اس میں سما جائیں' اس میں تین پھونکیں ماری جائیں گی' پہلی پھونک کو ''نفخة فزع'' (گھبرا دینے والی پھونک) کہتے ہیں۔ دوسری کو ''نفخة الصعق'' (موت کی پھونک) کہتے ہیں اور تیسری کو ''نفخة قیام'' (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والی) پھونک اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ پھونکنے کا حکم فرمائیں گے کہ ''نفخة الفزع'' کو پھونک دو' چنانچہ اس (سے جو آواز پیدا ہوگی اس کو سن کر) تمام زمینوں اور آسمانوں والے گھبرا جائیں گے' علاوہ ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں۔ اللہ کا حکم ہوگا اور یہ آواز بغیر رکے طویل سے طویل تر ہوتی جائے گی اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے)''۔

(ترجمہ حضرت تھانوی سورہ ص آیت نمبر ۱۵)

چنانچہ پہاڑ بادلوں کی طرح چلنے لگیں گے اور سراب کی مانند ہو جائیں گے' زمین اہل زمین کو لے کر ایسے ڈولنے لگے گی جیسے سمندر میں کوئی کشتی ڈولتی ہے جیسے موجیں ادھر سے ادھر دھکیلتی ہیں اور اہل زمین کے ساتھ ایسے الٹ جائے گی جیسے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیل جسے ارواح ہلاتی ہیں۔ سنو! اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ النازعات آیت نمبر ۶ تا ۸) میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

''جس دن ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ زمین اہل زمین کو لے کر جھک پڑے گی' دودھ پلانے والیاں اپنے کام سے غافل ہو جائیں گی' جتنی عورتیں حاملہ ہوں گی ان کا وضع حمل ہو جائے گا بچے بوڑھے ہو جائیں گے' ڈر اور گھبراہٹ کی شدت سے شیاطین اڑتے پھریں گے یہاں تک کہ ان کا سامنا فرشتوں سے ہوگا' فرشتے ان کے چہروں پر ماریں گے تو شیاطین لوٹ کر منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے' ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا وہ ایک دوسرے کو پکار رہے ہوں گے اسی حالت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا:

''قیامت کا دن ایک دوسرے کو پکارنے کا دن ہے''۔

اسی دوران زمین میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے گی تو لوگ ایک ایسا زبردست اور عظیم معاملہ دیکھیں گے کہ اس جیسا پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ لوگوں والی تکلیف اور خوف اتنا شدید ہے کہ [illegible] اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو وہ [illegible] کی طرح ہو چکا ہوگا۔ پھر آسمان [illegible] پڑے گا [illegible] پھٹ جائیں گے [illegible] ہو جائیں گے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو لوگ ان واقعات سے پہلے مر چکے ہوں گے انہیں ان تمام حادثات و واقعات کا بالکل احساس نہ ہوگا''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ سورۂ نمل کی آیت نمبر ۸۷:

''جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھنا چاہے گا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے ان سے مراد شہداء ہیں کیونکہ گھبراہٹ صرف زندوں کو لاحق ہوگی اور شہید تو اپنے رب کے پاس نہ صرف یہ کہ زندہ ہیں بلکہ ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کو اللہ تعالیٰ اس دن کی گھبراہٹ سے بچالیں گے' وہ لوگ (یعنی شہداء) مامون ہوں گے اللہ کے اس عذاب سے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں پر نازل فرمائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حج آیت نمبر ۱۔۲) ہے کہ:

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہے جس روز تم لوگ اس (زلزلہ) کو دیکھو گے تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن کا ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی اور (اے مخاطب) تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ (واقع میں) نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

لہٰذا لوگ جب تک اللہ چاہے گا اس عذاب میں مبتلا رہیں گے لیکن عذاب بڑھتا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے تو وہ دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے تمام اہل زمین و آسمان مر جائیں گے علاوہ ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا' جب سب فنا ہو چکیں گے تو ملک الموت جناب باری میں حاضر ہو کر عرض کریں گے یا رب! زمین و آسمان والے سب لوگ مر گئے علاوہ ان لوگوں کے جن کو آپ نے بچایا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے (باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے) کوئی بچا؟ ملک الموت عرض کریں گے یا رب! صرف آپ ہی بچے ہیں کیونکہ آپ ہی ایسے ہیں جو ہمیشہ رہیں گے کبھی فنا نہ ہوں گے؟ اور (اس وقت) آپ کے علاوہ وہ فرشتے بھی ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جبرائیل' میکائیل اور میں بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ جبرائیل اور میکائیل بھی مر جائیں۔ عرش عرض کرے گا اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' خاموش ہو جا' میں نے موت ہر اس موجود کے لازم کر دی جو میرے عرش کے نیچے تھا لہٰذا جبرائیل و میکائیل بھی مر جائیں گے اور پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے صرف میں اور عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر جائیں! لہٰذا وہ بھی مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دیں گے تو وہ اسرافیل علیہ السلام سے صور واپس لے لے گا۔

پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ یارب عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر گئے اللہ تعالیٰ جاننے کے باوجود پوچھیں گے کہ اب کون بچا؟ ملک الموت جواب دیں گے اے اللہ صرف آپ باقی بچے ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ہے تجھے بھی میں نے ہی پیدا کیا تھا' سو اب تو بھی مر جا! چنانچہ الملک الموت بھی مر جائیں گے۔

لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کہ اکیلا ہے' تنہا ہے' بے نیاز ہے' جو نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے وہی آخر ہوگا جس طرح اول تھا کوئی اور باقی نہ بچے گا تو وہ زمین اور آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دے گا جس طرح کتابوں کی فہرست لپیٹ دی جاتی ہے پھر اس کو کھول دے گا اور پھر تین مرتبہ لپیٹ دے گا اور تین مرتبہ ارشاد فرمائے گا میں ہی جبار ہوں' پھر اپنی شان کے مطابق تین مرتبہ ارشاد ہوگا: ''لمن الملک الیوم''؟ (آج کس کی بادشاہی ہے؟) لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ پھر خود اللہ تعالیٰ ہی ارشاد فرمائیں گے للہ الواحد القہار (یعنی صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے جو اکیلا ہے زبردست ہے) پھر اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کو تبدیل کر دیں گے اور دوسرے زمین و آسمان کو پھیلا دیں گے کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دکھائی دے گی' پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ڈانٹیں گے تو مخلوق اس تبدیل شدہ زمین پر بھی ویسے ہی موجود ہو جائے گی جیسا کہ پہلی زمین پر بھی۔ اگر کوئی زمین کے پیٹ میں تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا اور کوئی اس کی پشت پر تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر عرش کے نیچے سے پانی برسائیں گے اور پھر آسمان کو بارش برسانے کا حکم ہوگا چنانچہ چالیس دن تک بارش ہوتی رہے گی یہاں تک پانی ان کے سروں سے بارہ بارہ گز اوپر چلا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے تو وہ زمین سے یوں نکلیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے یہاں تک کہ جب مکمل طور پر نکل آئیں گے تو اسی حالت پر آ جائیں گے جس پر قیامت سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کو زندہ کر دیں گے اور ارواح کو طلب فرمائیں گے' روحیں چمکی ہوئی حاضر ہوں گی' مومنین کی روحیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری اندھیروں سے۔ اللہ تعالیٰ ان سب روحوں کو ایک ہی مرتبہ پکڑ کر صور میں ڈال دیں گے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو تیسری مرتبہ صور پھونکنے کا حکم ہوگا تو تمام روحیں شہد کی مکھیوں کی مانند نکلیں گی اور زمین و آسمان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہر روح اپنے جسم میں واپس جائے گی۔ چنانچہ تمام ارواح اپنے اپنے اجسام و اجساد میں واپس چلی جائیں گی۔ چنانچہ خیشوم میں داخل ہوں گی اور پھر پورے جسم میں سرایت کر جائیں گی جیسے زہر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے' پھر زمین تم سے پھٹ جائے گی اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جس کے سامنے سے زمین پھٹے گی' پھر سب لوگ بھاگتے ہوئے اپنے رب کی طرف روانہ ہوں گے۔

''ڈرتے ہوئے پکارنے والے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا سخت ہے''۔ (سورہ القمر آیت نمبر ۸)

ننگے پیر' ننگے بدن' دلوں پر قبض کی حالت طاری ہوگی اور ختنہ بھی نہ کیا گیا ہوگا پھر سب لوگ ایک جگہ پہنچ کر رک جائیں گے ستر سال تک رکے رہیں گے' کوئی تمہاری طرف نہ دیکھے گا اور نہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا' لوگ رونے لگیں گے یہاں تک کہ آنسو بھی ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگا' پسینہ بہنے لگے گا اور بہتے بہتے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک آ پہنچے گا پھر وہ شور مچانے لگیں گے

اور کہیں گے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہماری سفارش کرے کہ ہمارا فیصلہ کر دیا جائے؟ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ اس کے لائق کوئی نہیں ہے اس کام کا حق رکھنے والا کوئی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ان کے جسد اطہر میں روح پھونکی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ یہ کہہ کر سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام انکار کر دیں گے اور ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ چنانچہ ان کے بعد ہر نبی کے پاس سفارش کی درخواست کرنے جائیں گے۔ جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ انکار کر دیں گے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں تک کہ آخر میں میرے پاس پہنچیں گے' میں روانہ ہوں گا اور فحص پر پہنچوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ''فحص'' کیا ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے سامنے ایک جگہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے جو مجھے کندھے کے پاس سے پکڑ کر اٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے' اے محمدؐ! میں عرض کروں گا اے میرے رب حاضر ہوں میں یا اللہ تعالیٰ (باوجود اس کے کہ سب کچھ جانتے ہیں) دریافت فرمائیں گے کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض کروں گا' اے میرے اللہ! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا لہٰذا اپنی مخلوق کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہاری سفارش قبول کی میں تم لوگوں کے پاس آؤں گا اس کے بعد تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''پھر میں واپس لوگوں کے پاس آ جاؤں گا' اسی دوران ہم آسمان سے ایک زبردست آواز سنیں گے چنانچہ آسمان والے دنیا پر اس طرح نازل ہوں گے جیسے زمین پر انسان اور جنات رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے منور ہو جائے گی' آتے ہی وہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے؟ تو وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔ پھر اتنے میں اس سے دوگنے آسمان والے زمین پر نازل ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ بھی بادلوں اور فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا' (ورنہ عام طور پر) آج کل صرف چار ہی اٹھائے ہوئے ہیں' ان فرشتوں کے قدم زمین کے انتہائی نچلے حصے میں ہوں گے۔ زمین و آسمان ان کی گود میں ہوں گے۔ عرش ان کے کندھوں پر ہوگا۔ نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی یہ تسبیح بیان کر رہے ہوں گے:

سبحان ذی العزة والجبروت . سبحان ذی الملک والملکوت . سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت .

''پاک ہے وہ ذات جو عزت و جبروت والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کو کبھی موت نہ آئے گی۔ پاک ہے وہ ذات جو مخلوقات کو تو موت دیتی ہے لیکن خود اس کو کبھی بھی موت نہ آئے گی''۔

پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہے گا اس کا تخت و کرسی وہیں رکھ دیا جائے گا' پھر اپنی شان کے مطابق ندا دے گا اور فرمائے گا: ''اے جنات و انسان کے گروہ! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک خاموش رہا اور تمہاری باتیں سنتا رہا اور

تمہارے اعمال دیکھتا رہا اب خاموشی سے میری طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یہ تمہارے ہی اعمال اور صحیفے ہیں جو تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے۔ چنانچہ تم میں سے اگر کسی نے اعمال اور صحیفوں میں خیر اور بھلائی پائی ہے تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کرے اور جو اپنے نامۂ اعمال میں اس کے علاوہ کچھ اور (یعنی برائی) پائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو برا بھلا نہ کہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم فرمائیں گے چنانچہ اس میں سے ایک گردن باہر آئے گی جو تیز اور سیاہ ہوگی اور کہا جائے گا کہ (سورہ یٰسین آیت نمبر ۵۹ تا ۶۴) اور اے مجرمو! آج (اہل ایمان) سے الگ ہو جاؤ، اے اولاد آدم! کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے تھے یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔ آج اپنے کفر کے بدلے میں اس میں داخل ہو جاؤ۔

پھر اس کے بعد لوگوں کو (جنتی اور جہنمی میں) ممتاز کر دیا جائے گا اور تمام امتوں کو پکارا جائے گا اور ہر قوم کو اپنے اعمال وصحائف کی طرف بلایا جائے گا اور حال یہ ہوگا کہ تمام اقوام خوف کی شدت سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:

''اور اس روز آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال کے حساب کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ ملے گا''۔ (سورہ جاثیہ آیت نمبر ۲۸ ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے یہاں تک کہ جانوروں اور چارپایوں کے درمیان بھی فیصلہ فرما دیں گے حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری اور سینگ والی بکری کے درمیان بھی فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے فراغت کے بعد جب تمام جانوروں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ! سب کے سب مٹی (فنا) ہو جائیں گے' یہ دیکھ کر کافر لوگ تمنا کریں گے اور کہیں گے:

﴿ يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا ﴾.

''اے کاش کہ میں مٹی ہوتا''۔

اس کے بعد انسانوں کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ خون (قتل) کا ہوگا' ہر وہ مقتول حاضر ہوگا جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تھا (اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی حاضری کا حکم فرمائیں گے' (یعنی ہر قسم کے قاتل ومقتول حاضر ہوں گے۔ مترجم) چنانچہ وہ حاضر ہوگا اپنا سر اٹھائے ہوئے جس کی گردن کی رگیں کٹی ہوئی ہوں گی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا وہ پوچھے گا' اے میرے رب! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ: ''اے میرے رب میں نے اسے تیری عزت وعظمت کی خاطر قتل کیا تھا''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح روشن اور چمکدار بنا دیں گے' پھر فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے پھر اس شخص کو حاضر کیا جائے گا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قتال نہ کیا ہوگا' مقتول پوچھے گا' اے میرے رب اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ اے میرے رب! میں نے اس کو اپنی عزت وعظمت کی خاطر قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو تباہ ہو جا۔ حتیٰ کہ کوئی مقتول ایسا نہ رہے گا جس کو

بدلہ نہ دلوایا جائے گا اور نہ ہی کوئی ظلوم ... رہے گا جس کو بدلہ نہ دلوایا جائے گا یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے رحم فرمائے پھر اللہ تعالیٰ باقی لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم بغیر بدلے کے نہ رہے گا یہاں تک کہ دودھ میں پانی ملانے والے کو کہا جائے گا کہ دودھ سے پانی نکالے۔

ان معاملات کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا جس کو تمام مخلوقات سنیں گی وہ یہ کہے گا کہ ہر قوم اور امت اپنے خداؤں (جن وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتے تھے) کے پاس چلی جائے لہٰذا کوئی بھی شخص (جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پوجتا تھا) ایسا نہ رہے گا مگر اس کے سامنے اس کا معبود متشکل کر دیا جائے گا چنانچہ اس دن ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا۔ اسی طرح ایک فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا' چنانچہ یہود و نصاریٰ (علی الترتیب) دونوں کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ چنانچہ یہ فرشتے (ان کے معبودوں کی صورت میں) ان کو لے کر جہنم میں پہنچا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''زمین (میں یا) آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود (واجب الوجود) ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے سو (اس سے ثابت ہوا کہ) اللہ تعالیٰ ان امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کر رہے ہیں''۔ (ترجمہ تھانوی)

پھر جب مومنوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا ان میں منافق بھی ہوں گے' اللہ تعالیٰ جس حال کو چاہے گا اسی حال میں ان کے سامنے اظہار فرمائے گا اور ارشاد ہوگا اے لوگو! باقی لوگ چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ۔ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے اعراض فرمائیں گے۔ پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوگا ارشاد ہوگا' اے لوگو! اور لوگ چلے گئے تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ کہیں گے ہمیں اللہ کے علاوہ اور کسی کی ضرورت نہیں۔ ہم اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر پنڈلی کھول دی جائے گی۔[1] اور لوگوں پر ایسی علامات واضح کر دی جائیں گی جس سے انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کا رب ہے۔ چنانچہ تمام مومن منہ کے بل سجدے میں چلے جائیں گے اور ہر منافق گدی کے بل سجدے میں گرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی پشتیں گائے کی سینگوں کی مانند بنا دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان کو اجازت دیں گے تو یہ لوگ سر اٹھائیں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر پل صراط قائم فرما دیں گے' بال برابر لمبا یا فرمایا بال کی گرہ کی طرح باریک اور تلوار کی طرح تیز دھار' اس پر نوکیلے کنڈے اور کھونٹے ہوں گے اور سعدان نامی درخت کی طرح بڑے بڑے کانٹے ہوں گے۔

اس کے علاوہ ایک دوسرا پل ہوگا جو پھسلواں ہوگا اس پر چلنے والوں کے قدم پھسلیں گے۔ بہر حال لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے' بعض تو اتنی تیزی سے گزر جائیں گے جیسے پلک جھپکتی ہے' بعض بجلی کی چمک کی طرح' بعض ہوا کی طرح' بعض عمدہ گھوڑے اور سوار کی طرح اور بعض عمدہ انسان کی طرح گزر جائیں گے۔

---

[1] یہاں عربی عبارت یہ ہے کہ ''فیکشف عن ساقه'' جس کا ترجمہ متن میں موجود ہے۔ یہ متشابہات میں سے ہے اور اس کے صحیح معنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں لہٰذا صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا۔

چنانچہ پل صراط سے نجات پانے والے بعض ایسے ہوں گے جو بالکل صحیح سالم ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو زخمی ہوں گے اور بعض کو منہ کے بل جہنم میں گرا دیا جائے گا۔

لہٰذا جب اہل جنت جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے پھر کہیں گے (سفارش کے لیے) ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا' ان کے پاس جائیں گے وہ اپنے آپ کو گناہ کا تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں۔ البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''پھر لوگ میرے پاس آئیں گے''۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین سفارشوں کا وعدہ کیا ہے' چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوانا چاہوں گا چنانچہ میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا۔ مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا۔ میں جنت میں داخل ہوں گا تو میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمدؐ! اپنا سر مبارک اٹھایئے اور سفارش کیجیے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ پھر جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے رب آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا تو آپ اہل جنت کے لیے میری شفاعت قبول فرمالیجیے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی''۔

(اس موقع پر) آپؐ ارشاد فرما رہے تھے کہ: ''قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا تم لوگ اس میں اپنے گھروں اور گھر والوں کی اتنی پہچان نہیں رکھتے جتنی اہل جنت' جنت میں اپنے گھروں اور گھر والوں کو پہچانتے ہوں گے۔ لہٰذا اہل جنت میں سے ہر شخص اپنی بہتر (72) بیویوں کے پاس جائے گا' جنہیں اللہ تعالیٰ نے حور بنایا ہے اور دو بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں گے فضیلت دیں گے۔ ان کی اس عبادت کی وجہ سے جو دنیا میں وہ کیا کرتی تھیں۔ جنتی ان میں سے ایک کے پاس جائے گا' وہ یاقوت کے بنے ہوئے کمرے میں ہوگی' اس کا چھپر کھٹ سونے کا بنا ہوا ہوگا جس میں لعل و جواہر جڑے ہوئے ہوں گے۔ بستر اس کا بہترین سندس و استبرق کا بنا ہوا ہوگا' جنتی اپنی بیوی کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اس کے کپڑوں کے پیچھے سے بھی اس کے سینے کا جلد اور گوشت دکھائی دے گا۔ اس کے علاوہ اس کی پنڈلیوں کے گوشت کی طرف دیکھے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص یاقوتوں کی پروئی ہوئی لڑی کو دیکھتا ہے۔ اس جنتی کا جگر اپنی بیوی کے لیے آئینہ کی مانند ہوگا اور اسی طرح اس کی بیوی کا جگر بھی اپنے شوہر کے لیے آئینے کی مانند

ہوگا۔ دونوں کو تھکاوٹ کا احساس تک نہ ہوگا۔ اتنے میں پکارا جائے گا کہ بے شک ہمیں معلوم ہے کہ نہ تم تھکو گے نہ وہ تھکے گی۔ ہاں اس صورت میں [illegible] بیویاں ہوں۔ چنانچہ وہ شخص [illegible] سب کے پاس آئے گا اور جس بیوی کے پاس بھی آئے گا وہ یہی کہے گی کہ خدا کی قسم جنت میں تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہے اور نہ ہی جنت میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب ہے۔ پھر فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''پھر میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ چنانچہ ان کو نکال لیا جائے گا۔ یہاں تک ان میں سے ایک بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی اجازت دیں گے چنانچہ نہ کوئی نبی رہے گا اور نہ شہید مگر شفاعت ضرور کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں چوتھائی دینار کے برابر ایمان ہے' پھر ایک چوتھائی کا اعلان ہوگا پھر ایک قیراط کا اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا اعلان ہوگا اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لیے کوئی نیک کام کیا ہوگا اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لیے شفاعت کی گئی ہوگی یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نہر میں ڈالنے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک دانہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سبز حصے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے زرد' بہرحال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کی گردنوں پر یہ عبارت تحریر ہوگی:

الجهنميون عتقاء الرحمن عزوجل .

''یعنی دوزخی ہیں جن کو رحمٰن نے آزاد کیا ہے''۔

اہل جنت ان کی اسی تحریر سے پہچانیں گے ان لوگوں نے دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ بہرحال پھر وہ جنت میں رہیں گے۔ [1] ابوبکر العربی کی کتاب میں ابویعلیٰؒ سے اسی قدر مذکور ہے۔ یہ مشہور حدیث ہے بہت سے آئمہ نے اپنی کتب میں نقل کی

---

[1] بیہقی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹' طبرانی ''المطولات'' حدیث نمبر ۳۶' تفسیر طبری تفصیل واجمالی حدیث نمبر ۱۵/ ۲۵۰۲۵ اور حدیث نمبر ۲/ ۱۳۲' ۱۳۳۔

ہے مثلاً ابن جریر نے اپنی تفسیر میں طبرانی نے معلومات میں حافظ بیہقی نے اپنی کتاب البعث والنشور میں، حافظ ابوموسیٰ المدینی نے بھی مطولات میں [illegible] طریق اسماعیل بن رافع (اہل مدینہ کے قاضی) سے نقل کیا [illegible] کا [illegible]
اور اس کے بعض طرق میں نکارت اور اختلاف بھی ہے۔ میں نے اس روایت کے طرق کو ایک الگ جزء میں نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسحٰق بن راہویہ نے اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کو اسماعیل بن رافع نے ولید بن مسلم سے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اس موضوع پر ایک تصنیف بھی ہے جس میں صحیح احادیث سے اس کے شواہد ذکر کیے ہیں۔ ہم ان شاء اللہ اس پر فصل در فصل گفتگو کریں گے۔ وباللہ المستعان۔

فصل

صور کا پھونکا جانا:

کل تین مرتبہ صور پھونکا جائے گا، پہلی مرتبہ کو نفخۃ الفزع کہتے ہیں۔ دوسری کو نفخۃ الصعق اور تیسری کو نفخۃ البعث کہا جاتا ہے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ہر دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس دن کی مدت ہوگی۔ پھر فرمایا میں نے ان باتوں سے انکار کیا جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس مہینے۔ میں ان باتوں سے انکار کرتا ہوں جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس سال پھر فرمایا آسمان سے پانی برسے گا اور وہ ایسے اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور پھر ارشاد فرمایا کہ (مرنے کے بعد) انسان بالکل باقی نہیں رہتا علاوہ ایک ہڈی کے (باقی بوسیدہ ہو جاتا ہے) اور وہ دم (ریڑھ کی ہڈی کا آخری کنارہ) کی ہڈی ہے اور اس سے قیامت کے دن مخلوق کھڑی ہوگی۔[1]

امام بخاری نے اسی روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے اور یہی روایت امام احمد کی روایت سے بھی ثابت ہے جو انہوں نے عبدالرزاق کے طریق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسلم نے محمد بن رافع اور انہوں نے عبدالرزاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا (مرنے کے بعد) پرانا (یعنی بوسیدہ) ہو جائے گا۔ اور مٹی اس کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے) آخری کنارے کے، اسی سے دوبارہ پیدا ہو کر مخلوق اٹھ کھڑی ہوگی۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۴۲۸)

یہ روایت مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام احمد اس میں منفرد ہیں۔ امام احمد نے ابراہیم الہجری کے طریق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مٹی انسان (کے جسم کی ہر چیز) کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے)۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا، رائی کے دانے کی طرح، یہیں سے (انسان حشر میں) دوبارہ زندہ ہو کر نکلیں گے''۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۳/ ۲۸)

---

[1] بخاری کتاب التفسیر باب یوم ینفخ الصور حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب الفتن باب ما بین النفختین حدیث نمبر ۷۳۴۰۔

یہاں مراد دو مرتبہ صور پھونکے جانا ہے اور یہ بھی کہ ان دونوں مرتبہ کے درمیان یا تو چالیس دن کی مدت ہے یا چالیس مہینے یا چالیس سال کی مدت [illegible] جائے گا تو تمام مخلوقات کی موت واقع ہو جائے گی اور تیسری مرتبہ جب صور پھونکا جائے گا تو سارے مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان آسمان سے پانی برسنے کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ عجب ذنب سے انسان کی دوبارہ تخلیق کا بیان ہے کہ قیامت اسی عجب ذنب سے انسان دوبارہ زندہ ہوں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد پہلی دو مرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیان واقعہ ہو جس کے ذکر کا یہاں ارادہ تھا۔ بہر صورت دونوں مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان کا بیان ہے جس میں بڑے بڑے اہم امور اور واقعات وحوادث پیش آئیں گے۔

قیامت کی ہولناکی:

ان میں سے زلزلہ اور زمین کا اہل زمین کے ساتھ دائیں بائیں ڈولنا ہے جیسا کہ سورۃ الزلزال آیت نمبر 1 تا 3 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ''جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوا''۔ (حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ الحج آیت نمبر 1 تا 2 میں فرمایا: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی جس روز تم لوگ اس زلزلے کو دیکھو گے اس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی اور اے مخاطب تجھ کو لوگ نشہ کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز''۔

اور سورہ واقعہ آیت نمبر 1 تا 7 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ''جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض) کو لپیٹ دے گی اور (بعض کو) کو بلند کر دے گی جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے۔ چنانچہ جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا یعنی ''نفخۃ الفزع'' (ڈرانے والا صور) جو قیامت کی ابتداء کی علامت ہے' اس پورے دن پر قیامت کا نام ٹھیک صادق آتا ہے۔

جیسا کہ امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''ضرور بالضرور (جب) قیامت آئے گی (تو) دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوگا نہ اس کی خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اس کو دوبارہ لپیٹ سکیں گے' قیامت آ جائے گی' ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ کر واپس آئے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا' قیامت آ جائے گی اور ایک شخص اپنے حوض لیپ رہا ہوگا لیکن اس سے پانی نہ پی سکے گا' قیامت آ جائے گی اور ایک شخص نے کھانے کے لیے لقمہ منہ کے قریب کر لیا ہوگا لیکن اسے کھانے کا موقع نہیں ملے گا''۔

یہ پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کا واقعہ ہے جو قیامت کے بالکل شروع میں ہوگا اور جیسے کے پہلے گزر چکا ہے کہ یہ بالکل آخری زمانہ میں ہوگا اور قیامت بدترین لوگوں پر واقع ہوگی۔

ابھی صور پھونکے جانے کی جو روایت گزری ہے کہ پہلی دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے بکھر جائیں گے [illegible]
ہوگا۔ واللہ اعلم۔

جیسا کہ سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۴۸ تا ۵۱ میں فرمایا کہ:

''حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہ میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی بڑی تدبیریں کیں تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں (مگر سب گاؤ خور ہو گئیں) پس اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھنا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پورا بدلہ لینے والا ہے۔ جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے اور تو مجرموں (یعنی کافروں کو) زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا اور ان کے کرتے قطران (تانبے) کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوگی''۔

اور اسی طرح سورہ انشقاق آیت نمبر 1'2 میں فرمایا کہ:

''جو (نفخہ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جائے گا (تاکہ اس میں غمائم اور ملائکہ آئیں) اور اپنے رب کا حکم سن لے گا''۔

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ قیامہ آیت نمبر 7 تا 10 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں (اور) وہ قرب رکھنے والے ہیں یہ مقرب لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسا کہ آئندہ آئے گا کہ یہ سب کچھ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ہونے والا ہے۔ رہا زمین کا زلزلہ اور اس زلزلے کی وجہ سے زمین کا پھٹنا اور لوگوں کا اس کے کناروں کی طرف دوڑنا' تو یہ مناسب لگتا ہے کہ پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ان واقعات کا ظہور ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ غافر آیت نمبر 32 تا 33 میں فرعونیوں میں سے ایک مومن کے بارے میں بتایا ہے کہ:

''اے میری قوم میں تمہارے بارے میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں' جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے (لیکن) تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا''۔

اور سورہ رحمٰن آیت نمبر 33 تا 36 میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

''اے گروہ جن اور انسان کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں گے)

نکلو مگر بغیر زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے نہیں) سوائے جن وانس! تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کے منکر ہو جاؤ گے۔
تم دونوں پر قیامت کے (روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم (اس کو) ہٹا نہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے''۔

اور جیسے کہ مسند احمد صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے حوالے سے حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید کی روایت گزری کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو''۔ پھر ان نشانیوں کا تذکرہ فرمایا کہ: ''سب سے آخری نشانی وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہنکاتی ہوئی میدان حشر تک لے جائے گی''۔ ❶ یہ آگ آخری زمانے میں دنیا بھر کے لوگوں کو (ہر طرف سے) ہانک کر ملک شام میں جمع کر دے گی اور یہی وہ جگہ ہے جو میدان حشر بنے گی۔

لوگوں کو دھکیلنے والی:

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ''لوگوں کو تین طریقے سے جمع کیا جائے گا' شوق سے' ڈرتے ہوئے' ایک اونٹ پر دو دو اور تین تین اور دس دس سوار ہوں گے' باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی' چنانچہ جہاں وہ لوگ تھک کر آرام کریں گے وہیں یہ لوگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں یہ رات گزاریں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی''۔ ❷

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت کی پہلی نشانی' ایک آگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی''۔ ❸

میدان حشر میں لوگوں کو تین گروپوں میں جمع کیا جائے گا:

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''لوگوں کو میدان حشر میں تین گروپوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا' ایک گروپ پیدل چلنے والوں کا ہوگا' ایک گروپ سواروں کا ہوگا اور ایک گروپ وہ ہوگا جو منہ کے بل چل کر جائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس ذات نے ان کو ٹانگوں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے' سنو! وہ منہ کے بل چلتے ہوئے بھی زمین کی ہر اونچ نیچ اور جھاڑ کانٹے سے بچیں گے۔ ❹

---

❶ مسلم کتاب الفتن باب فی الایات التی تکون قبل الساعۃ حدیث نمبر ۷۲۱۵' مسند احمد حدیث نمبر ۱۴۷۔ ❷ بخاری کتاب الرقاق الحشر حدیث نمبر ۶۵۲۲' صحیح مسلم کتاب الجنۃ ونعیمھا باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامۃ حدیث نمبر ۷۱۳۱۔ ❸ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم وذریہ حدیث نمبر ۳۳۲۹' مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۳۶۔ ❹ ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب (۱۸) سورۃ بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۴۲' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۵۴' ابوداؤد الطیالسی حدیث نمبر ۲۵۲۶۔

امام ابوداؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں حماد بن سلمۃ سے اسی طرح روایت کیا ہے جب کہ احمد نے عبدالرزاق کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی' لوگوں کو اس جگہ پر جمع کیا جائے گا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کے تشریف لے گئے تھے' زمین پر صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے' ان کی زمین ان کو پھینک دے گی' آگ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانکے گی' جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جب وہ تھک کر آرام کریں گے تو آگ بھی رک جائے گی اور جو ان میں پیچھے رہ گیا اس کو آگ کھا جائے''۔ [1]

طبرانی نے اسی طرح کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے جب کہ حافظ ابوبکر البیہقی نے اپنی کتاب ''البعث والنشور'' میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 97 تلاوت فرمائی'' اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے بہرے گونگے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لیے اور بھڑکا دیں گے''۔ (فتح محمد جالندھری) اور پھر فرمایا کہ مجھ سے صادق المصدوق ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین فوجوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا' ایک فوج کھاتے پیتے' عمدہ لباس پہنے ہوئے اور سواریوں پر سوار ہوگی' ایک فوج (گروہ) پیدل چل اور دوڑ رہے ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا (پہلے اور آخری) دونوں گروہوں کو تو ہم سمجھ گئے لیکن یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پشت پر ایک آفت ڈالیں گے' حتیٰ کہ کوئی پشت والا باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک شخص ایک اونٹنی کے بدلے ایک نہایت خوب باغ دے ڈالے گا جو قد میں اتنی چھوٹی ہوں گی کے اونٹ کے کوہان کے برابر ہوگی' اس پر بہت کم سواری کی جا سکتی ہوگی اور اس نے دودھ دینا بھی بند کر دیا ہوگا''۔ [2] (یہ مستدرک حاکم کے لفظ ہیں)۔

اسی طرح امام احمد نے یزید بن ہارون کے طریق سے روایت نقل کی ہے' البتہ اس میں حضرت ابوذر غفاریؓ کے آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں کیا اور آخر میں یہ اضافہ ہے کہ: ''وہ شخص اس اونٹنی پر قادر نہ ہو سکے گا''۔

امام احمد نے حضرت معاویہ بن حمیدۃ القشیری سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''یہاں لوگوں کو جمع کیا جائے گا''۔ (اور شام کی طرف اشارہ فرمایا) پیدل اور سوار ہو کر آئیں گے اور ایک گروہ منہ کے بل چل کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا اور ان کے منہ پر بند ہوں گے (تاکہ وہ بول نہ سکیں) [3]

ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ بہر حال یہ چند روایات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں موجود لوگوں کو میدان حشر میں پوری دنیا سے جمع کیا جائے گا' یہ شام کی سرزمین ہوگی اور لوگ تین قسم کے گروہوں میں تقسیم ہوں گے' چنانچہ ایک قسم ایسی ہوگی جو کھاتے پیتے' عمدہ لباس پہنے سواریوں پر سوار ہوں گے اور ایک قسم ایسی ہوگی جو کبھی پیدل چلے

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۱۹۹' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۹۰۔ [2] مسند احمد حدیث نمبر ۵/ ۱۶۴۔

[3] ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۲۴۲۴۔

گی اور کبھی سوار ہوا کرے گی' یہ پیدل چلنے اور سوار ہونے کا سلسلہ اونٹ پر ہوگا جیسے کہ پہلے صحیحین کی روایت میں گزرا کہ بعض اونٹ ایسے ہوں گے جن پر دو دو افراد ہوں گے اور تین تین پر اور دس دس پر سوار ہوں گے [illegible] پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا ہے اور باقی لوگوں (یعنی تیسرے گروہ) کو آگ ہانک کر جمع کرے گی یہ وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو پیچھے سے گھیرے گی اور ہر جانب سے ہانکتی ہوئی میدانِ حشر کی طرف لے جائے گی اور لوگوں میں سے جو پیچھے رہ جائے گا اس کو یہ آگ کھا جائے گی''۔

ان تفصیلات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ سب دنیا کے آخری زمانے میں ہوگا' مثلاً کھانا پینا' سوار ہونا اور پیچھے رہ جانے والوں کو آگ کا کھا جانا (یعنی جل جانا) اور اگر ان واقعات کا ظہور تیسری اور آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد مان لیا جائے تو صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعد نہ تو موت ہوگی نہ چلتی سواری نہ کھانا پینا اور نہ ہی وسیع صحنوں میں رہنا پہننا اور عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ابوبکر البیہقی نے (باوجود یہ کہ اس طرح کی اکثر روایات بیان کی ہیں) ان کو قیامت کے بارے میں محمول کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور جو ہم نے بیان کیا اس کو ضعیف قرار دیا ہے وہ سورہ مریم کی آیت نمبر 85 تا 78 سے استدلال کرتے ہیں ''اور جس روز ہم متقیوں کو رحمٰن (کے دارالنعیم) کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے (وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں جس نے رحمٰن کے پاس (سے) اجازت لی ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

قیامت کے روز ننگے پیر' ننگے بدن اور غیر مختون ہوں گے:

اور ان کے اس دعوے کا صحیح ہونا کیسے ممکن ہے؟ جو انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں حدیث بیان کر کے کہا ہے کہ فرماتے ہیں کہ ''بعض اونٹوں پر دو اور بعض پر تین اور بعض پر دس دس سوار ہوں گے؟ باوجود اس کے کہ سواریوں کی کمی کی تصریح بھی کی جا چکی ہے؟ اس سے بات نہیں بنتی۔ یہ جنت کی سواریاں ہوں گی جن پر مومن سوار ہوں گے اور وسیع صحنوں سے جنت کی طرف روانہ ہوں گے لیکن ان کی حالت ایسی نہ ہوگی جیسا کہ اپنی جگہ پر آئے گا۔

رہی وہ حدیث جو دوسرے طریق سے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے ان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں ''بے شک تم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع کیا جائے گا اس حال میں کہ تم ننگے پیر' ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے''۔ [1] سورہ انبیاء آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے کہ ''وہ دن بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے جس طرح اس کی ابتداء کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم ضرور اس کو پورا کریں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

---

[1] بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا حدیث نمبر ۳۳۴۹' مسلم کتاب الجنۃ باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامۃ حدیث نمبر ۷۱۳۰' ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۲۴۲۳' مسند احمد حدیث نمبر ۵۳/۶۔

تو یہ حتیٰ اس کے علاوہ ہے یہ تو قیامت کا دن ہے آخری (تیسری مرتبہ) صور پھونکے جانے کے بعد لوگ اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے بدن اور بغیر ختنہ (یعنی ان کا ختنہ نہ ہوا ہوگا) اٹھ کھڑے ہوں گے اور کافروں کو بھی اسی طرح جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا یعنی پیاسے ہونے کی حالت میں۔

سورہ اسراء کی آیت نمبر ۹۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ

''اور اللہ جس کو راہ پر لائے وہی راہ پر آتا ہے اور جس کو وہ بے راہ کر دے تو خدا کے سوا آپ کسی کو بھی ایسوں کا مددگار نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا' گونگا بہرہ کر کے منہ کے بل چلائیں گے (پھر) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ وہ وقت ہوگا جب انہیں آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا' میدان حشر سے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی' اللہ ہی پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔

جیسا کہ پہلے صور کی تفصیلی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو لوگ قیامت سے پہلے مر چکے ہوں گے ان کو ان تمام ہونے والے واقعات کا کوئی احساس نہ ہوگا اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ صرف شہداء ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے لہٰذا ان کو ان معاملات کا احساس ہوگا لیکن وہ ان سے گھبرائیں گے نہیں اسی طرح وہ نفخہ صعق سے بھی نہیں گھبرائیں گے۔

مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ روایت میں مستثنیٰ کیے گئے افراد سے کون لوگ مراد ہیں؟ مختلف اقوال ہیں' ایک تو صحیح یہ ہے کہ وہ شہداء ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور ملک الموت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور صور والی تفصیلی حدیث میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ مدت اہل دنیا کے لیے اتنی طویل ہوگی جتنی نفخہ فزع (پہلے صور) اور نفخہ (دوسرے صور) پھونکے جانے کے درمیان' وہ یہ تمام خوفناک حالات اور معاملات دیکھ رہے ہوں گے' چنانچہ اس کی وجہ سے موجود لوگ مر جائیں گے خواہ وہ آسمان پر رہنے والے ہوں یا زمین پر' انسانوں میں سے ہوں یا جنات و فرشتوں میں سے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہیں گے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہوں گے اور یہ بھی کہ ان سے مراد حضرت جبرئیل' میکائیل' اسرافیل ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد شہداء ہیں اور اس کے علاوہ بھی۔ واللہ اعلم۔

سورۂ زمر آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ''اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی۔ سو تمام انسان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الحاقہ آیت نمبر 13 تا 18 میں فرمایا کہ: ''پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے اور آپ کے پروردگار کا عرش اس روز بالکل بودا ہوگا اور آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کیے

جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسا کہ پہلی صور والی تفصیلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ نفخۂ صعق پھونک۔ چنانچہ وہ (دوسری مرتبہ) صور پھونکیں گے۔ چنانچہ اس کے اثر سے تمام زمین و آسمان والے مر جائیں گے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ (باوجود ہر بات معلوم ہونے کے) ملک الموت سے دریافت فرمائیں گے کہ اب کون باقی رہا؟ ملک الموت جواب میں عرض کریں گے اے اللہ! آپ باقی بچے ہیں آپ کو کبھی موت نہ آئے گی اور آپ کے علاوہ عرش اٹھانے والے فرشتے جبرائیل اور میکائیل باقی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کی روح قبض کرنے کا حکم دیں گے' اس کے بعد عرش اٹھانے والے فرشتوں کی روح قبض کئے جانے کا حکم ہوگا اور پھر ملک الموت کو بھی مرجانے کا حکم ہوگا اور وہ تمام مخلوقات میں سب سے آخری مخلوق ہوں گے جس کو موت کا سامنا کرنا ہوگا''۔ ❶

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ ملک الموت سے کہیں گے کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے' میں نے تجھے پیدا کیا' اب مرجا اور دوبارہ نہ زندہ ہونا''۔ ❷

محمد بن کعب نے اپنی اطلاع کے مطابق یہ اضافہ کیا ہے کہ: ''ملک الموت سے کہا جائے گا کہ اب مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی پیدا نہ ہونا۔ چنانچہ ملک الموت ایسی زبردست چیخ ماریں گے کہ اگر اس چیخ کو زمین و آسمان والے سن لیتے تو خوف کی شدت سے مرجاتے''۔

حافظ ابوموسیٰ المدینی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں ان الفاظ کے لیے اسماعیل بن رافع کا کوئی متابع موجود نہیں ہے اور نہ ہی اکثر رواۃ نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔

میرا (یعنی علامہ ابن کثیر مصنف تاریخ ہذا) کا یہ خیال ہے کہ بعض راویوں نے ان معنی کے ساتھ روایت کی ہے کہ ''مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی زندہ مت ہونا'' یعنی اس کے بعد موت کا فرشتہ نہ رہے گا کیونکہ اس دن کے بعد کسی کو موت نہ آئے گی جیسے کہ صحیح روایات میں ثابت ہے کہ قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا اے اہل دوزخ! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی''۔ اور اے اہل جنت! اب تم ہمیشہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی''۔ ❸

اور اگر بالفرض یہ الفاظ جناب نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت بھی ہیں تو اس کا ظاہر مطلب یہی ہے کہ اس کے بعد کبھی موت نہ آئے گی اور یہ تاویل بھی حدیث کے صحیح ہونے کی صورت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فصل

جیسا کہ صور کی تفصیلی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ ''جب اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی نہ رہے گا جو اکیلا ہے' واحد ہے' قہار ہے'

---

❶ ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۵/ ۳۳۵۔ ❷ مسند امام احمد حدیث نمبر ۲/ ۱۶۲ اور حدیث نمبر ۲/ ۵۱۳' مستدرک حاکم حدیث نمبر ۱/ ۸۳۔ ❸ بخاری کتاب التفسیر باب (وانذرھم یوم الحسرۃ) حدیث نمبر ۴۷۳۰' ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ باب ماجاء فی خلود اہل الجنۃ واہل النار حدیث نمبر ۲۵۵۸' مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۳۷۷۔

یکہ وتنہا ہے' بے نیاز ہے' نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے' وہی آخر میں ہوگا جس طرح اول میں تھا' زمین وآسمان کو لپیٹ دے گا جیسے کاغذوں کی فہرست کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور پھر ان کو پھیلا کر واضح کر دے گا اور تین مرتبہ ان کو پھیلا کر واضح کرے گا۔

اور تین مرتبہ فرمایا کہ میں ہی جبار ہوں پھر پکارے گا کون ہے آج حقیقی بادشاہ (تین مرتبہ پکارے گا) لیکن کوئی ایک بھی جواب دینے والا نہ ہوگا' پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا ''صرف اللہ ہی کے لیے جو اکیلا ہے اور زبردست ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۃ الزمر آیت نمبر 68) ہے کہ: ''اور (افسوس) کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اور اسی طرح سورۃ الانبیاء آیت نمبر 104 میں ارشاد فرمایا کہ:

''وہ دن (بھی) یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم (نفخہ اولیٰ کے وقت) آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرتے وقت ہر چیز کی ابتداء کی تھی اسی طرح (آسانی سے) اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الحدید آیت نمبر 3 میں فرمایا کہ:

''وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور ظاہر ہے اور وہ مخفی ہے اور ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے''۔

اور سورہ غافر آیت نمبر 15 تا 17 میں ارشاد فرمایا کہ:

''(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے۔ ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج بے انصافی نہ ہوگی بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور صحیحین میں امام زہرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دیں گے اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں' میں ہی جبار ہوں' کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار اور متکبر لوگ''۔

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی میں لے لیں گے اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی شہنشاہ ہوں''۔ ❶

---

❶ بخاری کتاب الرقاق' باب یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ حدیث نمبر ۶۵۱۹' مسلم کتاب صفات المنافقین باب کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار حدیث نمبر ۶۹۸۱' مقدمہ ابن ماجہ باب فیما انکرت الجھمیۃ حدیث نمبر ۱۹۴۔

مسند احمد اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ آپ نے سورہ زمر کی آیت نمبر 67 منبر پر تلاوت فرمائی کہ:

''اور (افسوس) ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی حالانکہ (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اس طرح (اپنے ہاتھ کے اشارے سے) اس کو حرکت دیتے۔ کبھی آگے لے جاتے اور کبھی پیچھے اور فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کریں گے کہ میں ہی جبار ہوں' میں ہی متکبر ہوں' میں ہی بادشاہ ہوں' میں ہی زبردست ہوں اور میں ہی کریم ہوں'' اسی دوران آپ ﷺ کا منبر کانپنے لگا حتیٰ کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ منبر آپ ﷺ سمیت گر نہ پڑے۔ ❶

اس مقام سے متعلق دیگر بہت سی روایات ہم نے اپنی تفسیر کی کتاب میں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں بیان کر دی ہیں اور وہاں تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور تعریف تو اللہ ہی کے لیے ہے۔

فصل

حدیث صور میں فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ اسی زمین کو تبدیل کر دیں گے' اس کو پھیلا دیں گے اور خوب ہموار کر دیں گے اور اس کو اس طرح وسیع کر دیں گے جیسے بازار میں کھال کھینچ کر وسیع کر دیا جاتا ہے۔ آپ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دیکھیں گے''۔

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایسی ڈانٹ پلائیں گے کہ وہ بھی زمین و آسمان کی طرح تبدیل ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جس روز دوسری زمین بدل جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ کے روبرو پیش ہوں گے''۔

(سورہ ابراہیم آیت نمبر ۴۸) (ترجمہ حضرت تھانوی)

صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس دن زمین و آسمان کو تبدیل کر دیا جائے گا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا پل کے نیچے اندھیروں میں''۔ ❷

اس تبدیلی سے مراد حدیث میں مذکور تبدیلی کے علاوہ کوئی اور تبدیلی ہے اور وہ یہ کہ دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان زمین کی علامات تبدیل ہو جائیں گی' پہاڑ ادھر ادھر اڑتے پھریں گے اور زمین ڈولنے لگے گی اور پوری زمین ایک ہموار زمین میں تبدیل ہو جائے گی نہ اس میں کوئی ٹیڑھا پن ہوگا نہ گھاٹیاں نہ وادیاں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ آیت نمبر 105 تا 107 میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) سو آپ فرما دیجیے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک ہموار میدان کر دے گا جس میں تو (اے مخاطب) نہ ہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی یعنی نہ

---

❶ بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ (لما خلقت بیدی) حدیث نمبر ۷۴۱۳' مسلم کتاب صفات المنافقین باب کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار حدیث نمبر ۶۹۸۲' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۴۔ ❷ مسلم کتاب الحیض باب بیان صفۃ منی الرجل والمراۃ وان الولد مخلوق من مائھما حدیث نمبر ۷۱۴۔

گہرائی ہوگی اور نہ کوئی بلندی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ نباء آیت 3 میں ارشاد ہوا:

''اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹادیئے جائیں گے سووہ ریت کی طرح ہوجائیں گے''۔

اور سورۃ القارعۃ آیت نمبر 5 میں ارشاد ہوا کہ

''اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے''۔

جب کہ سورۃ الحاقہ آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور زمین اور پہاڑ اٹھالئے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے''۔

اور سورۃ الکہف آیت نمبر 47 میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور اس دن کو بھی یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹادیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم ان سب کو جمع کردیں گے اور ان میں سے کسی نہ چھوڑیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

فصل

جیسے کے صور والی حدیث میں ارشاد ہوا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے چنانچہ یہ پانی چالیس دن تک برستا رہے گا یہاں تک کہ پانی کی سطح تمہارے سروں سے بھی بارہ ہاتھ اوپر تک جا پہنچے گی' پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے کہ وہ اگیں (یعنی اٹھ کھڑے ہوں) چنانچہ لوگ اپنی قبروں سے اگیں گے جیسے ''طراثیث'' (کھیرے کی ایک قسم جو عام کھیرے سے چھوٹی ہوتی ہے) یا سبزہ۔

امام احمد اور مسلم کی روایت جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی تھی اس میں یہ بھی گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''پھر صور پھونکا جائے گا چنانچہ اس کی آواز سننے والا جو شخص بھی ہوگا وہ اس آواز کو توجہ سے سنے گا اور سر اٹھا کر غور سے دیکھے گا سب سے پہلے اس آواز کو جو شخص سنے گا وہ اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا اور اسی حالت میں مرجائے گا۔ اس کو سننے والا کوئی بھی زندہ نہ بچے گا' پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجیں گے جیسے وہ شبنم کے قطرے ہوں یا سایۂ چنانچہ اس کے اثر سے مخلوق کے جسم اگنے لگیں گے (یعنی اٹھ کے کھڑے ہونے لگیں گے) پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے' پھر کہا جائے گا' اے لوگو! آ جاؤ اپنے رب کی طرف''۔ ❶

امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: پہلے اور دوسرے صور کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی''۔

لوگوں نے عرض کیا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن؟ فرمایا' جس بات کا مجھے علم نہیں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا' لوگوں

---

❶ بخاری کتاب التفسیر باب (یوم ینفخ فی الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵' مسلم کتاب الفتن باب ما بین النفختین حدیث نمبر ۷۳۴۰۔

نے پھر دریافت کیا' کیا چالیس سال؟ آپ نے فرمایا جس بات کا مجھے علم نہیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ (قبر میں) انسان کا سارا جسم پرانا (بوسیدہ) ہو جاتا ہے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے اسی سرے کے جس سے مخلوق دوبارہ پیدا ہوگی۔ ❶

امام مسلم نے اعمش کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے' البتہ اس میں تیسری بار پوچھنے کے بعد دوبارہ اس مذکورہ جواب کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی ''جس بات کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا' پھر فرمایا کہ ''پھر آسمان سے بارش برسے گی تو لوگ اس طرح اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور انسان کے جسم میں کوئی چیز بوسیدہ ہوئے بغیر نہیں رہتی علاوہ ایک ہڈی کے اور وہ ''عجب الذنب'' (یعنی ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا) اور اسی سے مخلوقات دوبارہ زندہ ہوں گی۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''احوال یوم القیامۃ'' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں' قیامت کے دن سے پہلے چھ علامات ہوں گی' لوگ ادھر ادھر بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی' ابھی لوگ اسی حیرت سے نہ نکلے ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گرنا شروع ہو جائیں گے۔ چنانچہ زمین ہلنے لگے گی اور آپس میں خلط ملط ہو جائے گی۔ کیا انسان' کیا جنات سب گھبرا جائیں گے' (اسی گھبراہٹ کی وجہ سے) چوپائے' وحشی درندے اور پرندے آپس میں مل جائیں گے' آپس میں ہڑبونگ مچی ہوگی' کسی کو دوسرے کا ہوش نہ رہے گا چنانچہ فرمایا:

﴿وَاِذَاالْوُحُوْشُ حُشِرَتْ. وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾.

''یعنی جب وحشی جانور (گھبراہٹ کے مارے) جمع ہو جائیں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے''۔ (سورۃ التکویر آیت نمبر 4 تا 6)

جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں ایک خبر سناتے ہیں' سمندر کی طرف چلو' جب سمندر تک پہنچیں گے تو سمندر بھڑکتی ہوئی آگ میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔ ابھی لوگ اسی حیرت اور پریشانی کے عالم میں ہوں گے کہ زمین ایک ہی جھٹکے میں ساتوں تہوں تک پھٹ جائے گی اسی طرح آسمان بھی اوپر ساتوں آسمان تک پھٹ جائے گا' اسی دوران ایک ہوا چلے گی جس سے سب لوگوں کو موت آ جائے گی۔

ابن ابی الدنیا نے عطا بن یزید السکسکی کی روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ایک پاک خوشبودار ہوا بھیجیں گے۔ یہ قرب قیامت کے دن ہوں گے۔ چنانچہ اس ہوا کے اثر سے ہر مومن کی موت واقع ہو جائے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ وہ لوگ گدھوں کی طرح شور مچائیں گے' انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ زمین پر ایک زلزلہ بھیجیں گے جس سے لوگوں کے قدم اکھڑ جائیں گے' ان کے مکانات تباہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ تمام انسان' جن اور شیاطین باہر نکل آئیں گے' ہر ایک فرار کا راستہ ڈھونڈ رہا ہوگا۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف آئیں گے لیکن وہ بند ہو چکا ہوگا اور اس پر حفاظت کرنے والے فرشتے موجود ہوں گے' لوگ پھر باقی لوگوں کے پاس آ جائیں گے' اسی دوران قیامت آ جائے گی۔ ایک پکارنے والے کی پکار سنی جائے گی جو پکار رہا ہوگا کہ اے لوگو!: اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ. (سورۃ النحل آیت نمبر ۱)

''یعنی خدا تعالیٰ کا حکم آ پہنچا' سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے''۔

❶ بخاری کتاب التفسیر باب (یوم ینفخ الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵' مسلم کتاب الفتن باب ما بین النفختین حدیث نمبر ۷۳۴۰۔

پھر فرمایا کہ جس طرح ایک عام عورت اس پکار کو صحیح اور وضاحت سے سنے گی۔ اسی طرح اس کی گود میں موجود بچہ بھی اس پکار کو سنے گا' اس کے بعد صور پھونکا جائے گا' جس کے اثر سے تمام اہل زمین و آسمان پر موت آ جائے گی علاوہ ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہتا ہے'' ❶

اور علامہ ابن ابی الدنیا نے ہی ایک روایت فضالہ بن عبید اور عقبہ بن عامر کے طریق سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مغرب کی جانب سے تم پر ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا جو بلند ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ مکمل طور پر چھا جائے گا اور ایک پکارنے والا پکارے اے لوگو! بے شک اللہ کا حکم آ پہنچا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دو آدمی (خرید و فروخت کے لیے) کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن لپیٹنے کی نوبت نہ آئے گی اور ایک آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا لیکن اس سے پینے کی نوبت نہ آئے گی اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا لیکن اس میں سے ایک قطرہ بھی پینے کی نوبت نہ آئے گی۔ ❷

محارب بن دثار نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت کے دن پرندے اپنی دم کے ذریعے اڑیں گے اور قیامت کے خوف سے وہ سب کچھ اگل دیں گے جو ان کے پیٹ میں ہوگا اور انہیں کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''الاہوال'' میں اس کو ذکر کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے ہی حضرت ابن عمر کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ''اذا الشمس کورت'' (سورۃ التکویر) ''اذاالسماء انفطرت'' (سورۃ الانفطار) اور ''اذاالسماء انشقت'' (سورۃ الانشقاق) پڑھا کرے۔ اس روایت کو امام احمد اور ترمذی نے عبداللہ بن جبیرؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے''۔ ❸

تیسری اور آخری مرتبہ (نفخۃ البعث) صور کا پھونکا جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی۔ سو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے' پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر 68 تا 70' ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ النباء آیت نمبر 18 تا 20 میں ارشاد ہوا کہ:

''یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم لوگ گروہ گروہ آؤ گے اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔

سورۃ الاسراء آیت نمبر 13۔14 میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

---

❶ ابن حجر کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان حدیث نمبر ۱۳/ ۷۷ درمنثور للسیوطی حدیث نمبر ۶/ ۶۱۔

❷ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/ ۵۳۹' الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۴/ ۱۱۰' کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۵۵۔

❸ ترمذی کتاب التفسیر القرآن باب ومن السورۃ (اذا الشمس کورت) حدیث نمبر ۳۳۳۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲/ ۲۷' ۲/ ۱۰۰۔

''یہ اس روز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم (بالاضطرار) اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرلو گے اور تم خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے ہو۔

سورۃ النازعات آیت نمبر 13-14 میں فرمایا کہ

''بس وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب کہ سورہ یٰسین آیت 51 تا 54 میں ارشاد ہوا کہ:

''ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

صور والی مذکورہ روایت میں دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد اور تمام مخلوقات کے قیام اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات کی بقاء (جو سب سے اول اور آخر ہے' اور یہ کہ وہ دونفخوں کے درمیان زمین و آسمان کو تبدیل کریں گے) کے بعد فرمایا تھا کہ پھر پانی کو برسنے کا حکم فرمائیں جس سے قبروں میں اجساد واجسام دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی قبروں ہی میں دوبارہ زندہ ہوں گے جیسے اپنی دنیاوی زندگی میں رہا کرتے تھے' یعنی صرف روحیں نہیں ہوں گی بلکہ دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا جائے گا وہ صور کو لے کر اپنے منہ پر رکھیں گے۔ پھر حضرت جبرائیل و میکائیل کو زندہ ہونے کا حکم دیا جائے گا وہ بھی زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو طلب فرمائیں گے' روحوں کو بلایا جائے گا مومنین کی ارواح نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری روحیں اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان تمام ارواح کو پکڑ لیں گے اور صور میں ڈال دیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ صور پھونکا جائے چنانچہ وہ صور پھونکیں گے تو ارواح صور میں سے اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور اپنی کثرت کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' میری عزت وجلال کی قسم ہر روح اس کے جسم کی طرف چلی جائے جس میں وہ دنیاوی زندگی کے دوران رہتی تھی۔ چنانچہ ارواح جسموں کی طرف آئیں گی اور ناک کے ذریعے پورے جسم میں اس طرح سرایت کر جائیں گی جیسے کسی ڈسے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ پھر تم سے زمین پھٹ جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی (قبر کی) زمین پھٹے گی' پھر سب لوگوں قبروں سے نکل کر ڈرتے گھبراتے ہوئے اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے۔ کافر کہیں گے کہ آج تو بہت سخت دن ہے۔ ننگے پیر ہوں گے' ننگے بدن ہوں گے اور غیر مختون ہوں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

''جس دن قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا

جاتا تھا'' (سورۃ المعارج آیت نمبر 43 تا 44 ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ ق آیت نمبر 41 تا 44 ارشاد فرمایا کہ:

''اور فرض نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے جس روز زمین میں ان (مردوں) پر سے کھل جائے گی جب وہ دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک ایک آسان جمع کر لینا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب کہ سورہ سورہ قمر میں ارشاد ہوا کہ:

''تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوا دے گا ان کی آنکھیں (مارے ذلت کے) جھکی ہوں گی (اور) (قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی دل پھیل جاتی ہے''۔ (سورۃ القمر آیت نمبر 6'7۔ ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ طٰہٰ آیت نمبر 55 میں فرمایا کہ:

''ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (بعد موت) لے جائیں گے اور قیامت کے روز پھر دوبارہ اسی سے ہم تم کو نکالیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) سورۃ الاعراف آیت نمبر 25 میں فرمایا کہ:

''تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی سے پھر پیدا ہونا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ نوح آیت ۱۷۔۱۸ میں فرمان مبارک ہے کہ: ''اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر زمین میں ہی لے جائے گا قیامت میں پھر اسی زمین سے تم کو باہر لے جائے گا۔'' سورہ نباء آیت نمبر: 18 میں ارشاد ہوا کہ:

''یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آ ؤ گے''۔[1] (ترجمہ حضرت تھانوی)

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ''ایک ہوا چلائی جائے گی جو نہایت یخ بستہ اور ٹھنڈی ہوگی۔ یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو نہ چھوڑے گی۔ پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی' چنانچہ زمین و آسمان کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جس کے پاس ایک صور ہوگا وہ صور پھونکے گا جس سے زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آ جائے گی۔ پھر دو دفعہ صور پھونکے جانے کے درمیان وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا' پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے۔ چنانچہ اسی پانی سے مخلوقات کے جسم اور گوشت بنیں گے جیسے سیرابی سے زمین اگتی ہے''۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر 9 تلاوت فرمائی ''کذالک النشور'' یعنی اس طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہوگا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرشتہ صور لے کر زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا وصور پھونکے گا چنانچہ ہر روح اپنے جسم کی صرف بڑھے گی اور اس میں

---

[1] بیہقی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹' طبرانی کی ''مطولات'' حدیث نمبر ۳۶' طبرانی کی تفسیر مختصر و مطول حدیث نمبر ۱۵/ ۲۶۲۵' اور حدیث نمبر ۲۱/ ۱۳۲' ۱۳۳۔

داخل ہو جائے گی اور رب العالمین کے سامنے حاضر ہو جائے گی''۔ (طبری کی تفسیر سورۃ فاطر، حدیث نمبر ۱۲/۱۱۹)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں: لوگ قبروں میں بوسیدہ ہو جائیں گے، چنانچہ جب چیخ کی آواز سنیں گے تو ارواح [illegible] جسموں کی طرف واپس آ جائیں گی یہاں تک کہ ہڈیوں اور جوڑوں میں سما جائیں گی، پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کی آواز سنیں گے تو سب لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں گے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہوں گے، مومنین کہہ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! پاک ہے آپ کی ذات، جیسے آپ کی عبادت کا حق تھا ویسے ہم آپ کی عبادت نہ کر سکے۔

دوبارہ زندہ ہونے سے متعلق احادیث:

سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ''پھر ہوا بھیجی جائے گی جس میں نہایت شدید ٹھنڈک ہوگی۔ چنانچہ زمین پر جو کوئی بھی مومن ہوگا وہ اس ہوا کے اثر سے وفات پا جائے گا پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا چنانچہ اس صور کے اثر سے وہی ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے لہٰذا لوگوں کے جسم اور گوشت اگنے لگیں گے جیسے زمین میں سبزہ اگتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر 9 تلاوت فرمائی:

''اور اللہ ایسا قادر ہے جو بارشوں سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعے سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا۔ چنانچہ ہر روح اپنے جسم کی طرف لپکے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنے رب کے دربار میں حاضر ہو جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ اور مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابورزین! کیا تو کبھی بنجر اور خشک زمین سے نہیں گزرا؟ اور جب تو دوبارہ گزرتا ہے تو وہ سرسبز لہلہا رہی ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضرت گزرا ہوں۔ فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے اور یہی مخلوقات میں اس کی نشانی ہے۔ (مسند احمد حدیث نمبر 111 اور حدیث نمبر 12/14)

امام احمد نے عبدالرحمٰن بن مہدی اور غندر سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے جب کہ علی بن اسحٰق کے طریق سے امام احمد نے ایک روایت حضرت ابورزین العقیلیؓ ہی کی نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا کبھی تو کسی قحط زدہ زمین سے گزرا ہے جب تو دوبارہ گزرتا ہے تو وہ سرسبز لہلہا رہی ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا جی ہاں گزرا ہوں تو آپؐ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر 9 تلاوت فرمائی:

﴿ کَذٰلِکَ النُّشُوْر ﴾ .

''یعنی اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ کہ تو شرک کرنے کی بجائے آگ میں جل جانا پسند کرے اور کسی بے قصور شخص سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت کرے اگر تو ان صفات سے متصف ہو جائے تو تیرے دل میں ایمان کی محبت ایسے داخل ہوگی جیسے پیاسے کے دل میں پانی کی محبت ہوتی ہے ایسے دن میں جب کہیں پانی دستیاب نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مومن ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ میرے امتیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں یا کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اچھا عمل کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے اچھا عمل کیا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھا بدلہ دیں گے اور کوئی ایسا نہیں جو برا عمل کرے اور اسے معلوم ہو کہ اس نے برا عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معاف نہیں کر سکتا تو ایسا شخص مومن ہے۔

ولید بن مسلم جنہوں نے صور کے متعلق حدیث کے متعدد طرق اور آثار جمع کئے ہیں وہ ایک تیسری آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑا ہوگا اور پکارے گا کہ اے بوسیدہ ہڈیو! اے ٹوٹے ہوئے جوڑو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ فیصلے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جن قبروں میں عذاب ہو رہا ہے ان کا عذاب صرف دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان اٹھایا جائے گا۔ چنانچہ اسی لیے جب کافر کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو وہ کہے گا ''ہائے تباہی ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا''۔ یعنی اسی درمیانے وقفے کے دوران مومن اس کو کہے گا کہ ''یہی ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا''۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے معدی بن سلیمان سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابو محکم الجسری ایک حکیم دانا تھا' اس کے بھائی بند دوست احباب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتا کہ:

''کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے''۔ (سورہ یٰسین نمبر 52 ترجمہ حضرت تھانوی)

تو روتا اور کہتا ہے کہ بے شک قیامت کی برائی سختی لوگوں کے دلوں سے نکل گئی ہے اگر واقعی لوگ سو رہے ہوں جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو قبر سے اٹھنے کے بعد پہلی ہی بار میں ''ویل''' ''ویل'' یعنی تباہی ہو' تباہی ہو نہ پکاریں اور حساب پیش ہونے کی جگہ توقف نہ کریں اور مگر یہ کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے عظیم الشان زبردست خطرے کا مشاہدہ نہ کرلیں' قیامت اپنے جلیل القدر اور عظیم الشان حوادث و واقعات کے ساتھ قائم ہوگی لیکن چونکہ وہ ایک طویل عرصے سے برزخ میں تکلیف وعذاب بھگت رہے تھے۔ اس دردو عذاب کو ختم ہوتے وقت انہوں نے ''ویل''' ''ویل'' پکارا تھا کیونکہ یہ تو قبروں سے اٹھتے وقت پکارا تھا اور اگر ایسا نہ ہوتا یعنی آخری دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان قبروں میں ان سے عذاب نہ ہٹا لیا جاتا تو مردے قبروں میں رہنے والے اس عرصے کو معمولی نہ سمجھتے اور اس عرصہ (قبروں میں

گزرا ہوا) کو سونے سے تعبیر نہ کرتے اور قرآن کریم سورۃ النازعات آیت نمبر 34 میں اس کی دلیل مذکور ہے۔

﴿ فاذا جاءت الطامۃ الکبری ﴾۔

''یعنی سو جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ ہے کہ ابو حکم البحری اتنا روتے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ الحضرمی سے نقل کیا ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوادریس خولانی کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں عراق اور شام کے درمیان لوگ اپنے بزرگوں کے پاس جمع ہوئے ان میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور بولے اے لوگو! تم لوگ عنقریب مرجاؤ گے اور پھر فیصلے اور حساب کے دن دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ اس کے بعد ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور بولا خدا کی قسم میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی دوبارہ نہیں اٹھائیں گے' عرب کے موسموں میں سے ایک موسم میں اپنی سواری سے گر پڑا' اس کے اونٹ نے اس کو اپنے پیروں تلے کچل دیا اور چوپایوں نے اپنے کھروں سے اور لوگوں نے اپنے پیروں سے کچل دیا' یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا حتیٰ کہ اس کا کوئی انگلی کا پورہ بھی باقی نہ رہا۔ تو اس بزرگ نے اس شخص سے کہا کہ تم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہو' جن کی عقلیں مقید ہیں' جن کے ایمان و یقین ضعیف ہیں' جن کے عمل قلیل ہیں اگر ایک لگڑ بھگو اس ہڈی کو کھالے اور پھر خارج کر دے اور کوئی کتا آکر اس کو کھائے اور فضلے کے ساتھ خارج کر دے اور پھر کوئی مرغی اس کو کھالے اور پیٹ کے ذریعے اس کو خارج کر دے اور پھر کوئی اس کو ہانڈی کے نیچے آگ میں جلا دے اور ہوا اس کی راکھ کو اِدھر اُدھر بکھیر دے تب بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اصل حالت میں آنے حکم دیں گے تو وہ چیز اپنی اصل صورت میں آجائے گی پھر حساب کتاب کے لیے اس کو حاضر کر دیا جائے گا۔

ولید کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی کہ زمانہ جاہلیت کے ایک معمر آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا اے محمدؐ! مجھے تین باتوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ نے فرمائی ہیں حالانکہ وہ باتیں ایسی ہیں کہ کوئی بھی عقلمند ان پر یقین نہیں کر سکتا۔ (اول یہ کہ) مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ عرب اور ان کے آباؤ اجداد جس کی عبادت کرتے تھے اب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے (دوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر غالب آجائیں گے (سوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم سب کو ضرور موت آئے گی اور مرنے کے بعد سب نے دوبارہ زندہ ہونا ہے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''پھر میں قیامت کے دن ضرور تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تجھے تیری یہ باتیں یاد دلاؤں گا''۔

وہ بوڑھا پھر بولا اچھا آپ مجھے مرنے کے بعد گم تو نہ کر دیں گے اور بھلا تو نہ دیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ: ''نہ تو مجھ سے گم ہو گا نہ میں تمہیں بھلاؤں گا''۔ پھر فرمایا کہ وہ بوڑھا طویل عرصہ زندہ رہا یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی' اس بوڑھے نے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کا غلبہ اور قیصر و کسریٰ پر فتوحات دیکھیں اور اسلام قبول کر لیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا اکثر سنا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اس کو سلام کرتے اور خوب تعظیم و تکریم کرتے کیونکہ آپؐ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ تو مسلمان ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تیرا ہاتھ پکڑیں گے اور ایسا کوئی نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ لیں اور وہ کامیاب و نیک بخت نہ ہو۔ انشاء اللہ۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بوسیدہ اور بھربھری ہڈی لئے ہوئے آیا اور بولا اے محمد! کیا اللہ اس کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تجھے موت دے خدا کی قسم پھر تجھے دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر جہنم میں داخل کرے گا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ:

''اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا۔ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوص) جب کہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں گی کون زندہ کرے گا۔ آپ جواب دیں گے کہ وہ ان کو زندہ کرے گا جس نے اول بار ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے''۔ (سورہ یٰسین آیت نمبر 78۔79' ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ واقعہ آیت نمبر 63 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

''اچھا پھر یہ بتاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اور تمہیں بھی پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ تم کیوں نہیں اس کی تصدیق کرتے؟ [1]

ابوبکر الباقر سے منقول ہے کہ فرمایا: ''کہا جاتا تھا کہ حیرت ہوتی ہے اس شخص پر جو دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے حالانکہ وہ پہلی مرتبہ پیدائش کو دیکھ چکا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے حالانکہ وہ ہر دن دوبارہ اٹھتا ہے۔ [2]

ابوالعالیہ نے سورۃ الروم آیت نمبر 27 کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت کی مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ مار کر دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ آسان ہے بہ نسبت پہلی مرتبہ کے (اور جب پہلی مرتبہ کچھ مشکل نہیں تو دوسری مرتبہ کیوں مشکل ہوگی) (رواہ ابن ابی الدنیا)

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بندے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا اور میرے بندے نے مجھے برا کہا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا' رہا میرے بندے کا مجھے جھٹلانا گو اس کا یہ کہنا (مجھے جھٹلانا ہے) جس طرح ہمیں پہلے پیدا کیا دوبارہ پیدا کر۔ رہا مجھے برا کہنا تو اس کا یہ کہنا (مجھے برا کہنا ہے) کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں' بے نیاز ہوں' جس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا اور جس کا کوئی ہمسر بھی نہیں''۔ [3]

یہ روایت صحیحین میں بھی ہے اس میں وہ قصہ بھی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں بکھیر دیں اور آدھی پانی میں بہا دیں اور اس شخص نے اپنے بیٹوں سے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوگیا تو یقیناً مجھے ایسا عذاب دے گا کہ مجھ سے پہلے پورے جہاں میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی' جب مر گیا تو اس شخص کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ان کے باپ نے ان کو وصیت کی تھی' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اس کی ساری راکھ جمع کر دی' اس کی ساری راکھ مل کر دوبارہ آدمی بن کر کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تجھے اس حرکت پر کس

---

[1] ابن الجوزی نے زادالمیسر میں نقل کی ہے' حدیث نمبر ۷/۴۰' ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔ [2] ابن الجوزی نے زادالمیسر حدیث ۷/۴۰۔

[3] بخاری کتاب التفسیر باب (وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ) حدیث نمبر ۴۷۸۲' مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۱۷۔

چیز نے مجبور کیا تھا؟ اس شخص نے کہا اے میرے اللہ! آپ کے خوف نے اور آپ جانتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی۔

صالح المری کہتے ہیں میں عین دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا' میں نے قبروں کی طرف دیکھا تو مجھے یوں لگا کہ ایک قوم ہے جو خاموش ہے۔ میں نے کہا کہ سبحان اللہ کون ہے جو تمہیں زندہ کرے گا اور طویل عرصے تک بوسیدہ ہونے کے بعد تمہیں کون اٹھائے گا؟ اتنے میں انہی قبروں میں سے کسی پکارنے والا نے پکارا' اے صالح! اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلائے گا تو تم یکبارگی نکل پڑو گے''۔ (سورۃ الروم آیت نمبر 25) صالح کہتے یہ سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

قیامت جمعہ کے دن آئے گی:

اس سلسلے میں بھی احادیث وارد ہوئی۔ چنانچہ امام مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تمام ایام میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دوران ان کو زمین پر اتارا گیا' اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت آئے گی اور کوئی چوپایا ایسا نہیں جو جمعہ کے دن (جب صبح سورج قیامت سے ڈرتا ہوا طلوع ہوتا ہے) تسبیح کرتا رہتا ہو' علاوہ جنات اور انسانوں کے اور اسی جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جو کسی مسلمان پر گزرتی ہے' اس گھڑی میں وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے''۔ [1]

ابوداؤد نے اپنے الفاظ میں ترمذی نے' امام مالک سے' نسائی نے قتیبہ سے اسی روایت کو بیان کیا ہے اور یہ نسائی کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

قیامت کس وقت آئے گی:

طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ قیامت صرف اذان کے وقت آئے گی۔ امام طبری فرماتے ہیں کہ یعنی فجر کی اذان کے وقت قیامت آئے گی۔ امام شافعی نے اپنی مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک چمکتا ہوا آئینہ لے کر آئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ جمعہ ہے' آپ کو اور آپ کی امت کو اس کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے' باقی لوگ اس میں آپ کے پیروکار ہیں خواہ یہودی ہوں یا عیسائی' آپ کے لیے اس میں خیر ہے' اس میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۴۶' ترمذی کتاب ابواب الصلوۃ ما جاء فی فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۴۸۸' نسائی کتاب الجمعۃ باب ذکر فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۱۳۷۷' موطا امام مالک کتاب الجمعۃ باب ما جاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۲۴۶۔

اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے'اس دن کو ہمارے ہاں ''یوم المزید'' کہتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا اے جبرائیل! یہ یوم المزید کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا بے شک آپ کے رب نے جنت الفردوس میں ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کی خوشبو پھیلائی ہے تو جب جمعہ کا دن ہوتا ہے جتنے فرشتے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں اردگرد نور کے منبر بنے ہوئے ہوتے ہیں جہاں انبیاء کرام کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے'ان کے پاس دوسرے منبر ہیں جن پر سونا چڑھا ہوا ہے اور اس میں یاقوت اور زبرجد جڑے ہوئے ہیں۔ان پر شہداء اور صدیقین کے بیٹھنے کی جگہ ہے'یہ شہداء اور صدیق انبیاء کرام کے منبروں کے اردگرد ان مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے'اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں۔تم نے میرے وعدے کو سچا ثابت کر دیا لہٰذا اب تم جو چاہو مانگو میں تمہیں دوں گا تو وہ لوگ کہیں گے اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رضا مندی کے طلبگار ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تم سے راضی ہو گیا اور تمہارے لیے وہ سب کچھ ہے جس کی تم خواہش کرو اور میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔چنانچہ وہ لوگ جمعے کے دن کو پسند کریں گے کیونکہ ان کو اسی دن خیر اور بھلائی دی گئی تھی اور یہ وہی دن ہے جس میں تمہارا رب اپنی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہوا'اسی دن حضرت آدم علیہ السلام بھی پیدا کیے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی''۔ ❶

پھر امام شافعی نے اسی روایت کو ابراہیم بن محمد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔یہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ جنت کی خاصیات کے باب میں اپنے شواہد اور اسانید کے ساتھ آئے گی۔وباللہ المستعان۔

انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی:

امام احمد نے اوس بن اوس الثقفی کی روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا سب سے افضل ترین دن جمعہ ہے'اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات'اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگ مریں گے۔چنانچہ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے''۔صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جب کہ آپ تو قبر میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجساد کو کھائے''۔ ❷

امام احمد نے ہی ایک روایت ابوامامہ بن عبدالمنذر سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظیم ہے یہاں تک کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ۔اس میں پانچ صفات ہیں۔اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی۔اس دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے'اسی دن قیامت

---

❶ مسند شافعی حدیث نمبر ۳۱۰' کتاب الامام الشافعی حدیث نمبر ۱/ ۲۰۸۔ ❷ سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۴۷' نسائی کتاب الجمعۃ باب اکثار الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر ۱۳۷۳' ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا باب فی فضل الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۸۵' کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ حدیث نمبر ۱۶۳۶۔

آئے گی' کوئی مقرب فرشتہ ایسا نہیں' نہ ہی کوئی آسمان اور زمین' نہ کوئی پہاڑ' سمندر ایسا ہے کہ جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو"۔ ❶

اس روایت کی تخریج طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ قیامت جمعہ کے دن فجر کی اذان [illegible] تک آئے گی"۔ ❷ ابوعبداللہ القرطبی نے "تذکرہ" میں لکھا ہے کہ یہ جمعہ نصف رمضان المبارک کو ہوگا لیکن اس قول کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت حسنؒ کے شاگردوں میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ دو دن اور دو راتیں ایسی ہیں کہ مخلوقات نے ان جیسے دنوں اور راتوں کے بارے میں کبھی نہ سنا ہوگا' میت کی رات اہل قبور کے ساتھ جس نے اس سے پہلے کبھی ایسی رات نہیں گزاری اور وہ رات جس کی صبح قیامت آئے گی۔ وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا جنت یا جہنم کی خوشخبری سنائے گا اور وہ دن جس میں نامہ اعمال دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ عامر بن قیس اور ھرم بن حیان سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ وہ اس رات کو بڑا سمجھتے تھے جس کی صبح قیامت آئے گی۔

ابن ابی الدنیا نے حمید سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہ رجب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود تھے ان کے ہاتھ میں چھوٹا مشکیزہ تھا جس سے وہ پانی پیتے اور غرارے کرتے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک زبردست آہ بھری اور پھر رونے لگے اور اس شدت سے روئے کہ ان کے کاندھوں پر لرزہ طاری ہوگیا (جب ذرا حالت سنبھلی) تو فرمانے لگے کاش دل زندہ ہوتے' کاش دلوں میں نیکی اور تقویٰ ہوتا' ہائے تباہی وہ صبح بھی آنی ہے جس میں قیامت برپا ہوگی یعنی وہ رات جس کے گزرنے کے بعد آنے والی صبح میں قیامت آئے گی' مخلوقات نے کبھی ایسے دن کے بارے میں نہ سنا ہوگا جس میں شرمگاہیں ظاہر ہوں گی اور آنکھیں رو رہی ہوں گی' علاوہ قیامت کے دن کے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر سے باہر نکلیں گے:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا' اور میں ہی وہ ہوں گا جو سب سے پہلے قبروں سے نکلوں گا' سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ ❸

ھشیم نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن اس بات پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے قبر سے باہر نکلوں گا اس پر بھی فخر نہیں کرتا"۔ ❹ ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "صور پھونکا جائے گا' زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آجائے گی' علاوہ اس کے جسے اللہ بچانا چاہے' پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور میں سب سے پہلے

---

❶ سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب فی فضل الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۹۴۔ ❷ مجمع الزوائد للہیثمی حدیث نمبر ۱۰/۳۳۱۔ ❸ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفصیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق حدیث نمبر ۵۸۰۰' سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء حدیث نمبر ۴۶۷۳۔ ❹ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفصیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق حدیث نمبر ۵۸۰۰' سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء حدیث نمبر ۴۶۷۳۔

کھڑا ہونے والا ہوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے مجھے معلوم نہیں وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے کہ وہ طور پر ہونے والی بے ہوشی کے بدلے ان کو ہوش میں رکھا جائے گا۔ [1]

صحیح مسلم میں بھی اسی معنی پر مشتمل حدیث موجود ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھ کھڑا ہوگا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مضبوطی سے عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہوں گے سو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا؟

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے تو شاید کسی راوی نے ایک حدیث کو دوسری میں ملا دیا ہے خصوصاً جو فرمایا کہ: ''ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا''۔ [2] ابن ابی الدنیا نے سعید بن المسیب کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک یہودی کے درمیان بحث ہوگئی' یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے چنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے بعد یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے یہودی! قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور میں کھڑا ہوں تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے ان کو اس سے محفوظ رکھا جائے گا''۔ [3]

صحیحین میں یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ یہودی کی گفتگو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نہیں بلکہ کسی اور انصاری صحابی سے ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔ بہر حال سب سے بہترین طریق میں روایت اس طرح ہے کہ: ''جب قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مضبوطی سے عرش کے پائے پکڑے ہوئے دیکھوں گا سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا طور پر بے ہوشی ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا گیا ہے''۔ [4]

اور یہ حدیث (جیسے کہ آگے اس کا بیان آئے گا) اس بات کی متقضی ہے کہ یہ بے ہوشی اس میدان میں ہو جس میں قیامت واقع ہوگی' یہ بے ہوشی اس بے ہوشی کے علاوہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اس حدیث میں اس بے ہوشی کی وجہ اللہ تعالیٰ کا تجلی فرمانا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ فیصلے کرنے کے لیے تشریف لائیں گے تو لوگ بے ہوش ہو جائیں گے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر بے ہوش

---

[1] بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین' الی قوم فمتعناھم الی حین)' (ولا تکن کصاحب اذ نادی وھو مکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۴' صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲۔ [2] بخاری کتاب الرقاق باب نفخ الصور حدیث نمبر ۶۵۱۷' کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ بین المسلم والیھود حدیث نمبر ۲۴۱۱' مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۳۔

[3] ایضاً۔ [4] بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین' الی قوم فمتعناھم الی حین) اور (ولا تکن کصاحب اذ نادی وھو مکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۴' صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲۔

ہوکر گر پڑے تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''گویا کہ میں اپنے آپ کو اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اس کے بعد اس میں نے ادھر ادھر دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور دکھائی نہ دیا۔ وہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے کہ صور پھونکے کا اثر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک نہ پہنچے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھایا جائے گا''۔ [1] یہ روایت بھی مرسل ہے۔

حافظ ابوبکر بیہقی نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا لیکن اس پر مجھے فخر نہیں اور سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اس کے نیچے ہوں گے''۔ [2]

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا' پھر ابوبکر پھر عمر' پھر میں جنت البقیع کی طرف چلوں گا' باقی لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا وہ بھی میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں حرمین کے درمیان ٹھہروں گا''۔ [3]

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپؐ کے دائیں جانب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور آپؐ دونوں کے ساتھ سہارا لگائے ہوئے تھے' پھر آپؐ نے فرمایا: ''اسی طرح ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے''۔ [4]

ابن ابی الدنیا نے کعب الاحبار سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور آپؐ پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے تو وہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار آ جاتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین شق ہوگی' آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کر رہے ہوں گے۔

---

[1] بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین' الی قوم فمتعناهم الی حین) اور (ولا تکن کصاحب اذ نادی وهو مکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۴' صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲۔ [2] ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۳۶۱۵' ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ حدیث نمبر ۴۳۰۸۔ [3] ترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب عمر بن الخطابؓ حدیث نمبر ۳۶۹۲' طبرانی معجم کبیر حدیث نمبر ۱۲/۳۰۵۔ [4] ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق حدیث نمبر ۳۶۶۹' ابن ماجہ باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ فضل ابی بکر الصدیق حدیث نمبر ۹۹۔

ایک روایت یونس بن سیف سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''لوگوں کو میدان حشر میں پیدل جمع کیا جائے گا اور میں براق پر سوار ہو کر جاؤں گا اور بلال میرے سامنے سرخ اونٹنی پر ہوں گے۔ جب ہم محشر میں پہنچیں گے تو بلال اذان دیں گے اور جب اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله پڑھیں گے تو سب سے اولین وآخرین اٹھائے جائیں گے ان کی تصدیق کریں گے۔

قیامت کے دن لوگ ننگے پیر' ننگے بدن اٹھائے جائیں گے

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر' ننگے بدن اور غیر مختون اٹھایا جائے گا''۔ فرمایا کہ پھر ام المومنینؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ان میں ہر شخص کو اپنی ہی جانب سے ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا''۔ (سورۂ عبس آیت نمبر 37 ترجمہ حضرت تھانوی) ❶

قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا

امام احمد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ: ''اے لوگو! تم سب کو ننگے پیر' ننگے بدن غیر مختون حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس لے جایا جائے گا''۔ اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا نے کے وقت ہر چیز کی ابتداء کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سنو! قیامت کے دن سب مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' میری امت میں سے کچھ لوگ زندہ کئے جائیں گے اور ان کو بائیں جانب سے پکڑ لیا جائے گا' میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں' مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا شروع کر دیا' (یہ سن کر) میں بھی ایک مرد صالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ کو ان سزا دیں گے تو آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 117' 118 ترجمہ حضرت تھانوی) پھر کہا جائے گا کہ آپ کے جدا ہوتے ہی ان لوگوں نے ایڑیوں کے بل دین سے پھرنا شروع کر دیا تھا''۔ ❷

صحیحین میں شعبہ کے طریق سے اس روایت کی تخریج کی گئی۔ امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت مرفوعاً نقل

---

❶ بخاری کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۶۵۲۷' مسلم کتاب الجنة ونعيمها باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة حدیث نمبر ۱۲۷' مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۵۷۹۔ ❷ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (واتخذ الله ابراهيم خليلاً) وقول (ان ابراهيم كان امة قانتاً) حدیث نمبر ۳۳۴۹' مسلم کتاب الجنة ونعيمها باب فنا الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة حدیث نمبر ۱۳۰' مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۸۰۔

کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم لوگوں کو ننگے پیر' ننگے بدن' غیر مختون اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا''۔❶ اسی روایت کو بیہقی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ''تمہیں ننگے بدن اور ننگے پیر جمع کیا جائے گا ام المومنین نے دریافت فرمایا کہ کیا (ننگے ہونے کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھیں گے؟ فرمایا اے فلاں! ان میں ہر شخص کو اپنا ہی مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا''۔ (سورہ عبس آیت نمبر 37)

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ننگے پیر ننگے بدن غیر مختون جمع کیا جائے گا۔ چالیس سال تک لوگ کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی۔ تکلیف کی شدت سے پسینے پسینے ہو رہے ہوں گے' پھر کہا جائے گا ابراہیم کو لباس پہناؤ۔ چنانچہ ان کو جنت کے قبطی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائیں جائیں گے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ندا لگائی جائے گی کہ حوض کو سامنے کیا جائے جو ''ایلہ'' سے لے کر مکہ تک (طویل) ہے۔ چنانچہ آپ اس حوض سے پانی پئیں گے اور غسل کریں گے جب کہ باقی مخلوق کی گردنیں پیاس کی شدت سے گویا کٹی جا رہی ہوں گی۔

پھر فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''پھر مجھے جنت کے لباس میں سے لباس پہنایا جائے گا پھر میں کرسی کے بائیں یا دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ میرے علاوہ مخلوقات میں سے اس جگہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا پھر مجھے کہا جائے گا مانگئے' دیا جائے گا' شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی''۔ اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اپنے والدین کے لیے بھی کچھ امید رکھتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کی شفاعت کروں گا خواہ قبول کی جائے یا نہ اور میں ان کے لیے کسی چیز کی امید نہیں رکھتا''۔❷

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ روایت اس آیت سے پہلے کی ہو جس میں آپ کو مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا۔ قرطبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت خلیل (ابراہیم) علیہ السلام کو جنت کے قبطی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

قرطبی نے ''تذکرہ'' میں اور ابونعیم اصبہانی نے ''تاریخ اصبہان'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ دو نرم' باریک اور سفید کپڑے لائے جائیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنچائے جائیں گے' پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھیں گے پھر میرا لباس لایا جائے گا' میں اسے پہنوں گا' میں عرش کے دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں آج تک میرے علاوہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا' میرے بارے میں تمام اولین و آخرین کے لوگ غبطہ کا شکار ہو جائیں گے''۔❸

عباد بن کثیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ موذن اور ملبی قیامت کے دن اذان کہتے ہوئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھیں گے۔ سب پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی لباس پہنایا جائے گا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دیگر انبیاء کرام کو اور پھر

---

❶ اس روایت کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔ ❷ ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۳۶۱۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۴۳۔

❸ ابونعیم کی تاریخ اصبہان حدیث نمبر ۱/۴۳۴۔

مؤذنوں کو''۔ ❶

اس کے بعد قرطبی نے وہ وجوہات ذکر کی ہیں جن کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ سے پہلے جنتی لباس پہنایا جائے گا چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تستر کے خیال سے شلوار پہنی یا یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت نمرود نے برہنہ کروا دیا تھا اس لیے ان کو پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

بیہقی نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پیر اور غیر مختون جمع کیا جائے گا، انہیں پسینے کی لگام پہنائی گئی ہوگی یعنی پسینہ کان کی لو تک آ رہا ہوگا''۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہی برا منظر ہوگا، کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے فرمایا کہ لوگوں کو اس دن مشغول کر دیا جائے گا (انہیں اس طرف التفات ہی نہ ہوگا) (پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی):

''ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا''۔ (سورہ عبس آیت نمبر 37)

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لوگوں کو قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون جمع کیا جائے گا جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت تھے''۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا لوگوں کو مشغول کر دیا جائے گا۔ پھر عرض کیا کس چیز میں مشغول ہوں گے فرمایا نامہ اعمال کو چیونٹیوں اور رائی کے دانوں کی طرح تقسیم کرنے (میں مشغول ہوں گے) ❷

حافظ ابوبکر بزار نے عمر بن شیبہ کے طریق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا''۔ بزار کہتے ہیں کہ: ''میرا خیال ہے کہ عمر بن شیبہ سے روایت بیان کرنے میں بھول ہوئی ہے انہوں نے ایک حدیث کو دوسری سند سے ذکر کر دیا ہے کیونکہ یہی حدیث سفیان الثوری عن زبیدہ عن مرہ عن عبداللہ بن مسعود، ابن ابی الدنیا نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ساتھ یہ اضافہ ہے کہ ''قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا''۔ ❸

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! مردوں کو کیسے جمع کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ''ننگے پاؤں اور ننگے بدن''۔

ام المومنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی، آپ نے فرمایا تم کس بارے میں پوچھ رہی ہو؟ مجھ پر یہ بات نازل ہوئی ہے کہ آپ پر لباس ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ ام المومنین نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا نشانی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ:

---

❶ کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۸۸۱ ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱/ ۳۲۷ اور سیوطی کی جمع الجوامع حدیث نمبر ۵۸۲۷۔ ❷ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۴۷، ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱/ ۳۳۳، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۶/ ۳۱۷، ابن حجر کی کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۱۱/ ۳۸۴۔

❸ مسند احمد حدیث نمبر ۱/ ۲۳۵، تاریخ اصبہان لابی نعیم حدیث نمبر ۱/ ۲۷۶۔

''ان میں ہر شخص کا ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا''۔ (سورہ عبس آیت نمبر 37)

ابو یعلیٰ موصلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس حالت میں جمع کیا جائے گا جس حالت پر ان کی ماؤں نے ان کو جنا تھا۔ ننگے پاؤں' ننگے بدن' غیر مختون۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مردوں اور عورتوں سب کو اسی طرح؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ (اسی طرح) ام المومنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی تو آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر کی بیٹی! کس بات پر حیران ہوتی ہو؟ ام المومنین نے جواباً عرض کیا' آپ کی حدیث سے کہ مردوں اور عورتوں کو ننگے پاوں' ننگے بدن غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا' وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ تو آپ نے ام المومنین کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اے ابوقحافہ کی بیٹی! لوگوں کے پاس اس دن ادھر ادھر دیکھنے کا وقت نہ ہوگا۔ وہ ایک جگہ کھڑے ایک ہی جگہ دیکھ رہے ہوں گے' نہ کھائیں گے اور نہ کچھ پئیں گے' چالیس سال تک مسلسل آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہیں گے۔ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے قدموں تک ہوگا۔ بعض کا پنڈلیوں تک' بعض کا پیٹ تک اور بعض پسینے میں ڈوبے ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے۔

چنانچہ وہ فرشتے آسمانوں سے عرش اٹھا کر زمین پر لے آئیں گے اور سفید زمین پر ایسی جگہ رکھ دیں گے جہاں کبھی خون نہیں بہایا گیا اور نہ ہی اس جگہ کبھی کوئی خطا کی گئی ہوگی' وہ زمین ایسی ہوگی گویا کہ سفید چمکتی چاندی' پھر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے عرش کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ پہلا دن ہوگا جب کوئی آنکھ اللہ کی طرف دیکھے گی۔ پھر ایک منادی کو حکم ہوگا چنانچہ وہ ایسی آواز سے پکارے گا کہ تمام جن وانس سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہے فلاں بن فلاں بن فلاں؟ لوگ یہ آواز سن کر پریشان ہو جائیں گے' بہرحال وہ شخص مجمع سے نکلے گا جس کو پکارا گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں میں اس کا تعارف کرائیں گے' اس کے بعد کہا جائے گا کہ اس کی نیکیاں بھی نکل آئیں' اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو لوگوں میں بتائیں گے۔ پھر جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا' کہا جائے گا کہ ظالم لوگ کہاں ہیں؟ لوگ جواب دیں گے۔

پھر ہر ایک سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں پر ایسا ایسا ظلم کیا؟ کہے گا جی ہاں میرے رب' یہی وہ دن ہوگا جس میں زبانیں' ہاتھ اور پاؤں ان کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے۔ چنانچہ ظالم کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور مظلوم کو دے دی جائیں گی' پھر کوئی دینار و درہم نہ بچے گا مگر یہ کہ ان کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی اور برائیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوموں کو دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی نہیں بچے گی۔

پھر وہ شخص کھڑا ہوگا جس کی نیکیوں سے کچھ کم نہ کیا گیا ہوگا وہ کہے گا' یہ کیا بات ہے کہ دوسروں کو تو پورا پورا دے دیا گیا اور ہمیں روک دیا گیا؟ تو ان سے کہا جائے گا کہ جلدی نہ کرو۔ چنانچہ پھر ان کی برائیوں میں سے لے کر ظالم کی خطاؤں میں شامل کر دی جائیں گی یہاں تک کہ کوئی ایسا نہ بچے گا جس کو اس کے ظلم کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سارے کے سارے لوگوں کا تعارف کروائیں گے اور جب ظالم کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے تو کہا جائے گا کہ اپنے ٹھکانے ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لوٹ جاؤ۔ بے شک آج کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نہایت تیزی سے حساب لینے والے ہیں۔ اس دن نہ کوئی بادشاہ ہوگا نہ کوئی نبی مرسل نہ کوئی

صدیق نہ شہید۔ لیکن شدت حساب کو دیکھ کر گمان کرے گا کہ آج تو بس وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے''۔ ❶

یہ روایت اس طریق سے غریب ہے لیکن صحیح روایات میں اس کے بعض شواہد موجود ہیں جیسا کہ اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گا' بھروسہ اور اعتماد تو اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔

قیامت کے دن انسان اپنے عمل خیر یا عمل شر کے لباس میں اٹھایا جائے گا:

حافظ کہتے ہیں کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہنے' پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ مسلمان کو اسی لباس میں اٹھایا جاتے گا جس میں اس کی موت واقع ہوگی''۔ ❷

اس روایت کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حسن بن علی ابن ابی مریم روایت کیا ہے چونکہ یہ روایت پہلے مذکورہ روایات کے معارض واقع ہوئی ہے کیونکہ پہلے مذکورہ روایات میں یہ ہے کہ لوگ جب مرنے کے بعد دوبارہ اٹھیں گے تو ننگے پاؤں' بدن غیر مختون ہوں گے جب کہ اس روایت میں انہی کپڑوں کا ذکر ہے جو موت کے وقت پہنے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ بیہقی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اول: تو یہ کہ کپڑے قبر میں طویل عرصے رہنے کے بعد پرانے اور بوسیدہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ قبروں سے اٹھیں گے تو وہ ننگے بدن ہوں گے' پھر ان کو جنت کے کپڑے پہنا دیئے جائیں گے۔

توجیہ دوم: دوسری توجیہ یہ ہے کہ جب انبیاء کرام کو لباس پہنائے جائیں گے پھر صدیقین کو پھر ان کے بعد لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق ہر انسان کا لباس اسی جنس میں سے ہوگا جس میں اس کی وفات ہوئی تھی تو پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں ان کو جنتی لباس پہنا دیئے جائیں گے۔

سوم: یہ کہ کپڑوں سے مراد اعمال ہیں یعنی انسان کو اس کے ان اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو وہ مرتے وقت کر رہا تھا خواہ وہ اعمال خیر کے ہوں یا شر کے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت نمبر 26 میں ارشاد فرمایا کہ:

''اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے''۔

اور اسی طرح سورہ مدثر آیت نمبر 4 میں فرمایا:

''اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

قتادہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال کو خالص کرو۔ پھر اس آخری اور تیسرے جواب کی تائید میں بیہقی نے وہ روایت نقل کی ہے جو مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''ہر وہ شخص اسی حالت میں اٹھایا

---

❶ مسند ابویعلی موصلی حدیث نمبر ۱۳/ ۷۵۴۲۹۔ ❷ سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب ما یستحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت حدیث نمبر ۳۱۱۴۔

جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوئی''۔ [1] فرماتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: ''جوان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا تو اسی حالت میں اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا''۔ [2] ابوبکر بن ابی الدنیا نے عمرو بن الاسود سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی اہلیہ کا خیال رکھنے کا کہا اور کہیں تشریف لے گئے لیکن ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے ان کو دفن کر دیا اتنے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے ہم ابھی ان کی اہلیہ کی تدفین سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے کس چیز میں ان کو تیار کیا ہم نے جواب دیا کہ انہی کپڑوں میں جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ان کی قبر کھولی گئی اور ان کو نئے کپڑے کا کفن پہنایا گیا اور فرمایا کہ اپنے مردوں کے اچھے کفن بناؤ کیونکہ انہی میں ان کو اٹھایا جائے گا''۔ [3]

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' فرماتے ہیں کہ میتوں کو ان کے کفنوں میں جمع کیا جائے گا''۔ اور ابوصالح المزی سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان کو اپنی قبروں سے ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے کفن پھٹے پرانے ہوں گے' جسم بوسیدہ ہوں گے' چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے' بال پراگندہ ہوں گے' جسم کمزور ہوں گے' خوف سے دل سینوں اور حلق سے باہر آنے کو ہوں گے' ان کو اپنے ٹھکانوں کا اس وقت تک علم نہ ہوگا جب تک وہ میدان حشر سے فارغ نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جنتیوں کا رخ جنت کی طرف اور دوزخیوں کا رخ دوزخ کی کی طرف ہو جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پکاریں گے کہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے واپس لوٹنے کا اگر تو ہمیں اپنی رحمت واسعہ سے بچا نہ لیتا تو ہمارے سینے ہمارے بڑے بڑے گناہوں سے تنگ ہو جاتے اور ان گناہوں سے ہمارے سینے بند ہو جاتے جن کو آپ کے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

قیامت کے بعض وہ ہولناک واقعات جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے:

سورۃ الحاقۃ آیت نمبر 15 تا 18 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی (پھر نامہ اعمال ہاتھ میں دیئے جائیں گے) (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ ق آیت نمبر 41 تا 44 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا' جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا (قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ کر پھر آنا ہے جس روز زمین ان مردوں پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوئے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

---

[1] صحیح مسلم کتاب الجنة ونعیمها باب الامر لحسن الظن باللّٰہ تعالیٰ عند الموت حدیث نمبر ۷۱۲۱' ابن ماجه کتاب الزهد باب النیة حدیث نمبر ۴۲۳۰۔ [2] مسند احمد حدیث نمبر ۱۹/۶۔ ہیثمی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۱۳/۱۔ [3] تنزیہ الشریعۃ لابن عراق حدیث نمبر ۳۷۳/۲۔

سورہ مزمل آیت نمبر 12 تا 14 میں فرمایا کہ ''ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ایک ریگ رواں ہو جائیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ مزمل آیت نمبر ۱۸۔۱۷ میں فرمایا: ''سو اگر تم (بھی پیغمبر رسولؐ کی نافرمانی اور) کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس میں آسمان پھٹ جائے گا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا'' (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ یونس آیت 45 میں فرمایا کہ:

''اوران کو وہ دن یاد دلایئے جس میں اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ وہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا کہ وہ دنیا یا برزخ میں سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے بھی۔ واقعی اس وقت سخت خسارے میں پڑے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ دنیا میں بھی ہدایت نہ پانے والے تھے''۔

سورۂ کہف آیت نمبر 47 تا 49 میں فرمایا کہ:

''اور اس دن کو یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑ کو ہٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الزمر آیت نمبر 67 تا 70 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی حالانکہ ساری دنیا اس کی مٹھی میں ہوگی' قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے ان کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک اور برتر ہستی ہے اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی' سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی''۔ ❶

سورہ المومنون آیت نمبر 101 تا 103 میں ارشاد ہوا کہ:

''پھر جب (قیامت میں) صور پھونکا جائے گا تو ان میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے) اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب (یعنی ناجی) ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج آیت نمبر 8 تا 18 میں فرمایا کہ:

''جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے

---

❶ روشن ہو جائے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ گو ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے اور (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنا فدیہ میں دے دے پھر یہ اس کو (عذاب سے) بچا لے یہ ہرگز نہ ہوگا بلکہ وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اتار دے گی وہ اس شخص کو بلائے گی جس نے حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور اطاعت سے بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا۔

سورۂ عبس آیت نمبر 33 تا 42 میں فرمایا کہ:

''پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا اور بہت سے چہرے اس روز روشن اور خنداں وشاداں ہوں گے اور اس روز ظلمت ہوگی ان پر غم کی کدورت چھائی ہوئی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں''۔ (ترجمہ تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر 34 تا 42 میں ارشاد ہوا کہ:

''سو جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا یعنی جس دن انسان اپنے کیئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جائے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (دق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہوکر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اس کا) ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ فجر کی آیت نمبر 21 تا 30 میں ارشاد فرمایا کہ:

''ہرگز ایسا نہیں جس جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر پرزہ پرزہ کر دیا جائے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے (میدان حشر) میں اتریں گے اور جہنم کو لایا جائے گا' اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔ کہے گا کاش میں اس زندگی (اخروی) کے لیے کوئی عمل آگے بھیج لیتا۔ پس اس روز تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا۔ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش ہو پھر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا''۔

اور سورۃ الغاشیہ آیت نمبر 10 تا 17 میں فرمایا کہ:

''آپ کو اس محیط عام واقعے کی کچھ خبر پہنچی ہے' بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلنے والے اور مصیبت جھیلنے سے خستہ ہوں گے اور آتش سوزاں میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے اور ان کو بجز ایک خار دار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور نہ ان کی بھوک کو دفع کرے گا۔ بہت سے

چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے اور اس بہشت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے (موجود) ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے تکیے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے ہوئے ہیں تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ واقعہ آیت نمبر 1 تا 12 میں ارشاد ہوا کہ:

''جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں تو وہ پست کردے گی (اور بعض کو) بلند کردے گی جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے' پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں وہ قرب رکھنے والے یہ مقرب لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے''۔

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے بعد ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے حاضر ہونے کے وقت جزاء کا ذکر کیا ہے جیسے ہم نے اس سورہ کی تفسیر کے آخر میں ذکر کیا ہے۔ پھر سورۃ القمر آیت نمبر 6 تا 8 میں ارشاد ہوا کہ:

''تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ان کی آنکھیں مارے ذلت کے جھکی ہوئی ہوں گی اور قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی دل پھیل جاتی ہے (اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ ابراہیم آیت نمبر 48 تا 52 میں ارشاد ہوا کہ:

''جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا ان کے کرتے قطران کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوئی ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ ہر مجرم کو اس کے کیے کی سزا دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے احکام کا پہنچانا ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے عذاب سے ڈرائے جائیں اور تاکہ اس بات کا یقین کرلیں کہ وہی ایک معبود برحق ہے اور تاکہ دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ مومن آیت نمبر 15 تا 17 میں ارشاد فرمایا کہ:

''(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے''۔

اور سورہ طٰہٰ آیت نمبر 98 تا 111 میں فرمایا کہ:

''بس تمہارا حقیقی معبود تو جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو حاطہ کئے ہوئے ہے (جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا) اسی طرح ہم آپ سے اور واقعات گزشتہ کی خبریں بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے (یعنی قرآن) جو لوگ اس سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ عذاب کا لادے ہوں گے اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لیے بڑا بوجھ ہوگا جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت سے جمع کریں گے کہ آنکھوں سے کرنجے ہوں گے، چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ قبروں میں صرف دو روز رہے ہوگے جس مدت کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اس کو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہے) جب کہ ان سب میں صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم ایک ہی روز (قبر میں) رہے ہوگے اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔ سو آپ فرما دیجیے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا جس میں تو (اے مخاطب) نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی دیکھے گا اس روز سب کے سب (خدائی) بلانے والے کے کہنے پر ہو لیں گے اس کے سامنے (کسی کا) کوئی ٹیڑھا پن نہ رہے گا اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے (مارے مصیبت) دب جائیں گی سو تو (اے مخاطب) بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سنے گا اور اس روز کسی کو کسی کی سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو اور اس شخص کے واسطے بولنا''۔[1] (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ البقرہ آیت نمبر 281 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ تعالیٰ کی پیشی میں لائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا بدلہ پورا پورا ملے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ البقرہ آیت نمبر 254 میں فرمایا کہ:

''اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن قیامت کا آ جائے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی اور کافر لوگ ظلم ہی کرتے ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ آل عمران آیت نمبر 106 تا 107 میں فرمایا:

''اس روز بعض کے چہرے سفید ہو جائیں گے اور بعض کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ سو جن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے۔ اپنے ایمان لانے کے بعد سو سزا چکھو بسبب اپنے کفر کے اور جن کے چہرے سفید ہو گئے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ آل عمران آیت نمبر 161 میں فرمایا کہ:

---

[1] پسند کر لیا ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور اس کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اور اس روز تمام چہرے اس حی و قیوم کے آگے جھکے ہوں گے اور ایسا شخص تو ہر طرح ناکام رہے گا جو ظلم (یعنی شرک) کر کے آیا ہو۔

''اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا وہ شخص اپنی اس خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل کی آیت نمبر 89 میں فرمایا کہ:

''اور جس دن ہم ہر ہر امت میں ایک ایک گواہ جو ان ہی کا ہوگا ان کے مقابلہ میں قائم کریں گے اور ان لوگوں کے مقابلے میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام دین کی باتوں کا بیان کرنے والا ہے اور خاص مسلمانوں کے واسطے بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور بڑی خوش خبری سنانے والا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل آیت نمبر 84 تا 88 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور جس دن ہم ہر ہر امت میں ایک ایک گواہ قائم کریں گے پھر ان کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کو حق تعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کی جائے گی اور جب ظالم یعنی کافر لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے جائیں گے اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے پروردگار! وہ ہمارے شریک یہی ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم انہی کو پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے کہ تم جھوٹے ہو اور یہ مشرک اور کافر لوگ اس روز اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے وہ سب گم ہو جائیں گی جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے ان کے لیے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بمقابلہ ان کے فساد کے بڑھا دیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النساء آیت نمبر 87 میں فرمایا کہ:

''اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں وہ ضرور تم سب کو جمع کریں گے قیامت کے دن میں اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الذاریات آیت نمبر 23 میں فرمایا کہ:

''ان سب کا معین وقت آسمان میں ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہے گا کہ برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ مائدہ آیت نمبر 109 میں ارشاد ہوا کہ:

''جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (مع ان کی امتوں کے) جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو (ان امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ (ظاہر جواب تو ہم کو معلوم ہے لیکن ان کے دل کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اس کو آپ ہی جانتے ہیں)''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر 6 تا 9 میں فرمایا کہ:

''پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے پھر ہم جو کہ

پوری خبر رکھتے ہیں ان کے روبرو بیان کر دیں گے اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے اور اس روز میزان بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ آل عمران آیت نمبر 30 میں فرمایا کہ:

''جس روز ایسا ہوگا کہ ہر شخص اپنے اچھے کیے ہوئے کاموں کو سامنے لایا ہوا پائے گا اور اپنے برے کیے ہوئے کاموں کو بھی اور اس بات کی تمنا کرے گا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس شخص کے اور اس روز کے درمیان میں دور دراز کی مسافت حائل ہوتی اور خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے بندوں پر''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ زخرف آیت نمبر 38 تا 39 میں فرمایا کہ:

''یہاں تک کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آئے گا تو اس شیطان سے کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں مشرق اور مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا کہ تو میرا برا ساتھی تھا اور ان سے کہا جائے گا کہ جب کہ تم دنیا میں کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آئے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ یونس آیت نمبر 28 تا 30 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو میدان قیامت میں جمع کر دیں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو ہم ان (عابدین ومعبودین) کے درمیان پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے وہ شرکاء ان سے خطاب کر کے کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ القیامۃ آیت نمبر 13 تا 18 میں ارشاد ہوا کہ:

''اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جائے گا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا) بلکہ انسان خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا گو باقتضائے طبیعت اس وقت بھی اپنے حیلے پیش لائے (اور اے پیغمبر) آپ قبل اختتام وحی قرآن اپنی زبان نہ ہلایا کیجیے تا کہ آپ اس کو جلدی لیں ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا جب ہم اسے پڑھیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الاسراء آیت نمبر 13 تا 14 میں فرمایا کہ:

''ہم ہر انسان کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔ اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے! آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ ابراہیم آیت نمبر 44 تا 45 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جس دن ان پر عذاب آ پڑے گا پھر یہ ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب

ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دیجیے ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کریں گے (جواب میں ارشاد ہوگا) کیا تم نے اس کے قبل قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تم کو کہیں جانا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہوں میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔ (ترجمہ تھانوی)

اور سورۃ الفرقان آیت نمبر 25 تا 29 میں فرمایا کہ اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتے (زمین پر) بکثرت اتارے جائیں گے (اور) اس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمٰن (ہی) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا اور جس روز ظالم (یعنی آدمی عنایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (دین) کی راہ پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس کم بخت نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الفرقان ہی میں آیت 17 تا 19 میں فرمایا کہ:

''اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جن کو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے ان (سب) کو جمع کرے گا پھر) ان معبودین سے) فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہ (حق) سے گمراہ ہو گئے تھے وہ (معبودین) عرض کریں گے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں لیکن آپ نے (تو) ان کو اور ان کے بڑوں کو (خوب) آسودگی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا سو (اب) تم نہ تو خود (عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی دوسرے کی طرف مدد دیئے جا سکتے ہو اور جو ظالم (یعنی مشرک) ہوگا ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ المرسلات آیت نمبر 35 تا 39 میں فرمایا کہ:

''اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو پکار کر کہے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھ رہے تھے جن پر خدا کا فرمودہ ثابت ہو چکا ہوگا وہ بول اٹھیں گے۔ اے ہمارے پروردگار بے شک وہی لوگ جن کو ہم نے بہکایا ہم نے ان کو ایسا ہی بہکایا جیسا ہم خود بہکے تھے اور ہم آپ کی پیشی میں ان سے دستبرداری کرتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے اور (اس وقت ان مشرکین سے تحکما) کہا جائے گا کہ (اب) ان شرکاء کو بلاؤ چنانچہ وہ (افراد حیرت سے بالاضطرار) ان کو پکاریں گے سو وہ جواب بھی نہ دیں گے اور (اس وقت) یہ لوگ (اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے) اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا''۔

اور سورۃ المرسلات آیت نمبر 35 تا 37 میں فرمایا کہ:

''یہ وہ دن ہوگا جس میں لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ ان کو اجازت ہوگی سو عذر بھی نہ کر سکیں گے اس روز حق کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یعنی وہ کوئی ایسی بات نہ کر سکیں گے جو ان کو فائدہ دے۔ اور پھر سورۃ الانعام آیت نمبر 23 تا 24 میں ارشاد فرمایا کہ:

''پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے ذرا دیکھو تو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہوگئیں [illegible]

اور سورۃ المجادلہ آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوا کہ:

''جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا سو یہ اس کے روبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

تو کیوں دوسرے حال میں نہیں؟ جیسے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا جیسا کہ بخاری میں روایت نقل کی گئی ہے اور سورۃ الصافات آیت نمبر 27 تا 37 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے۔ (چنانچہ) تابعین کہیں گے کہ ہم پر تمہاری آمد بڑے زور کی ہوا کرتی تھی۔ مستبوعین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشیاں کرتے تھے سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات تحقیق ہو چکی تھی کہ ہم سب کو مزہ چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے تو وہ سب کے سب اس روز عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا تھے''۔[1] (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۂ یٰسین آیت نمبر 48 تا 54 میں ارشاد ہوا کہ:

''اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا تم سچے ہو یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جا سکیں گے اور پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) پڑیں گے یہ وہی ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے۔ پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے۔ پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۱۴ تا ۱۶ میں فرمایا کہ ''اور جس روز قیامت قائم ہوگی۔ اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔''

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۴۳ تا ۴۴ میں ارشاد ہے کہ ''سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آجائے

[1] ''اپنے معبود کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے بلکہ ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں''۔

جس سے پھر اللہ کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا۔ اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لیے سامان کر رہے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الروم آیت نمبر 70 میں فرمایا کہ ''اور جس روز قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھا بیٹھیں گے کہ وہ لوگ (یعنی عالم برزخ) میں ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح الٹے چلا کرتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے لیکن تم یقین نہ کرتے تھے غرض اس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے خدا اپنی خفگی کا تدارک چاہے گا''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ سبا آیت نمبر 41 تا 42 میں فرمایا کہ:

''وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے' بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے۔ سو (کافروں سے کہا جائے گا) آج تم (مجموعہ عابدین ومعبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں سے) کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ لقمان آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوا کہ:

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ کرے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے' سو تم کو دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں نہ ڈالے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۂ ہود آیت نمبر 103 تا 108 میں فرمایا کہ:

''ان واقعات میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ اس میں تمام آدمی جمع کئے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہے اور ہم اس کو تھوڑی مدت کے لیے ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ (پھر) جس وقت وہ دن آئے گا کہ کوئی شخص اس دن خدا کی اجازت کے بغیر بات تک (بھی) نہ کر سکے گا پھر ان میں بعض تو شقی ہوں گے سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ پکار پڑی رہے گی (اور) ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں۔ ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ (کیونکہ) آپ کا رب جو کچھ چاہے اس کو پورے طور سے کر سکتا ہے اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو جنت میں ہوں گے (اور) وہ اس میں (داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان وزمین ہیں''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) ❶

اور سورۃ النباء آیت نمبر 17 تا 40 میں ارشاد ہوا کہ:

''بے شک فیصلوں کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان

---

❶ قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا.............

کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے [illegible] ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں میں پڑے رہیں گے اور اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے اور ان کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ وہ لوگ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھو ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے جائیں گے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے بے شک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور اور نوخاستہ ہم عمر عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب وہاں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوئے ہوں گے کوئی نہ بول سکے گا بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے دے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک ہی کہے۔ یہ دن یقینی ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنا رکھے ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا دیا''۔[1] (ترجمہ حضرت تھانوی)

علاوہ ازیں سورۃ التکویر آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوا کہ:

''جب آفتاب بے نور ہو جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس مہینے کی اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور وحشی جانور سب جمع ہو جائیں گے اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی تھی اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور جب آسمان کھل جائے گا اور جب دوزخ اٹھائی جائے گی اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی' ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الانفطار میں فرمایا کہ:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا بہہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی' ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا۔ ہرگز نہیں ہونا چاہیے مگر تم باز نہیں آتے اور جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو اور تم پر سب اعمال) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال کو جانتے ہیں نیک لوگ بے شک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے۔ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے۔ اس سے باہر نہ ہوں گے اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے؟ پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے؟ وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لیے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی''۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

---

[1] جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا۔

سورۃ الانشقاق میں فرمایا کہ:

"شروع اللہ الرحمٰن الرحیم: جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے۔ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے۔ پھر اس سے جا ملے گا۔ جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں خوش رہا کرتا تھا اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے کیونکہ نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا"۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اس کو چاہیے کہ "اذا الشمس کورت" اور "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھا کرے"۔ (مسند احمد حدیث نمبر 36/2) میرا یہ خیال ہے کہ سورہ ہود کے بارے میں بھی فرمایا تھا جیسا کہ ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا: "مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے"۔ ❶ قرآن کریم کی اکثر سورتوں میں اس بارے میں متعدد آیات ہیں۔ ہم نے اپنی تفسیر کی کتاب میں ان تمام آیات کے ذیل میں ان روایات کو بیان کر دیا ہے جو قیامت کے ہولناک واقعات پر دال ہیں لیکن یہاں ہم ان میں سے چند ذکر کرتے ہیں اور مدد قوت اور توفیق تو اللہ کی طرف سے ہیں۔

فصل

قیامت کی ہولناکیوں اور اس میں پیش آمدہ بڑے واقعات پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث کا ذکر:

مسند احمد میں حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "قیامت کے دن لوگ اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ آسمان ان پر برس رہا ہوگا"۔ آپ ؐ کے اس ارشاد کہ: "آسمان ان پر برس رہا ہوگا" کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق "طش"، یعنی ہلکی بارش برس رہی ہو یا کہ اس دن شدید گرمی ہو"۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"کیا اسے گمان نہیں کہ یہ لوگ اٹھائے جائیں اس عظیم دن میں، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے"۔

(المطففین آیات نمبر 4 تا 6)

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے اور ایک اور حدیث کے مطابق اپنے اپنے اعمال کے مطابق ڈوبے ہوں گے ❷ جیسا کہ پہلے گزرا۔ حدیث شفاعت میں ہے (جو آگے آرہی ہے) کہ قیامت کے دن سورج

---

❶ طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۲۸۷/۱۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۸۶ اور حدیث نمبر ۲۵۸۷۔ ❷ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۷۳۲۔

لوگوں کے نزدیک ہوگا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا چنانچہ یہی وقت ہوگا جب لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں تر بتر ہو چکے ہوں گے ❶ اور [illegible] حضرت ابو ہریرہ [illegible] سے مروی ہے [illegible] دن کا پسینہ زمین میں ستر سال رہے گا اور یہ لوگوں کے منہ تک یا فرمایا کانوں تک پہنچا ہوگا۔ ❷ (منہ تک یا کانوں تک اس میں تو راوی کو شک ہوا ہے) صحیح مسلم میں بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

مسند احمد میں سعید بن عمیر انصاری سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو سعید خدری کے پاس بیٹھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے صحابی کو مخاطب کرکے پوچھا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں کیا سنا ہے کہ قیامت کے دن پسینہ کہاں تک ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ کان کی لو تک۔ دوسرے نے کہا کہ لگام ڈال دے گا۔ چنانچہ ابن عمیر نے لکیر کھینچی اور ابو سعید نے کان کی لو سے منہ تک اشارہ کیا اور فرمایا میں ان دونوں کو برابر سمجھتا ہوں۔ ❸

علامہ ابن ابی الدنیا نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ ''قیامت کے دن سورج بندوں سے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر آ جائے گا''۔ راوی سلیم کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کو کون سا میل مراد ہے زمین کی مسافت کا یا وہ میل (سرمہ دانی کی سلائی کو بھی عربی میں میل کہتے ہیں) جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورج ان کا پسینہ نکال دے گا حتیٰ کہ لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ پہنچے گا اور بعض کے گھٹنوں تک اور بعض کے کولھوں تک اور بعض کو تو گویا لگام ڈال دے گا (یعنی لگام کی طرح منہ تک پہنچ جائے گا) حضرت مقداد کہتے ہیں کہ یہ فرماتے ہوئے میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے دیکھا فرمایا اسے لگام ڈال دے گا''۔ ❹

ابن المبارک نے عبیداللہ بن عیزار سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں پاؤں اس طرح ہوں گے جیسے سخت بارش میں پتھر (پر پاؤں رکھنے) کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ وہ شخص خوش بخت ہوگا جو اس دن اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ ڈھونڈ لے اور سورج ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ جائے گا اور اس کی گرمی کی شدت میں ننانوے گنا اضافہ ہو جائے گا۔ ولید بن مسلم نے مغیث بن سمی سے نقل کیا ہے کہ سورج چند ہاتھوں کے فاصلے پر آ جائے گا۔ جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی گرم ہوا اور جہنم کی پھونکیں آئیں گی حتیٰ کہ ان کے پسینے کی نہریں چل پڑیں گی جو گندگی سے زیادہ بدبودار ہوں گی اور دروازے دار خیموں میں عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے۔ ابوبکر بزار نے حضرت جابرؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ''اس دن ایک شخص کو پسینہ خوب آئے گا حتیٰ کہ وہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ اے رب تیرا مجھے جہنم میں بھیج دینا، مجھے اس کیفیت سے ہلکا معلوم ہو رہا ہے حالانکہ وہ شخص شدت عذاب کو جانتا ہوگا''۔ ❺ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے)

سات آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے:

صحیح حدیث سے ثابت ہے حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد نبوی ﷺ نقل فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ سات افراد کو اپنے سائے میں اس دن

---

❶ صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۱۵/۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۴۲۱۔ ❷ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۳۲، مسند احمد صفحہ ۲/ ۴۱۸۔

❸ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/ ۹۰۔ ❹ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۵/۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۱۰۔ ❺ مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/ ۳۳۶۔

جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (ایک اور روایت میں سوائے اس کے عرش کے سائے کے الفاظ آئے ہیں) (1) امام عادل (2) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں پرورش پائی ہو (3) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے جب وہ اس سے نکلے یہاں تک کہ واپس لوٹ کر نہ جائے (4) وہ شخص جسے خوبصورت اور صاحب منصب عورت نے دعوت دی اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (5) وہ دو شخص جنہوں نے اللہ کے لیے آپس میں محبت کی (6) اس پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے (7) وہ شخص جس نے چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔[1]

قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے کون آئے گا؟:

مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا کہ: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جو اللہ کے سائے میں پہلے آئیں گے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جنہیں حق دیا جائے تو وہ قبول کریں۔ جب ان سے حق مانگا جائے تو وہ لوگوں کو حق دے دیں اور لوگوں کے لیے بھی وہی فیصلہ کریں جو اپنے لیے پسند کریں۔[2] (اس حدیث کی سند میں ابن لھیعہ متکلم فیہ ہے)

منصف کہتے ہیں:

یہ سب ایسا ہوگا کہ لوگ تنگ تکلیف دہ جگہ میں کھڑے ہوں گے جو شدید مشکل والا ہوگا سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ آسانی سے عطا فرمائے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر وہ وقت آسان فرمائے ہم پر توسع فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہم انہیں سب کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے"۔ (سورۃ الکہف آیت نمبر 47)

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کیا کہتے تھے؟ نماز کس طرح شروع فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دس مرتبہ اللہ اکبر' دس مرتبہ الحمد للہ دس مرتبہ لا الہ الا اللہ' اور دس مرتبہ استغفار کہتے یا یہ فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَاھۡدِنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ.

"اے اللہ میری مغفرت فرما' مجھے ہدایت عطا کر' مجھے رزق عطا کر"۔

اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ ضِیۡقِ یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ.[3]

"اے اللہ میں قیامت کے دن تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

نسائی میں عمل الیوم واللیلۃ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٦٠' صحیح حدیث نمبر ٢٣٧٧۔ [2] مسند احمد صفحہ نمبر ٦/٦٧۔ [3] مسند احمد صفحہ نمبر ٦/١٤٣۔

من ضیق المقام یوم القیامة ❶

''[illegible]

ابوبکر بن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابوداؤد الزاہد سے نقل کیا ہے کہ ''لوگ اپنی قبروں سے نکلنے کے بعد ایک ہزار سال اندھیرے میں کھڑے رہیں گے اور اس دن زمین بالکل پاک ہوگی۔ ان میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہوگا جسے اپنے دونوں پاؤں رکھنے کے لیے جگہ مل جائے''۔ نضر بن عربی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ یوم حشر میں جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو ان کا شعار لا الہ الا اللہ ہوگا اور ہر نیک و بد شخص سب سے پہلا جملہ ہی بولے گا ''اے رب ہم پر رحم کر''۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں لوگ اس طرح آئیں گے یہ کہہ کر انہوں نے سر جھکایا اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔ ابن ابی الدنیا نے شامی کا قول نقل کیا ہے کہ سب لوگ قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ خوفزدہ ہوں گے تو ایک آواز دینے والا پکارے گا: ''اے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ آج تم غمگین ہو گے (یہ سورۂ زخرف کی آیت نمبر 68 ہے) لوگ اس آواز سے خوش ہو جائیں گے مگر اس کے فوراً بعد یہ آواز آئے گی: ''وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمان تھے (زخرف آیت نمبر 69)۔ یہ آواز سن کر غیر مسلم مایوس ہو جائیں گے''۔ ❷

مومنین کے لیے عظیم بشارت:

عبدالرحمان بن زید کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''لا الہ الا اللہ'' والوں کے لیے ان کی قبروں میں وحشت نہیں' نہ جس دن انہیں اٹھایا جائے گا' گویا کہ میں لا الہ الا اللہ والوں کو سر سے مٹی جھاڑتے دیکھ رہا ہوں وہ کہہ رہے ہیں ''اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا''۔ ❸ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی دلیل قرآن کریم میں موجود ہے:

''بے شک وہ لوگ جن کے لیے نیکی ہماری طرف سے سبقت کر گئی' وہ لوگ اس سے دور ہوں گے' اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ جگہ میں ہمیشہ رہیں گے ان کو بڑی فزع (خوف) غمگین نہ کر سکے گی اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے (کہیں گے کہ) یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس دن (کی فزع) جس دن ہم آسمان کو کتابوں کو لپیٹنے کی طرح لپیٹ دیں گے جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ اسے بنایا تھا لوٹا دیں گے' ہم پر یہ وعدہ رہا ہم بے شک یہ کریں گے (سورۃ الانبیاء)

ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن عیسیٰ یشکری کا قول نقل کیا ہے کہ: ''ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جب مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔ ایک کے پاس ریشمی تھیلا اور دوسرے کے پاس جنت کا پیالہ ہوگا جس میں پینے کی کوئی چیز ہوگی۔ تھیلے میں مشک اور برف ہوگی جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتہ مشک اور برف ملا کر اس پر چھڑک دے گا۔ دوسرا فرشتہ اسے پیالہ بھر کے شربت

❶ نسائی عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۸۷۷۔ ❷ تفسیر طبری سورہ زخرف صفحہ نمبر ۱۳/ ۹۵۔

❸ کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۲۸' الدر المنثور صفحہ ۴/ ۱۸۸' مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/ ۲۸۔

دے گا وہ اسے پئے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا البتہ جو بدبخت لوگ ہوں گے ان کے لیے قرآن میں ارشاد ہے کہ:

''اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یہ (شیطان) ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے رستے پر ہیں یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو''۔ (سورہ زخرف آیت نمبر 36 تا 39)

ہمیں اس آیت کی تفسیر یہ معلوم ہوئی ہے کہ جب کافر قبر سے اٹھے گا تو اپنے شیطان کو ہاتھ سے پکڑ لے گا اور اسی کے ساتھ رہے گا' الگ نہ ہوگا حتیٰ کہ ان دونوں کو ایک ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ہر نفس ایک رہبر اور ایک گواہ کے ساتھ آئے گا''۔ (سورۂ ق آیت نمبر 21)

یعنی ایک فرشتہ محشر تک لائے گا اور دوسرا اس کے اعمال پر گواہی کے لیے ہوگا اور یہ اصول ہر نیک و بد کے لیے عام ہے۔ کافر کو خطاب ہوگا:

''(اے انسان) تو اس دن سے غفلت میں تھا ہم نے تیری نظر سے پردہ ہٹا دیا چنانچہ تیری نگاہ آج کے دن لوہے جیسی (طاقتور) ہے اس کا ساتھی کہے گا یہ جو میرے ساتھ ہے میں نے اس پر اعتماد کیا تھا چنانچہ سائق اور گواہ کو حکم ہوگا کہ ''تم دونوں ہر کافر عنادی کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دو' جو خیر کو روکنے والا سرکش اور فریبی ہے جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا بنائے رکھا چنانچہ پھینک دو اسے سخت عذاب میں۔ اس کا ساتھی کہے گا کہ اے ہمارے رب! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا مگر یہ خود سخت گمراہی میں تھا۔ اللہ کہے گا میرے پاس جھگڑا مت کرو میں نے تو تمہیں پہلے ہی وعید بھیج دی تھی۔ میرے پاس فیصلہ بدل نہیں سکتا اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اس دن جب ہم جہنم کو کہیں گے کہ تو بھر گئی وہ کہے گی کیا اور بھی لوگ ہیں''۔ (سورہ ق آیت نمبر 23 تا 30)

قیامت کے دن متکبرین کی سزاؤں میں سے ایک سزا کا بیان:

مسند احمد میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد مروی ہے فرمایا کہ: ''متکبروں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کے مثل انسانوں کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ ہر چھوٹی چیز ان سے اونچی ہوگی حتیٰ کہ وہ جہنم کی جیل میں داخل ہو جائیں گے جسے ''بولس'' کہا جائے گا اور آگ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہوگی انہیں ''طینۃ الخبال'' پلایا جائے گا جو جہنمیوں کا پسینہ ہوگا''۔ [1] (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے) مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ''متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل میں لایا جائے گا''۔ [2] حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور بعض

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۲۴۹۲' وقال حسن مسند احمد صفحہ نمبر ۲/ ۱۷۸۔ [2] ایضاً۔

صحابہ کے ساتھ چل رہے تھے تو آپ ﷺ نے یہ دو آیتیں بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔

''اے لوگو! قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے اور تو لوگوں کو دیکھ کر سمجھے گا کہ وہ نشے میں ہیں مگر وہ نشے میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب شدید ہے''۔

صحابہ نے جب یہ آیتیں سنیں تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جب رات کو سب آپ کے پاس آ گئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس دن ہوگا؟ اس دن جب حضرت آدم علیہ السلام وان کا رب آواز دے گا کہ: ''اے آدم! جہنمیوں کو بھیجو! وہ کہیں گے اے رب! جہنمی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ (یہ کہہ کر آپ نے اپنے صحابہ کو حیرت زدہ کر دیا اور کسی کے ہنسنے والے دانت بھی نظر نہیں آ رہے تھے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ''خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے تم دو اور مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جس کے ساتھ ہوں گی اسے زیادہ کر دیں گی۔ ایک تو یاجوج ماجوج اور دوسرے انسانوں اور شیطان کی نسل کے ہلاک ہونے والے لوگ۔ (یہ سن کر وہ خوش ہو گئے) پھر آپ نے فرمایا جان لو اور خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے تم سب لوگوں میں تعداد کے اعتبار سے صرف اتنے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں کوئی تل یا چھوٹے جانور کا تل (رقمہ: اس کا حجم درہم کے برابر ہوتا ہے)۔ (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث آئی ہے ترمذی نے اسے حسن ہے)[1]

فصل

جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو زمین کو اس حالت میں بدلی ہوئی دیکھیں گے جس پر انہوں نے اسے چھوڑا تھا کہ اب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو چکے، چوٹیاں فنا ہو گئیں، احوال بدل چکے، نہریں ختم ہو گئیں، درخت غائب اور سمندر آگ بن چکے۔ اونچی اور پست زمینیں برابر ہو چکیں، اس کے شہر اور گاؤں کھنڈر ہو چکے اور زمین میں ایسے زلزلے آئے۔ اس نے اپنے بوجھ نکال دیئے۔ انسان حیرانی سے کہتا ہے اسے کیا ہوا؟ اسی طرح آسمان اور اس کے آس پاس کا علاقہ پھٹ چکا۔ اس کے آثار ریزہ ریزہ ہو گئے، سورج اور چاند بے نور ہو چکے، بلکہ رہن ہو چکے اور ایک جگہ جمع ہیں۔ پھر یہ لپیٹ دیئے جائیں گے بے نور کر کے اور آگ میں پھینک دیئے جائیں گے (جیسا کہ آگے آ رہا ہے) گویا کہ یہ مرے ہوئے بیل ہیں۔ ابوبکر بن عیاش نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ''وہ لوگ قبروں سے نکل کر زمین کو اپنے دور کے اعتبار سے بدلا ہوا دیکھیں گے اور لوگ بھی وہ نہ ہوں گے جو ان کے وقت میں تھے''۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ شعر پڑھا:

فما الناس الذين عهدتم ولا الدار بالدار التي كنت اعرف

''نہ تو لوگ وہ رہے جن میں میں رہتا تھا اور نہ محلّہ وہ محلّہ رہا جسے میں جانتا تھا''

سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۴۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور وہ سب ایک اللہ (قہار) کے سامنے حاضر ہوں گے''۔

[1] ترمذی، کتاب تفسیر القرآن حدیث نمبر ۳۱۶۸، نسائی صفحہ نمبر ۱۷۶/۸۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پس جب آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح گلابی ہو جائے گا تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''۔ (سورہ رحمٰن آیت نمبر 37 تا 38)

اور فرمایا:

''پس جس دن وہ عظیم واقعہ رونما ہوگا اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس دن تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے''۔ (الحاقہ آیت نمبر 15 تا 18)

نیز ارشاد ہے:

''جب سورج بے نور ہو جائے گا اور ستارے ٹوٹ جائیں گے''۔ (التکویر آیت نمبر 1 تا 2)

ایک صحیح حدیث میں حضرت سہل بن سعد سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ بالکل سفید چٹیل زمین پر جمع ہوں گے جیسا کہ صاف ستھرا روئی کا ٹکڑا جس پر کوئی نشان نہ ہو''۔ ❶ محمد بن قیس اور سعید بن جبیر کا قول ہے کہ: ''زمین سفید روٹی میں بدل جائے گی اور مومن اپنے پاؤں کے نیچے سے لے کر اسے کھائے گا''۔ اعمش نے حضرت ابن مسعود کا ارشاد نقل کیا ہے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین پوری کی پوری آگ ہوگی' جنت اس کے سامنے ہوگی تم اس کی حوروں اور پیالوں کو دیکھو گے۔ لوگوں کو پسینہ آیا ہوگا منہ تک پہنچا ہوگا اور وہ حساب تک نہ پہنچے ہوں گے''۔ حضرت ابن مسعود ہی سے اس آیت (زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی) کی تفسیر یوں منقول ہے کہ زمین چاندی کی طرح بالکل صاف ہوگی جس پر نہ کوئی خون بہا ہوگا نہ اس پر کوئی گناہ ہوا ہوگا۔ محشر ان سب کو جمع کرے گا ایک منادی انہیں پکارے گا سب ننگے بدن' ننگے پاؤں کھڑے ہوں گے جیسے پیدا ہوئے تھے حتیٰ کہ پسینہ ان کو لگام ڈال دے گا یعنی منہ تک پہنچ جائے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ! جب زمین دوسری زمین سے بدلی جا رہی ہوگی تو لوگ اس وقت کہاں کھڑے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ''میری امت میں مجھ سے یہ سوال اب تک کسی نے نہیں کیا؟ فرمایا لوگ پل صراط پر ہوں گے''۔ ❷ ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر تھا' وہ رو پڑیں تو آپؐ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے یہ آیت یاد آ گئی کہ: ''اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور لوگ ایک اللہ قہار کے سامنے حاضر ہوں گے''۔ آپؐ نے فرمایا زمین کی تبدیلی کے وقت لوگ جہنم کے پل پر ہوں گے۔ فرشتے کھڑے یہ کہہ رہے ہوں اے رب محفوظ رکھ محفوظ رکھ مگر کچھ لوگ مرد وعورتیں (کٹ کر) جہنم میں گر بھی جائیں گے۔ ❸ (یہ حدیث صحاح ستہ میں نہیں آئی) مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ: ''میں اس امت کی پہلی فرد ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ''اس دن

---

❶ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۲۱' مسلم حدیث نمبر ۲۹۸۶۔ ❷ مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۳۳۶/۱۰۔ ❸ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۰۱/۶۔

زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی"۔ میں نے پوچھا کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا "پل صراط پر"۔ [1] مسند احمد میں بھی یہی روایت ہے اور الفاظ یہ آئے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ لوگ اس دن جہنم کی پیٹھ پر ہوں گے۔ [2] صحیح مسلم میں حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم نے آپؐ سے پوچھا کہ "ہم اس دن کہاں ہوں گے؟" آپؐ نے فرمایا "پل سے پہلے اندھیرے میں"۔ [3]

ابن جریر نے حضرت ابوایوب انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی عالم آیا اور اس نے آپ سے سوال کیا جس دن زمین تبدیل ہوگی اس دن اللہ کی مخلوق کہاں ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے مہمانوں میں ان کو جو اس کے پاس ہے وہ عاجز نہ کر سکے گا"۔ [4] (مصنف کہتے ہیں) اور یہ تبدیلی محشر کے بعد ہوگی اور یہ دوسری حالت پر پہلی حالت کے بعد تبدیلی ہے۔ ابی ابن الدنیا نے بنومجاشع کے ایک عبدالکریم یا ابوعبدالکریم سے نقل کیا ہے کہ میں ایک خراسانی کے پاس مقیم ہوا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ: "جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی"۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا کہ زمین اس دن چاندی سے اور آسمان سونے سے بدل جائے گا۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس، مجاہد بن جبیر وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

روز قیامت کی طوالت کا ذکر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور یہ تجھ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرے گا اور تیرے رب کے ہاں ایک دن تمہارے شمار کے اعتبار سے ہزار سال کا ہے"۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 47)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے قیامت کا دن مراد ہے۔ سورۃ المعارج میں ہے:

"اس میں فرشتے اور روح الامین ایک دن میں چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے"۔ (سورۃ المعارج آیت نمبر 4)

اس آیت کی تفسیر میں سلف وخلف کا اختلاف منقول ہے۔ لیث بن ابی سلیم وغیرہ نے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ: "یہ مقدار جو پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے اس سے مراد عرش سے لے کر ساتویں زمین تک کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن عباس میں بھی ہے اور سورۂ سجدہ میں جو آیت نمبر 5 میں ہزار سال کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ: "اس سے مراد آسمان سے زمین تک اترنے اور زمین سے آسمان تک (فرشتوں کا) جانا مراد ہے اس لیے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے"۔ یہی قول ابن ابی حاتم کا ہے اور ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ فراء کا بھی یہی مذہب ہے اور ابوعبداللہ حلیمی نے بیہقی کی کتاب "البعث والنشور" سے نقل کیا ہے کہ "فرشتہ اس مسافت کو دن کے کچھ حصے میں طے کر لیتا ہے کیونکہ انسان اس مسافت کو پانچ سو سال ہی میں طے کر سکتا ہے"۔

وہ کہتے ہیں کہ مذکورہ مقدار قیامت کے دن کی طوالت کی نہیں ہے اور حلیمی نے آیت (من اللہ ذی المعارج) "وہ خدائے

---

[1] السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۱۵۶۱۔ [2] صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۹۸۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۱۲۱۔

[3] مسند احمد صفحہ نمبر ۶/۱۱۷۔ [4] مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۷۴، تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۹/۳۸۳۔

صاحب درجات کی طرف سے نازل ہوگا'' کے تحت اس کا معنی علو اور عظمت بیان کیا ہے اور سورۂ مؤمن کی آیت نمبر 15 ''رفیع الدرجات ذوالعرش'' کا معنی بھی یہی ہے۔ بعض نے آیت [illegible] ہیں (دن کا معنی مسافت بیان کیا ہے اور) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کا معنی فاصلہ اور اس مدت میں اس کا پورا ہونا بیان کیا ہے۔ اس تفصیل کے مطابق دو قول ہوئے' مسافت کا مکان کا اور مدت دنیا کا۔ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے اور اسی عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن سے تعبیر فرمادیا ہے۔ اسی لیے سورۃ المعارج کی آیت میں ''دن'' سے مراد ''دنیا'' بیان کی ہے۔ (ابن کثیر) [1] عبدالرزاق نے مجاہد اور عکرمہ سے ''پچاس ہزار سال کے دن'' کا مطلب نقل کیا ہے کہ دنیا کی امت اول تا آخر پچاس ہزار سال کی ہے اور اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی گزر گئی اور کتنی باقی ہے۔ بیہقی نے بھی اسے ''معمر'' سے نقل کیا ہے اور یہ قول انتہائی غرابت والا ہے کتب مشہور میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم۔

تیسرا قول: اس مقدار سے مراد دنیا اور قیامت کے درمیان کی مدت ہے۔ یہ قول ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے اور یہ بھی انتہائی غریب قول ہے۔

چوتھا قول: اس سے مراد قیامت کا دن ہے یہ قول ابن ابی حاتم نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اس روایت کی سند صحیح ہے۔

ثوری نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے یہی نقل کیا ہے۔ حضرت حسن بصری کا بھی یہی قول ہے اور سماک اور ابن زید کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے زید الرشد سے نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں کہ: ''لوگ قیامت کے دن ایک ہزار سال کھڑے رہیں گے اور دس ہزار سال میں جا کر ان کا حساب کتاب مکمل ہوگا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کا دن بدکاروں کے لیے پچاس ہزار سال کا بنا دیں گے۔ کلبی نے اپنی تفسیر میں ابوصالح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کی ہے کہ: ''اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حساب کتاب کرنے لگے تو پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا۔ بیہقی نے ذکر کیا ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تمہارا اس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال تک بغیر کھائے پیے اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے حتیٰ کہ پیاس سے گردنیں ٹوٹ جائیں گی' بھوک کے مارے ان کے پیٹ جل جائیں گے اور پھر جب انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو ابلتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ [2] یہ مضمون متعدد احادیث میں میں آیا ہے۔ قیامت کا دن باوجود اپنی سختی اور طوالت کے' مومن کے لیے فرض نماز کی ادائیگی سے زیادہ ہلکا ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن (قیامت) کی طوالت و درازی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' یہ دن مومن پر ہلکا ہوگا حتیٰ کہ دنیا میں پڑھی جانے والی فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگا۔ [3] اس روایت کو ابن جریر

---

[1] تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۴/ ۴۴۷۔ [2] بیہقی کتاب البعث والنشور صفحہ نمبر ۶۱۰۔

[3] صحیح مسلم کتاب الزکوۃ حدیث نمبر ۲۲۸۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۵۸' مسند احمد صفحہ نمبر ۲/ ۳۸۳۔

نے بھی یونس بن عبدالاعلیٰ کی سند سے دراج سے نقل کیا ہے مگر دراج ابوالسمح اور اس کا شیخ ابوالہیثم سلیمان بن عمرو عیواری دونوں ضعیف ہیں
تمریخی نے اس کو دوسرے الفاظ سے نقل کیا ہے کہ ہمیں سلامہ بن سلیمان حضرمی نے بیان کیا جو خادمین میں سے تھے کہ میں نے ابوالشیخ و
کسی شخص کو یہ حدیث سناتے سنا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے بتائیے
کہ قیامت کے دن کون شخص کھڑا ہونے میں مضبوط ہوگا جس کے بارے میں ارشاد باری ہے جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے
کھڑے ہوں گے''۔ آپؐ نے فرمایا کہ مومن پر یہ دن اتنا ہلکا ہوگا حتیٰ کہ اس پر فرض نماز کی ادائیگی جیسا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے
مروی ہے کہ مومنوں کے لیے قیامت کے دن نور سے بنی کرسیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے اور ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور قیامت کا
دن ان پر ایک دن یا اس کے کچھ حصے جیسا ہوگا (ابن ابی الدنیا نے اسے اہوال قیامت میں بیان کیا ہے)

زکوٰۃ دینے والوں کو عذاب:

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو مال دار مال حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ ادا نہیں کرتا) اللہ تعالیٰ جہنم میں اس پر نگران مقرر کریں گے جو اس کی پیشانی' پہلو اور پیٹھ پر لوہا گرم کر کے داغتے رہے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرما دے جو تمہارے شمار کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کا ہے۔ پھر اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا یا تو جنت یا پھر جہنم''۔ (باقی حدیث میں بکریوں اور اونٹوں وغیرہ کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا کا ذکر ہے) فرمایا کہ اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں وہ جانور اپنے کھروں' ناخنوں اور سینگوں سے اس کو روندیں گے۔ جب گزر جائیں گے اسے پھر ٹھیک کر دیا جائے گا (اس طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ خدا بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ فرما دے جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے پھر اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف''۔

مسند احمد اور ابوداؤد میں شعبہ کی سند سے اور نسائی میں سعید بن ابی عروبہ کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اپنی خوشحالی اور تنگی میں ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو یہ جانور قیامت کے دن دنیا کی حالت سے زیادہ موٹے تازے آئیں گے اور اس شخص کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں یہ جانور اسے اپنے پاؤں سے روند ڈالیں گے اور اس شخص کو پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرما دے جو کہ تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے اور پھر اسے اس کا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دکھا دیا جائیگا۔ جس شخص کے پاس گائے ہوں (اس کے بعد مذکورہ الفاظ ہی ہیں اور یہ کہ سینگ والی گائے اپنے سینگوں سے اسے مارے گی پھر آگے بکری کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی انہی الفاظ سے وعید آئی ہے۔ [1]

بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس کے سوا کوئی احتمال نہیں ہے کہ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے تمہارے حساب سے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۵۸' سنن نسائی حدیث نمبر ۲۴۵۳' مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸۶۔

قیامت کا دن گناہ گاروں کے لیے مشکل اور طویل ہوگا اور تقویٰ والوں کے لیے طویل اور مشکل نہ ہوگا:

قیامت کا یہ دن گناہگاروں کے لیے طویل اور مشکل ہوگا جیسا کہ سابقہ احادیث میں گزرا البتہ مؤمن کے لیے کیسا ہوگا' چنانچہ ابوعبداللہ الحافظ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت کا دن مؤمنین کے لیے ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کی طرح ہوگا''۔ ابوعبداللہ نے اس حدیث کو محفوظ کہا اور ایک سند سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس دن لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوں گے''۔ (المطففین آیت نمبر 6) پھر فرمایا کہ: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ تمہیں یوں جمع کرے گا جیسے تیروں کو ترکش میں جمع کیا جاتا ہے اور پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف دیکھے بھی نہیں۔[1] ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ''قیامت کے دن نصف نہار اس وقت تک نہ ہوگا جب تک یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کرلیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

''پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔ (الصافات آیت نمبر 68)

ابن المبارک کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن مسعود کی قرات کے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے آیت نمبر 24' سورہ فرقان کی تفسیر میں یوں منقول ہے: ''اہلیان جنت اس دن بہترین ٹھکانے اور اچھی آرام دہ جگہ میں ہوں گے''۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: ''قیامت کا دن آدھا نہ ہوگا حتیٰ کہ یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کرلیں''۔

شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جس سے خاص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا جائے گا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''اور رات کو (اٹھ کر) تہجد پڑھ یہ تیرے لیے اضافی نماز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر بھیج دے''۔

(الاسراء آیت نمبر 97)

صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''جو کوئی اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ.

''یعنی اے اللہ اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے اس سے وعدہ فرمایا ہے''۔[2]

(اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی)

---

[1] کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۳۷' کشف الخفاء' صفحہ نمبر ۲/ ۵۳۹۔

[2] تفسیر حاکم صفحہ نمبر ۳/ ۵۷۲' کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۹۲۸۔

شفاعت ہی ''مقام محمود'' ہے:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے: ''آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ''قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچا دے'' فرمایا ''یہ شفاعت ہے''۔ (اس کی سند حسن ہے)

وہ پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے:

صحیحین میں حضرت جابر وغیرہ سے ارشاد نبوی مروی ہے: ''مجھے پانچ ایسے خواص دیئے گئے جو اور کسی نبی کو مجھ سے پہلے عطا نہیں ہوئے''۔ (1) ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (2) میرے لیے مال غنیمت کو حلال کیا (3) میرے لیے تمام زمین کو مسجد اور پاک (پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ) قرار دیا گیا لہٰذا جہاں کہیں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں پڑھ لے (4) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی (5) پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ ❶

مذکورہ ارشاد میں شفاعت سے مراد وہ شفاعت ہے جس کی پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے گزارش کی جائے گی وہ فرمائیں گے میں فرمائیں گے میں (خود کو) اس کا اہل نہیں (سمجھتا) نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت محمد ﷺ کی طرف بھیج دیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرمائیں گے میں اس کا اہل ہوں، میں اس کا اہل ہوں۔ یہ واقعہ گناہگاروں کو جہنم سے نکالنے کے بیان میں احادیث شفاعت کے ذیل میں تفصیل سے آ رہا ہے۔ البتہ اس موضوع پر ہم نے صحابہ کرام کے اقوال مقدسہ کی روشنی میں اپنی تفسیر میں کافی بحث کی ہے جو اپنے موضوع کے لیے کافی ہے۔ ❷

نبی کریم ﷺ قیامت کے دن تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا: ''میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی میں ہی پہلا شافع اور مشفع ہوں گا''۔ ❸ مسلم ہی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے القراءة علی سبعة احرف والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اے میرے رب میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا کو اس دن تک مؤخر کر دیا گیا جس دن لوگ میری طرف بھاگ بھاگ کر آئیں گے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔ ❹

قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ نبیوں کے بھی امام ہوں گے:

مسند احمد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا: ''میں روز قیامت انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا اور ان کا شفاعت

---

❶ صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۳۸، مسلم حدیث نمبر ۲۱۱۶۳۔

❷ تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۴/۴۲۱، البدایہ والنہایہ صفحہ ۱/۱۷۱۔

❸ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۹۹۔ ❹ مسلم حدیث نمبر ۱۹۰۱۔

کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں'' ۔ ❶ (ہذا حدیث حسن صحیح) مسند احمد میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا کہ: ''قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے میں اور میری امت ایک اونچی جگہ پر ہوں گے میرا رب مجھے سبز حلہ پہنائے گا اور مجھے اجازت دے گا تو میں جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہوں گا یہی ''مقام محمود'' ہے۔ ❷ مسند احمد میں حضرت ابو درداءؓ سے ارشاد نبویؐ ہے فرمایا کہ: ''میں وہ پہلا شخص ہوں جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا اسی طرح اپنے پیچھے دیکھوں گا' اسی طرح دائیں دیکھوں گا' (اور اپنی امت کو پہچان لوں گا) ایک شخص نے پوچھا نوح علیہ السلام سے آپ ﷺ کی امت تک اتنی زیادہ امتوں میں سے آپؐ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے اعضاء وضو سے چمکتے ہوں گے' (وضو کے اثر سے) اور کوئی دوسرا اس طرح نہ ہوگا اور اس طرح بھی پہچانوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا اور اس طرح بھی کہ ان کی اولاد ان کے سامنے دوڑتی پھرتی ہوگی''۔ ❸

مسند احمد میں حضرت نضر بن انس سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ ''میں پل صراط (کے مرحلے) کے بعد اپنی امت کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور کہیں گے کہ اے محمدؐ! یہ انبیاء کرام آپؐ کے پاس درخواست لے کر آئیں گے یا فرمائیں گے کہ آپ کے پاس جمع ہونے آئے ہیں کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ تمام امتوں کو علیحدہ کر کے جہاں چاہے بھیج دے۔ لوگ منہ تک پسینے میں غرق ہیں۔ یہ کیفیت مومن کے لیے زکام کی طرح ہوگی اور کافر پر موت کی طرح شدید ہوگی۔

نبی کریم ﷺ فرمائیں گے کہ میرا انتظار کیجیے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ پھر اللہ کے نبیؐ جا کر عرش کے نیچے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اعزاز پائیں گے جو کسی منتخب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی حاصل نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیں گے کہ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو کہ سر اٹھائیں اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں قبول کی جائے گی اور ہر ننانوے میں سے ایک انسان کو نکال لیں' میں بار بار اپنے رب سے درخواست کرتا رہوں گا اور میں ابھی کھڑا بھی نہ ہوں گا کہ میری شفاعت قبول کر لی جائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عطا فرما دیں گے اور کہیں گے اے محمدؐ! اپنی امت میں سے ان کو جنت میں لے جاؤ جس نے کسی ایک دن اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اسی حالت پر اس کی وفات ہوئی۔ ❹

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود کی ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ: ''اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا'' ایک انصاری نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اس وقت جب تمہیں ننگے بدن' ننگے پاؤں لایا جائے گا اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ۔ دو سفید چادریں ان کو پہنائی جائیں گی' پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا' اور ان کی دائیں

---

❶ مسند احمد صفحہ ۵/۱۳۷' ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۲۔ ❷ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۴۵۶۔ ❸ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۹۹۔ ❹ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۱۷۸۔

جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں کوئی اور کھڑا نہ ہوگا اور پہلے اور آخری لوگ میرے اس مرتبے پر فخر کریں گے''۔ پھر فرمایا کہ اوران کے لیے پھر حوض کوثر کھولی جائے گی .... (اس کے بعد حوض کوثر کا بیان ہے جیسا کہ آگے آئے گا) مسند احمد میں ثابت بن انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت کا دن لوگوں پر طویل ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو تا کہ وہ سفارش کرادیں کہ رب تعالیٰ حساب کتاب کرے۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر عرض معروض کریں گے تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں البتہ تم انبیاء کی بنیاد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آ کر (شفاعت) سفارش کی درخواست کریں گے۔ چنانچہ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کرسکتا البتہ تم لوگ اللہ کے خلیل اور نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے تا کہ حساب کتاب شروع ہو مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کرسکتا البتہ تم اللہ تعالیٰ کے کلیم موسیٰ علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چنا تھا' کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ ان کے پاس جا کر شفاعت کی درخواست کریں گے وہ فرمائیں گے میں یہ نہیں کرسکتا البتہ تم خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ جن کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی گئی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ بتاؤ! کہ اگر کسی برتن میں کوئی سامان ہو اور برتن پر سیل لگا دی جائے تو کیا سیل توڑے بغیر اس کے سامان میں تصرف کیا جاسکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ فرمائیں گے کہ محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں (یعنی ان کے بعد انبیاء آنے پر سیل کردی گئی تھی) ان کے پاس جاؤ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ رب تعالیٰ سے شفاعت کردیں کہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے میں کہوں گا کہ ہاں! چنانچہ میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا' پوچھا جائے گا کہ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد! چنانچہ دروازہ کھول دیا جائے گا اور میں سجدے میں گر جاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ ویسی اس سے پہلے نہ کسی نے حمد ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ چنانچہ رب تعالیٰ کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی' مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی''۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت! میری امت! وہ کہیں گے کہ ان میں سے ہر اس امتی کو نکال لو جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہو (نبی کریمؐ نے فرمایا) چنانچہ میں انہیں نکال لوں گا اور پھر سجدے میں گر جاؤں گا''۔ (یہ روایت بخاری میں دوسری سند سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا چنانچہ آپ کو کھانے کے لیے دستی (کا گوشت) دیا گیا اور دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا آپؐ نے اس میں سے کچھ گوشت توڑا اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا کیا تمہیں پتہ ہے کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک ہی میدان میں جمع فرمادے گا۔ انہیں داعی سن رہا ہوگا اور بصیر دیکھ رہا ہوگا۔ سورج قریب آ جائے گا تو لوگوں کو وہ غم اور تکلیف پہنچے گی جو ان کی برداشت سے باہر ہوگی۔ چنانچہ آپس میں ایک

دوسرے کو کہیں گے کہ تم دیکھ رہے ہو جو تمہیں تکلیف اور پریشانی لاحق ہو رہی ہے؟ کیا تمہیں کوئی ایسا نظر آ رہا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کر سکے؟ لوگ کہیں گے نہ ہاں۔ تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر کہیں گے اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے بنایا اور اپنی روح آپ میں پھونکی اور ملائکہ کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری تکلیف کو نہیں دیکھتے؟ اور دیکھتے نہیں ہماری کیا حالت ہوگئی ہے رب تعالیٰ سے ہماری سفارش کیجیے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ اتنا پہلے نہ تھا اور نہ اس کے بعد ہوگا اس نے مجھے ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نادانی کی۔ نفسی نفسی (یعنی مجھے اپنی پڑی ہے) میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام سے آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے' اس نے آپ کو شکر گزار بندے کا خطاب دیا تھا ہماری حالت اور تکلیف آپ کے سامنے ہے لہٰذا آپ رب تعالیٰ سے سفارش کر دیجیے تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ جتنا پہلے کبھی نہ تھا اور نہ کبھی ہوگا اور میں نے تو اپنی قوم کے لیے بددعا کی تھی لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے اہل زمین میں سے خلیل تھے' آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں لہٰذا آپ سفارش کر دیجیے وہ کہیں گے کہ مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکیم ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے شفاعت کر دیجیے مگر وہ کہیں گے کہ آج کے دن میرا رب اتنے غصہ میں جتنا پہلے نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہوگا اور میں نے تو ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہ تھا لہٰذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ روح اللہ اور اللہ کا وہ کلمہ ہیں جسے انہوں نے مریم کی طرف القاء فرمایا تھا (آپؐ نے فرمایا وہ ایسے ہی ہیں) آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں آپ سفارش فرما دیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج کے دن میرا رب جتنے غصے میں ہے اتنا پہلے نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہوگا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی غلطی کا تذکرہ نہیں کریں گے) جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ میرے پاس آ کر کہیں گے اے محمدؐ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دیں۔ آپ رب تعالیٰ کی خدمت میں ہماری سفارش کر دیں۔ آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ میں اٹھ کر عرش کے نیچے آ کھڑا ہوں گا اور اپنے رب عزوجل کو سجدہ کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے اپنی محامد اور ثناء الہام کرے گا جو اس نے پہلے کبھی کسی کو الہام نہ کی ہوں گی۔ پھر مجھے کہا جائے گا اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی' مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی''۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری امت! میری امت! اے میرے رب' میری امت! میری امت! چنانچہ کہا جائے گا اے محمدؐ! اپنی امت کے ان لوگوں کا جن کا کوئی حساب کتاب نہیں' جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو اور یہ لوگ دوسرے لوگوں

کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے پھر آپؐ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ جنت کے دروازوں کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان (یا فرمایا) مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔"[1]

صحیحین میں ابن حیان کی سند سے یہ روایت آئی ہے اور ابن ابی الدنیا نے اہوال قیامت میں یہ حدیث ابوخیثمہ کی سند سے نقل کی ہے اس میں تمام انبیاء (سوائے نبی کریمؐ کے) کے الفاظ میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے آگ میں نہ پھینک دیا جائے لہٰذا میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' یہ اضافہ غریب ہے صحیحین میں موجود نہیں۔ واللہ اعلم۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے میں نے اپنی اس دعا کو شفاعت کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے نکالا جائے گا اس میں کوئی فخر نہیں' میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اس میں کوئی فخر نہیں۔ آدم اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے اس میں کوئی فخر نہیں۔

لوگوں پر جب قیامت کا دن طویل ہو جائے گا تو وہ آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ہمارے ابا جان کے پاس چلو تا کہ وہ ہماری سفارش کریں تا کہ رب تعالیٰ حساب کتاب کریں۔ چنانچہ وہ حضرت آدم کے پاس آ کر کہیں گے کہ وہ آپ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے بنایا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا' آپ کو اس کے فرشتوں نے سجدہ کیا' ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیں تا کہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے تو وہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا میں جنت سے نکلا تھا اور آج مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ انبیاء کی بنیاد حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ (اس کے بعد سابقہ احادیث کی طرح الفاظ ہیں حتیٰ کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے) چنانچہ وہ کہیں گے اے محمدؐ! اپنے رب سے سفارش کیجیے تا کہ وہ ہمارا حساب کتاب کر دے چنانچہ میں کہوں گا ہاں میں یہ کر سکتا ہوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے حکم دے دے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ کرنے کا ارادہ کرے گا ایک منادی آواز لگائے گا کہ احمد اور اس کے امتی کہاں ہیں؟ لہٰذا ہم آخری مگر اولین ہوں گے سب سے پہلے حساب دینے والے' چنانچہ دوسرے لوگ ہمارے لیے راستہ چھوڑ دیں گے اور ہم چمکتے اعضاء کے ساتھ جو وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے' گزرتے چلے جائیں گے دوسری امتیں کہیں گے۔ اس امت کے تمام لوگ سب کے سب انبیاء بن سکتے تھے۔ پھر جب جنت کے دروازے پر آؤں گا۔ (الحدیث)[2]

اس کے بعد اس حدیث میں اس امت کے گناہگاروں کی شفاعت کا بیان ہے۔ یہ حدیث بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی طرح مروی ہے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ مگر ایک بہت حیران کن بات ہے کہ ائمہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے بہت سے طریق لائے ہیں مگر شفاعت اولیٰ جو کہ حساب کتاب شروع کرانے کے بارے میں ہے' اسے نظر انداز کر دیا جیسا کہ اس حدیث کے سابقہ تمام طرق میں واضح ہے اور اس مقام پر یہی مقصود ہے۔ اس حدیث کا سیاق یہ ہے کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے پاس

---

[1] صحیح بخاری' احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۰' صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۷۹' مسند احمد صفحہ نمبر ۲/ ۳۵' صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۴۶۵۔

[2] مسند احمد صفحہ نمبر ۱/ ۲۹۵۔

یہ سفارش لے کر جائیں گے کہ حساب کتاب شروع کروایا جائے تاکہ فیصلہ ہو اور اس کی شدت کی گرمی اور تکلیف سے نجات ملے۔ جیسا کہ اس حدیث کے تمام طرق سے واضح ہے جب وہ حشر میں پہنچے ہیں تو محدثین گناہگاروں کی شفاعت اور ان کو جہنم سے نکالنے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ (یعنی حدیث مختصر کر دیتے ہیں)

اس اختصار کا مقصود خوارج اور معتزلہ کی تردید ہے کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کسی شخص کو جہنم میں جانے کے بعد واپس نہیں نکالا جائے گا۔ وہ (محدثین) اتنی سی حدیث کو صرف اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ اس میں اس بدعتی عقیدے کے خلاف صریح نص موجود ہے اور تصریح ان احادیث میں آئی ہے جو پہلے گزریں تفصیلی حدیث میں شفاعت اولیٰ (حساب کتاب) کا ذکر ہے یہ ہے:
''لوگ حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جا کر عرش کے نیچے اس مقام پر سجدہ ریز ہو جائیں گے جسے فحص کہا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ پوچھیں گے (حالانکہ انہیں معلوم ہے) کہ کیا بات ہے؟ میں کہوں گا کہ: ''اے رب آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا لہٰذا مخلوق کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالیجیے اور لوگوں کا حساب کر کے فیصلہ کر دیجیے''۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی' سجدے سے سر اٹھاؤ اور لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ (اس کے بعد حدیث میں آسمان پھٹنے' فرشتوں کی آمد' کرسی لگائے جانے اور اللہ تعالیٰ کے اس پر جلوہ افروز ہونے کا ذکر ہے اور یہ کہ کروبیان اور مقرب فرشتے مختلف تسبیحات پڑھ رہے ہوں گے) آگے فرمایا: ''جب کرسی زمین میں کسی جگہ لگ جائے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا خاموش رہا' تمہاری باتیں سنتا رہا' تمہارے اعمال دیکھتا رہا۔ اب تم چپ رہو اور خاموشی سے دیکھو یہ تمہارے نامہ اعمال ہیں تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے۔ چنانچہ جو کوئی اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور پائے اسے چاہیے کہ اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔[1] عبدالرزاق نے اپنی سند سے علی بن حسن زین العابدین سے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا ہے کہ:
''جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو پھیلا دیں گے جیسے کھال کو پھیلایا جاتا ہے' حتیٰ کہ انسان کے لیے صرف پاؤں رکھنے کی جگہ بنے گی''۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ: ''میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے پکارا جائے گا' جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے واللہ میں نے رب کو اس سے پہلے نہیں دیکھا ہوگا میں کہوں گا اے رب اس (جبرائیل) نے مجھے خبر دی تھی کہ آپ نے مجھے رسول بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ اس نے سچ کہا پھر فرمائے گا شفاعت کرو تو میں کہوں گا ''اے رب تیری عبادت کرنے والے تیرے بندے اور تیری عبادت نہ کرنے والے بندے زمین کے اطراف میں موجود ہیں''۔

(مطلب یہ کہ) وہ اطراف زمین میں کھڑے ہیں یعنی ایک ہی جگہ سب جمع ہیں ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے کہ حساب کتاب کر کے مومن اور کافر میں تصدیق کر دی جائے۔ کھڑے ہونے کی جگہ میں بھی اور مستقل ٹھکانے میں بھی۔[2]

---

[1] بیہقی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹' طبرانی مطولات حدیث نمبر ۳۶۔

[2] تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۵/ ۱۰۸' اتحاف سادۃ المتقین صفحہ ۱۰/ ۴۵۳' کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۰۹۴۔

اسی لیے ابن جریر نے لکھا ہے کہ: ''اکثر اہل تاویل نے قرآن کی اس آیت:

''عنقریب تیرا رب تجھ کو مقام محمود پر مبعوث کرے گا''۔ (الاسراء آیت 79)

یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اکرم ﷺ لوگوں کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے تاکہ ان کا رب انہیں اس عظیم دن سے نجات دے جو اس دن کی سختی کی وجہ سے ان پر آئی ہوئی ہوگی۔ بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ قیامت کے دن ہر امت کو ترغیب دیتے پھریں گے کہ وہ اپنے نبی سے شفاعت کے لیے کہے اور پھر یہ شفاعت کی درخواست نبی کریم ﷺ تک پہنچے گی اور آپ شفاعت کریں گے۔ یہ ہے وہ دن کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر لائیں گے۔ [1]

بھکاری کے چہرے سے قیامت کے دن گوشت اتار لیا جائے گا:

صحیح بخاری میں حضرت حمزہ بن عبداللہ عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا کہ: ''جو بندہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ہوگا''۔ اور فرمایا کہ: ''قیامت کے دن سورج بہت قریب آ جائے گا حتیٰ کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا اور اسی دوران حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت محمد ﷺ سے فریاد کریں گے۔ (ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں) چنانچہ وہ (محمد ﷺ) شفاعت کریں گے کہ رب تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرما دے گا حتیٰ کہ وہ دروازے کی کنڈی پکڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر لا کھڑا کرے گا وہاں جمع ہونے والے سب آپ کا شکریہ ادا کریں گے (یعنی حمد کریں گے) [2]

اس حوض محمدیؐ کا ذکر جس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں سیراب فرمائیں گے:

حوض کوثر کا وجود متعدد مشہور احادیث سے اور کئی طرق سے ثابت ہے ایسے بے شمار لوگ مٹی میں مل گئے جو اس کے وجود کے منکر تھے ان کا انکار ان کے اور حوض کوثر پر آنے کے درمیان حائل ہے۔ جیسا کہ بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص کرامت کا منکر ہو وہ حوض کوثر پر نہیں آ سکے گا اور اگر حوض کوثر کا منکر ان احادیث پر مطلع ہو جائے جو ہم پیش کرنے والے ہیں تو وہ اپنے قول کے خلاف رجوع کر لے گا۔

سب صحابہ رضی اللہ عنہم حوض کوثر کی تصدیق کرتے اور اس کے وجود پر ایمان رکھتے تھے:

اور اس بارے میں احادیث بھی روایت کی ہیں: ''بے شمار صحابہ سے اس کے وجود کے بارے میں احادیث مروی ہیں منجملہ انکے یہ گرامی قدر حضرات ہیں' حضرت ابی بن کعب' حضرت جابر بن سمرہ' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت جندب بن عبداللہ البجلی' حضرت زید بن ارقم' حضرت سلمان فارسی' حضرت حارثہ بن وهب' حضرت حذیفہ بن اسید' حضرت حذیفہ بن یمان' حضرت سمرہ بن جندب'

---

[1] بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۷۱۸۔

[2] بخاری کتاب الزکاۃ حدیث نمبر ۱۴۷۴ اور نمبر ۱۴۷۵۔

حضرت سہل بن سعد' حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم' حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص' حضرت ابن مسعود' حضرت عتبہ بن عبد السلمی' حضرت عقبہ بن عامر الجہنی' حضرت نواس بن سمعان' حضرت ابو امامہ باہلی' حضرت ابو برزہ اسلمی' حضرت ابوبکرہ' حضرت ابوذر غفاری' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوہریرہ' حضرت اسماء بنت ابی بکر' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت ام سلمیٰ' حضرت حمزہ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہم و رضی اللہ عنہن۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابوالقاسم طبرانی نے اپنی سند سے حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے کہ: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید' برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا' مشک سے زیادہ خوشبودار۔ جس نے ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے ہٹا دیا گیا کبھی سیراب نہ ہوگا۔ [1] کتاب السنۃ میں ایک اور سند سے یہ روایت آئی ہے صرف اس میں قسم کھا کر بیان کرنے اور ستاروں سے زیادہ اس کے پیالوں کے ہونے کا ذکر آیا ہے۔ [2] اور یہ روایت صحاح ستہ یا مسند احمد میں نہیں۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا کہ ایلہ اور صنعا یمن کے درمیان فاصلہ اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں (کذا رواہ مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

بخاری میں ارشاد نبویؐ ہے کہ: ''میرے پاس (حوض پر) میرے کچھ ساتھی (امتی) آئیں گے اور میں ان کو پہچان بھی لوں گا مگر فرشتے مجھ سے انہیں دور کر دیں گے میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا بدعتیں ایجاد کیں''۔ [3] (رواہ مسلم عن محمد بن حاتم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث:

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی جب بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا (آپؐ سے حضرت انس یا دوسرے صحابہ نے پوچھا) یا رسول اللہؐ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: ''مجھ پر ابھی ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے''۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ہم نے تجھ کو کوثر عنایت کی ہے (الی آخرہ سورۃ) سورت سنانے کے بعد پوچھا کہ ''کیا تمہیں پتہ ہے کہ کوثر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ: ''یہ ایک نہر ہے جو مجھے رب تعالیٰ نے جنت

---

❶ طبرانی المعجم الکبیر صفحہ ۸/ ۱۸۷۔ ❷ حوالہ سابقہ۔

❸ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۰' مسلم حدیث نمبر ۵۹۵۰۔

میں عطا کی ہے۔ اس میں بہت بھلائی ہے' قیامت کے دن میری امت اس پر میرے پاس پانی پینے آئے گی۔ اس کے پیالے ستاروں جتنی تعداد میں ہیں۔ ایک بندے کو ان سے دور دھکیلا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میرا امتی ہے تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں''۔ (یہ ثلاثی حدیث ہے اسے مسلم ابوداؤد اور نسائی نے بھی محمد بن فضیل کی سند سے روایت کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی چوتھی حدیث:

مسند احمد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے اور عمان کے درمیان ہے''۔ [1] (مسلم شریف میں دو طرق سے یہ روایت آئی ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں حدیث:

مسند احمد میں حضرت انس سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عبید بن زیاد کے پاس حوض کوثر کا تذکرہ کیا تو اس نے ان کا انکار کیا اور کہنے لگا حوض کیا ہے؟ یہ بات جب حضرت انس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں اس کے پاس جا کر ضرور بات کروں گا۔ چنانچہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ: ''تم حوض کوثر کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ عبیداللہ نے کہا کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کا تذکرہ کرتے سنا ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بہت زیادہ اور ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ: ''میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ سے مکہ یا صنعا سے مکہ کے درمیان فاصلے جتنا فاصلہ ہے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں''۔

مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''میرا حوض اتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں شہد سے زیادہ میٹھا' برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہ پئے گا کبھی سیراب نہ ہوگا''۔ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی چھٹی حدیث:

مسند ابویعلیٰ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے ان سے پوچھا: ''اے ابوحمزہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کے بارے میں تذکرہ سنا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں مدینے میں ایسی بوڑھی عورتوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو کثرت سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت محمدؐ کے حوض سے (شربت) پلائے''۔ [3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ساتویں حدیث:

مسند ابویعلیٰ میں یزید الرقاشی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے عرض کیا: ''اے ابوحمزہ! کچھ لوگ ہمیں کفر و شرک سے متہم کرتے ہیں' حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ بدخلق اور بدترین مخلوق ہیں۔ میں نے کہا اور حوض کوثر کو جھٹلاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں

---

[1] صحیح مسلم' الفضائل' حدیث نمبر ۵۹۵۳' مسند احمد صفحہ ۳/۱۳۳۔ [2] مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۲۳۰۔

[3] مسند ابویعلیٰ صفحہ نمبر ۶/۳۲۵۵۔

نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ''یہ میرا ایک حوض ہے جس کا عرض ایلہ سے کعبہ کی مسافت کے برابر ہے (یا فرمایا کہ صنعا تک) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں اس میں کی پرنالے جنت کی طرح سے بہتے ہیں جو اسے جھٹلائے وہ اس سے نہیں پی سکے گا۔ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آٹھویں حدیث:

مسند بزار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں' مشک سے زیادہ خوشبودار' شہد سے زیادہ میٹھا' برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک مرتبہ پئے کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہ پئے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ ❷ حافظ بزار کہتے ہیں ان الفاظ سے ہمیں سوائے حضرت انسؓ کے اور کسی سے روایت نہیں معلوم۔ یہ اسناد جید ہیں۔ اس روایت کو صحاح ستہ یا مسند احمد میں نقل نہیں کیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نویں حدیث:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں نے اپنا حوض دیکھا' اس کے کنارے پر ستاروں کی طرح برتن رکھے تھے میں نے اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ انتہائی خوشبودار عنبر کی طرح تھا۔

حضرت بریدہ بن خصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند ابویعلی میں حضرت بریدہ بن خصیبؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ''میرا حوض عمان سے یمن تک کی مسافت جتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ ❸ (اسی طرح حضرت بریدہ سے ابن صاعد اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے نقل کیا ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں) ''میرا حوض عمان اور یمن (کی مسافت) کے برابر ہے' اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں' شہد سے میٹھا' دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم' جو شخص ایک مرتبہ اس سے پئے گا کبھی پیاسا ہوگا''۔ ❹

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند احمد میں ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں اپنے حوض پر ہوں گا اور اہل یمن میں سے کچھ لوگوں کو اس سے دور کر دوں گا اور اپنی لاٹھی سے ماروں گا حتی کہ ان کو دور کر دوں گا''۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس کی گنجائش کتنی ہے؟ فرمایا کہ: ''میری اس جگہ سے عمان تک اس میں دو پرنالے ہیں جو اس

---

❶ السنۃ ابن ابی عاصم صفحہ نمبر ۲/ ۳۳۲۔ ❷ مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/ ۳۶۰' الترغیب والترہیب صفحہ نمبر ۴/ ۴۱۸۔

❸ اتحاف سادۃ المتقین صفحہ نمبر ۱۰/ ۵۰۰' الکامل فی الضعفاء صفحہ نمبر ۵/ ۱۹۹۳' کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۷۷۔ ❹ حوالا بالہ۔

(شربت کو) لا رہے ہوں گے' گر رہے ہوں گے۔ ❶

مسند احمد ہی میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک''۔ ❷ عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ: ''بصریٰ اور صنعا کے فاصلے کے برابر یا مکہ اور ایلہ کے فاصلے کے برابر''۔ ❸ یا فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک''۔ ❹ اس کے شربت کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں ان میں سے ایک سونے کا ہے دوسرا چاندی کا''۔ ❺

مسند ابو یعلی میں حضرت ثوبان سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ''میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہوں گا' اہل یمن کے کچھ لوگوں کو اس سے دور کردوں گا اور اپنی لاٹھی سے ماروں گا حتیٰ کہ وہ حوض چھوڑ جائیں گے''۔ ❻ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حوض کی چوڑائی وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک جس کا فاصلہ ایک ماہ کا ہے یا اسی طرح کچھ اور''۔ ❼ پھر آپؐ سے اس کے شربت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں دو پرنالے جنت سے آ کر گر رہے ہیں۔ ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا''۔ ❽ (مسلم میں یہ روایت حضرت قتادہؓ سے مروی ہے)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک اور طریق حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خشیت وخوف:

مسند احمد میں حسین بن محمد یک سند سے عباس بن سالم لخمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابو سلام حبشی سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھنے کے لیے کسی کو روانہ کیا۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ثوبانؓ سے سنا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''میرا حوض عدن سے عمان بلقاء کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں جو اس سے ایک بار پئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض کوثر پر فقراء مہاجرین پہنچیں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا کہ: ''پراگندہ بالوں اور میلے کپڑوں والے مسلمان جو مالدار اور نازونعم میں پلی ہوئی عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے دوستی کے دروازے کھولے جاتے ہیں''۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ میں نے نازونعم میں پلی ہوئی عورت سے شادی کی ہے اور میرے لیے دوستی کے دروازے کھلے ہوتے ہیں بس اب تو اللہ ہی مجھ پر رحم کرے۔ خدا کی قسم میں اپنے سر میں اب تیل نہ ڈالوں گا حتیٰ کہ میرے

---

❶ مسند احمد صفحہ نمبر ۵/ ۲۸۰۔ ❷ ایضاً۔ ❸ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۸۵۲۔ ❹ ایضاً۔

❺ صحیح مسلم' الفضائل حدیث نمبر ۵۹۴۶' مسند احمد صفحہ نمبر ۵/ ۲۵۰۔

❻ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۷/ ۴۱۴۔ ❼ مسند احمد صفحہ نمبر ۵/ ۲۸۰۔

❽ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۶' مسند احمد صفحہ نمبر ۵/ ۵۲۰۔

بال پراگندہ ہو جائیں اور ان پہنے ہوئے کپڑوں کو نہیں دھوؤں گا حتیٰ کہ یہ بوسیدہ ہو جائیں۔[1] ابوبکر بن ابی عاصم نے اپنی سند سے حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے فرمایا کہ ''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیان (یعنی اس مسافت کے برابر) ہے دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے پیالے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں (تعداد میں) جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس پر آنے والے اکثر لوگ فقراء مہاجرین ہوں گے۔ (ہم نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا) وہ الجھے بال اور میلے کپڑوں والے لوگ ہیں جو امیرزادیوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لیے دوستی کے دروازے نہیں کھلتے جو دوسروں کا حق ادا کر دیتے ہیں مگر ان کا حق انہیں نہیں ملتا۔[2] (سند کا یہ طریق بھی پچھلی روایت کی سند کی طرح جید ہے)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند ابویعلی میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچوں گا اور اس میں حوض کے دونوں کناروں میں فاصلہ' صنعا اور ایلہ کے فاصلے کے برابر ہے اور اس کے پیالے گویا ستارے ہیں''۔[3] مسلم میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت:

مسند میں ابوزبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سناتے ہوئے سنا: ''میں حوض پر اپنے آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا۔ مجھ سے کچھ لوگوں کو دور کیا جا رہا ہوگا تو میں کہوں گا اے رب! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال کئے یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پیروں واپس ہوتے رہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''حوض ایک مہینے کی مسافت برابر ہے اس کی چوڑائی' اس کی لمبائی کی مثل ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں' وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک بار پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔[4]

(اس کی اسناد شرط مسلم پر ہیں مگر مسلم نے اسے روایت نہیں کیا' بلکہ حضرت جابر سے چھ روایات نقل کی ہیں مگر مذکورہ روایت ان میں نہیں)

روایت جابر' رسول اکرم ﷺ امت کی کثرت پر فخر کریں گے:

مسند بزار میں حضرت جابر بن عبداللہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے موجود (انتظار میں) ہوں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ چنانچہ تم میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ایک شخص نے حوض کی پیمائش پوچھی تو فرمایا ایلہ سے مکہ کے درمیان کی مسافت (حضرت جابر کا خیال ہے کہ مکہ کہا ہے) اس میں پینے کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ مومن ایک پیالہ اٹھا کر دوبارہ رکھنے نہ پائے کہ اسے دوسرا مومن بھائی اٹھا لے گا''۔[5]

---

[1] ترمذی صفۃ القیامۃ حدیث نمبر۲۴۴۴' ابن ماجہ الزھد حدیث نمبر۴۳۰۳' مسند احمد صفحہ نمبر۵/ ۲۷۵۔ [2] ترمذی صفۃ القیامۃ حدیث نمبر۲۴۴۲' ابن ماجہ ایضاً' مسند احمد صفحہ نمبر۵/ ۲۷۵۔ [3] مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر۵۹۵۸' ابن شیبہ صفحہ نمبر۷/ ۴۱۲۔ [4] صحیح مسلم حدیث نمبر۵۹۲۸' مسند احمد صفحہ نمبر۳/ ۳۸۴۔
[5] طبرانی کبیر صیحہ نمبر۸/ ۹۳' فتح الباری صفحہ نمبر۱۱/ ۴۶۸۔

حضرت جندب بن عبداللہ بن البجلی کی روایت:

بخاری میں حضرت جندب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا''۔ (مسلم میں شعبہ کی سند اور مسند احمد میں سفیان بن عیینہ کی سند سے بھی منقول ہے)

حضرت جاریہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح بخاری میں حضرت جاریہ بن وہبؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنا فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینے اور صنعا میں ہے (اتنا بڑا ہے) (ابن عدی نے حضرت جاریہ بن وہب کی روایت میں یہ اضافہ بنایا ہے' ان کا حوض صنعاء اور مدینے کے درمیان ہے۔ مستورد نے ان سے پوچھا کہ: ''تم نے انہیں برتنوں کا ذکر کرتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا نہیں تو مستورد نے ان سے پوچھا کہ ''تم نے انہیں برتنوں کا ذکر کرتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا نہیں تو مستورد نے کہا ہم نے اس میں یہ ذکر دیکھا ہے''۔ فرمایا: ''برتن ستاروں کی مانند ہیں''۔ ❶ (صحیح مسلم میں محمد بن عرعرہ سے مروی ہے۔ اسی طرح محمد بن عبداللہ کی سند سے بھی ہے۔ یہ مستورد ابن شداد بن عمرو فہری ہیں جو کہ صحابی ہیں۔ ان کی روایات بخاری ومسلم میں آئی ہیں اور سنن اربعہ میں بھی)۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابوسریحہ غفاری نے اپنی سند سے حضرت حذیفہؓ سے نقل کیا ہے کہ: ''جب نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع سے لوٹے تو فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ تم اس حوض پر آؤ گے جس کی لمبائی بصریٰ سے صنعا کی مسافت کے برابر ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں''۔ ❷ (یہ روایت صحاح ستہ اور مسند احمد میں نہیں آئی)

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابوالقاسم البغوی نے اپنی سند سے حضرت حذیفہؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایلہ وعدن کے درمیانی فاصلہ سے بھی بڑا ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ میں اس سے کچھ لوگوں کو دور کر دوں گا جیسا کہ کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتا ہے''۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ اس دن ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا: ہاں تم لوگ میرے حوض پر آثار وضو سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے اور یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہ ہوگا''۔ ❸ (مسلم اور بخاری میں بھی یہ روایت الگ الگ اسناد سے آئی ہے)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث:

مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم لوگ ان لوگوں کا لاکھواں حصہ

❶ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۹۱' صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۷۔

❷ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۶۱۹' طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۳/ ۶۵۔

❸ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۰' صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۲۔

بھی نہیں جو لوگ میری امت کے میرے حوض پر آئیں گے"۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا کہ ان دنوں تم مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا کہ تم سات یا آٹھ سو افراد تھے"۔ ❶

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والا جہنمی ہے:

بیہقی میں یزید بن حیان تیمی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا' مجھے عبیداللہ بن زیاد نے ان کے پاس پوچھنے بھیجا تھا کہ "وہ احادیث کیا ہے جو تم رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا جنت میں کوئی حوض ہے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا تو عبیداللہ نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو لیکن تم ایک دماغ خراب بوڑھے شخص ہو تو وہ فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ: "جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے" اور میں رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا۔ ❷

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح ابن خزیمہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی فضیلت رمضان پر ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: "اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ آ گیا ہے (اس کے بعد طویل حدیث ہے پھر فرمایا) جو شخص اس مہینے میں روزے سے رہا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے (شربت) پلائیں گے جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا"۔ ❸

فصل

ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے حضرت سمرہ کی روایت:

ابوبکر بن عاصم نے اپنی سند سے حضرت سمرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے' فرمایا: "ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ حوض پر آنے والے لوگوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آئیں گے"۔ ❹

(ہذا حدیث غریب)

حضرت سہل بن سعد الساعدی کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعدؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا: "میں حوض پر تم سے پہلے موجود (تمہارے انتظار میں) ہوں

---

❶ سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۷۴۶' مسند احمد صفحہ نمبر ۴/۳۷۲۔

❷ بیہقی سنن کبری' صفحہ نمبر ۳/۲۷۶' دلائل النبوۃ صفحہ نمبر ۶/۲۸۴۔

❸ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۸۷۷۔ ❹ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۴۳۔

ہوں گا جو آئے گا پی لے گا اور جو پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور میرے حوض پر اور قومیں آئیں گی جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی۔ ابو حازم راوی نے کہا نعمان بن عیاش نے مجھ سے یہ روایت سنی تو پوچھا کہ اتنی یہ روایت تم نے حضرت سہل سے سنی تھی؟ میں نے کہا ہاں تو انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے یہ روایت سنی اور اس میں یہ الفاظ زائد تھے (فرمایا) ''میں کہوں گا کہ یہ مجھ سے ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات کیں تو میں کہوں گا دور کر دو دور کر دو اس شخص کو جس نے میرے بعد (دین) بدل دیا''۔ ❶

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مدنی کی روایت:

صحیح بخاری ومسلم میں مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو قریش کے بعض سرداروں کو بھی دیا۔ اس پر بعض انصار ناراض ہو گئے تو آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم میرے بعد عنقریب دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی صبر کرو کہ تم مجھے حوض پر آ کر مل جاؤ''۔ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت:

مسند بزار میں عبداللہ بن عباس سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا کہ: ''میں تمہارے دامن کو پکڑے کہتا رہوں گا کہ جہنم سے اور حدود کے تجاوز سے بچو۔ (تین مرتبہ فرمایا) اور اگر میں مر گیا تو تمہیں چھوڑ جاؤں گا اور تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا جو وہاں آئے گا کامیاب ہوگا۔ ایک قوم کو لایا جائے گا مگر انہیں بائیں والے فرشتے روک لیں گے' میں پکاروں گا اے رب...... (حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ یہ کہا ہے) کہا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد دین سے پھر گئے تھے۔ ❸ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ: ''حوض کوثر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے۔ ابوالبشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حوض جنت میں ایک نہر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوثر سے حوض تک دو پرنالے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا''۔ ❹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت:

طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت (کے برابر بڑا) ہے۔ اس کے چاروں کونے برابر ہیں اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی''۔ ❺

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تیسری روایت:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا رب تعالیٰ سے

---

❶ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۹۔ ❷ بخاری حدیث نمبر ۷۴۴۱۔ ❸ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۱۱/۳۳۳۔ ❹ طبرانی معجم الکبیر صفحہ نمبر ۱۱/۱۲۵۔
❺ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۷۷' مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۱' مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۱۲۱۔

سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں کہ کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپ ؐ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' اس میں ضرور پانی ہوگا' بے شک اللہ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جن کے ہاتھوں میں آگ کی لاٹھیاں ہوں گی وہ کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے دور ہٹائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا: ''(قیامت میں) تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے''۔ ❶ (جرباء عمان کے قریب اور اذرح شام کا ایک علاقہ ہے) مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے یہی حدیث مروی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان مسافت ہے۔ یہ دونوں شام کے علاقے ہیں جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پئے گا اس کے بعد کبھی اسے پیاس نہیں لگے گی''۔ ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت:

مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ جیسا مدینہ اور عمان کے مابین فاصلہ ہے۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا' مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں جو ایک مرتبہ اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض پر آنے والے غریب مہاجرین ہوں گے۔ کسی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ: ''ان کے بال پراگندہ' چہرے زرد اور کپڑے میلے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دوستی کا دروازہ نہیں کھلتا اور وہ مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ دوسروں کا حق ادا کر دیتے ہیں ان کا حق کوئی ادا نہیں کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت:

مسند ابوداؤد طیالسی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: جب ''سورۃ انا اعطیناک الکوثر'' نازل ہوئی تو ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے''۔ ❸

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی' اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے پی

---

❶ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۷۷' مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۱' مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۱۲۱۔

❷ مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۱۳۲۔ ❸ ترمذی حدیث نمبر ۳۳۶۱' ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۹۳۳۔

لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو کی ایک اور روایت:

مسند احمد میں سام بن سہرہ سے مروی ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور حضرت ابو برزہؓ حضرت براء بن عازبؓ عائذ بن عمرو اور ایک شخص سے پوچھنے کے بعد اس نے جھٹلانا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ابو سبرہ نے ایک دن اسے کہا کہ میں تجھے ایک حدیث ایسی نہ سناؤں جس میں اس سے شفاء حاصل ہو جائے۔ تمہارے باپ نے مجھے کچھ مال کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تھا' میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملا انہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے یا فرمایا فحاشی اور فحش گو سے نفرت فرماتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کھلم کھلا بے حیائی اور فحاشی ظاہر نہ ہو جائے۔ قطع رحمی' پڑوسی سے ظلم ظاہر نہ ہو اور جب تک امانت دار کو خائن اور خائن کو امانتدار نہ ٹھہرایا جائے اور مزید فرمایا: ''سنو تم سے میرے حوض کا وعدہ کیا گیا ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے اور وہ ایلہ اور مکہ کے درمیان مسافت کے برابر ہے اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے۔ اس میں پیالے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں اس کا شربت چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ ❷ یہ سن کر عبیداللہ نے کہا کہ حوض کے بارے میں اس سے زیادہ اثبت اور سچی حدیث میں نے نہیں سنی۔ یہ کہہ کر اس نے وہ کاغذ جس پر حدیث لکھی تھی' اپنے پاس رکھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت:

مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا کہ: ''جنت میں میرا ایک حوض ہوگا' جس کی مسافت ایک ماہ کی ہے۔ اس کے چاروں کنارے برابر ہیں۔ اس کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے' اس کا پانی چاندی جیسا اور پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک بار پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ ❸

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت:

طبرانی میں حضرت ابو برزہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''میرے حوض کے دو کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے صنعا تک ہے۔ ایک ماہ کی مسافت ہے' اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے اس میں دو پرنالے گرتے ہیں جو جنت سے نکل رہیں ہیں' ایک سونے کا ہے اور ایک چاندی کا' دودھ سے زیادہ سفید' برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں''۔ ❹ (یہ روایت طبرانی اور صحیح ابن حبان میں ابوالوزاع جابر بن عمرو سے مروی ہے)

---

❶ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳' مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸۔ ❷ مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۱۵۹۔

❸ مسند بزار حدیث نمبر ۳۴۷۹۔ ❹ طبرانی اوسط حدیث نمبر ۳۴۰۸۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے پہلے حوض پر موجود (منتظر) ہوں گا''۔ بخاری ہی میں ایک اور سند سے روایت ہے فرمایا کہ: ''میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے اٹھا کر لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا اے رب! یہ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں پتہ کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔ (اس حدیث کا ایک تابع حضرت حذیفہ کی حدیث ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

مسند احمد میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ملیکہ کے دو بیٹے خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں اپنے شوہر کی بڑی فرمانبردار اور اولاد پر بڑی مہربان تھی اور مہمانوں کی خدمت کرتی تھی مگر وہ جاہلیت میں انتقال کر گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''تمہاری ماں جہنم میں ہوگی''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں واپس گئے تو غم کے مارے چہرے کالے پڑ گئے تھے۔ آپؐ نے انہیں دوبارہ بلوایا تو وہ دونوں خوشی خوشی لوٹ کر آ گئے اور امید کی کہ اب کوئی بات ضرور ہوگی۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں فرمایا کہ تمہاری والدہ میری والدہ کے ہمراہ ہوگی''۔ یہ سن کر ایک منافق بولا کہ یہ کیا اپنی والدہ کا کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ایک انصاری نے کہا (اس شخص سے زیادہ سوال کرنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا تھا) یارسول اللہ! کیا آپؐ سے رب تعالیٰ نے آپ کی والدہ یا ان دونوں کی والدہ کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ کوئی ایسا جواب ہوگا جو پہلے بھی وہ سن چکا ہوگا مگر نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''نہ تو میں نے رب سے سوال کیا اور نہ اس کی لالچ کی اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ اس نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تمہیں ننگے سر ننگے پاؤں اور ننگے بدن لایا جائے گا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ رب تعالیٰ کہے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ۔ چنانچہ انہیں دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرے کپڑے لائے جائیں گے میں انہیں پہنوں گا اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں میرے سوا کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور کوثر سے حوض کی طرف (پرنالے) کھول دیئے جائیں گے۔

یہ سن کر منافق بولا کہ پانی ہمیشہ کالی مٹی یا کنکریوں پر چلتا ہے تو انصاری نے پوچھ لیا یارسول اللہ! پانی کالی مٹی (ریت) پر چلے گا یا کنکریوں پر؟ تو آپؐ نے فرمایا اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں''۔ منافق نے پھر کہا کہ آج میں نے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی پانی کہیں بھی چلے کچھ اگا تا ضرور ہے۔ انصاری نے پوچھا لیا یارسول اللہ! کیا وہ کوئی چیز اگائے گا بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں سونے کی شاخیں۔ منافق کہنے لگا کہ آج کی طرح میں نے پہلے بات نہیں سنی۔ جب کوئی شاخ (ٹہنی) اگتی ہے تو پتے نکلتے ہیں ورنہ پھل اگتے ہیں۔ چنانچہ انصاری نے پوچھا لیا یارسول اللہ! کیا اس کا پھل بھی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جواہرات مختلف رنگ کے ہوں گے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا جو ایک بار پی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی اور جو محروم رہا وہ بعد میں سیراب

نہ ہو سکے گا''۔ ❶ (تفرد به احمد وهو غريب جدا)

حضرت عتبہ بن عبد السلمی کی حدیث:

طبرانی میں حضرت عتبہ بن عبد سلمی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر پوچھا آپ کا حوض کیا ہے جس کے بارے میں آپ بتاتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ''بیضاء سے بصری کی درمیانی مسافت کی مسافت جتنا بڑا ہے انسان نہیں جان سکتا کہ اللہ نے کس سے بنوایا اس کے دونوں کنارے کہاں ہیں؟ ❷

جو شخص سنت سے اعراض کرے گا فرشتے اس کے چہرے کو حوض سے پھیر دیں گے:

قرطبی میں حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''اے عثمانؓ میری سنت سے اعراض مت برتنا' کیونکہ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا قیامت کے دن فرشتے اس کا چہرے میرے حوض (کی طرف) سے پھیر دیں گے''۔ ❸

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شہداء کی نماز جنازہ پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا بے شک واللہ میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک میں واللہ میں تم پر اس سے خوف کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے اس کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے''۔ ❹

مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ''بے شک میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور اس کا عرض ایلہ سے جحفہ کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور مجھے تم پر اس سے خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے میں تم پر دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کرو گے اور قتال کرو گے اور اپنے پہلے والوں کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے''۔ (عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو آخری مرتبہ دیکھا تھا)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''بے شک رسول اکرم ﷺ نے رجم (سنگسار) فرمایا حضرت ابوبکر نے رجم کیا اور میں نے رجم کیا اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو رجم' دجال' حوض کوثر' شفاعت' عذاب قبر اور لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کے منکر ہوں گے''۔

---

❶ مسند احمد صفحہ نمبر ۱/ ۳۹۸۔ ❷ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۱۷/ ۳۱۲۔

❸ تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۲/ ۱۹۔ اور صفحہ نمبر ۹/ ۳۲۸۔

❹ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۹۰' مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۲۔

حضرت نواس بن سمعان کی حدیث:

عمر بن محمد بحرانجیری نے اپنی سند سے حضرت نواس سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے فرمایا کہ ''میرے حوض کا عرض وطول ایلہ سے عمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں اور سب سے پہلے اس حوض پر وہ آئے جو سب پیاسوں کو پانی پلائے گا''۔ ❶ (ضیاء نے کہا کہ میں اس حدیث کو بجیری کی صحیح احادیث میں سے سمجھتا ہوں)

حضرت ابوامامہ باہلی کی روایت:

''السنۃ'' میں حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے حوض کی پیمائش کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''عدن سے عمان کی مسافت کے برابر (اور اپنے ہاتھ سے وسعت کا اشارہ فرمایا) اس میں دو پرنالے سونے اور چاندی کے گرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپؐ کے حوض کا شربت کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔ ❷

حضرت ابوامامہ کی ایک اور روایت:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابوامامہ باہلی سے نقل کیا ہے کہ ''رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے حوض کا طول وعرض کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''عدن اور عمان کی درمیانی مسافت کے برابر''۔ (یہ کہہ کر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے کشادہ ہونے کا اشارہ فرمایا) اور اس کے اندر سونے اور چاندی کے دو پرنالے (پائپ وغیرہ) ہیں''۔ کسی نے پوچھا کہ اس کا شربت کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا' مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو شخص اسے ایک مرتبہ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے بعد کبھی اس کا چہرہ سیاہ نہ ہوگا''۔ ❸

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

سنن ابوداؤد میں ابوطالوت عبدالسلام بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبرزہ کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس آتے دیکھا۔ پھر مجھے ایک شخص نے (راوی اس کا نام مسلم بتاتا ہے) بتایا کہ جب عبیداللہ نے حضرت ابوبرزہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ ٹھگنے قد کا شخص تمہارا محدث ہے؟ اس کی بات سن کر حضرت سمجھ گئے فرمانے لگے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی محمد کا صحابی ہونے پر عار دلائی جائے گی تو عبیداللہ نے کہا کہ صحابیت تو آپ کے لیے زینت ہے عیب نہیں۔ پھر کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا تھا کہ میں آپ سے حوض کوثر کے بارے میں معلومات کروں کہ آپ نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے مگر ایک دو' تین یا چار یا پانچ مرتبہ نہیں۔ جو شخص اس کی تکذیب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ حوض کوثر سے کچھ بھی نہیں پلائیں گے یہ کہہ کر غصے

---

❶ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۵۰ و حدیث نمبر ۳۹۱۶۲۔ ❷ السنۃ لابن ابی عاصم صفحہ نمبر ۲/ ۳۲۵۔

❸ الاولیاء لابن ابی الدنیا صفحہ نمبر ۷۔

ہیں باہر نکل گئے۔ ❶

حوض کوثر کو جھٹلانے والے کو کوثر کا جام نہیں ملے گا:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابو طالوت عنزی سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو برزہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''میرا ایک حوض ہے جو اس کی تکذیب کرے گا اللہ اس کو حوض سے شربت نہیں پلائیں گے۔'' ❷

(یہ روایت بیہقی میں ایک اور سند سے آئی ہے)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

ابوبکر بن عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ:

''میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا فرمایا: ''کہ میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ اور صنعاء کی درمیانی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اور اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی کے مثل ہے اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنالے جنت سے آ کر گر رہے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو کوئی اسے جھٹلائے گا اس کو نہیں پلایا جائے گا۔''

حضرت ابوبکرہ کی حدیث:

علامہ ابن ابی الدنیا نے ''اہوال قیامت'' میں حضرت ابوبکرہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا (استقبال کروں گا)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا: ''یارسول اللہ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن اندھیری رات کے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور جنت کے برتن ہیں۔ اس میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں جو اس کا شربت پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حوض کا طول وعرض ایک جیسا ہے۔ عمان سے ایلہ کی مسافت کے برابر (اور) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے''۔ ❸

---

❶ ابوداؤد السنۃ حدیث نمبر ۴۷۴۹۔ ❷ موارد الظمآن للہیثمی حدیث نمبر ۲۶۰۰۔

❸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۳۰۔

روایت حضرت ابو سعید

قیامت میں نبی کریم ﷺ کے پیروکار زیادہ ہوں گے:

ابن ابی عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ''میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے''۔ ❶ (یہ روایت ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے) علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے فرمایا کہ: ''میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی درمیانی مسافت کے برابر ہے (اس کا شربت) دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا۔ ہر نبی کا حوض ہوگا چنانچہ ان میں سے کسی کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے۔ کسی کے پاس چالیس تک آئیں گے اور کسی کے پاس دس کے قریب لوگ آئیں گے اور کسی کے پاس دو ہی آدمی اور کسی کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کسی کے پاس ایک بھی نہیں آئے گا اور میرے پیروکار قیامت میں تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے''۔ ❷

روضہ نبویؐ اور منبر نبویؐ کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ:

بیہقی میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''۔ ❸ (یہ روایت صحیح اور موطاء میں بھی دوسری اسناد سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو سعید کے الفاظ کے ساتھ روایت آئی ہے اس کے آخر میں ہے ''اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''۔ ❹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کا ایک گروپ دیکھا حتیٰ کہ انہیں پہچان بھی لیا پھر میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ چلو! میں نے کہا کہاں؟ اس نے کہا جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کیا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک دوسرا گروپ دیکھا حتیٰ کہ میں نے انہیں بھی پہچان لیا' اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور انہیں کہنے لگا کہ چلو! میں نے پوچھا کہاں لے جا رہے ہو انہیں؟ اس نے کہا جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا انہوں نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا'' یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان میں

❶ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۵' مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۸/ ۸۸۔ ❷ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۵' مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۸/ ۸۸۔
❸ بخاری حدیث نمبر ۱۱۹۵' صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۳۵۵۔ ❹ صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۱۶۵' صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۳۵۶۔

سے کوئی چھٹکارا پائے سوائے یہ کہ وہ گمشدہ اونٹ کی طرح ہو"۔ (بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: "میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسے اجنبی اونٹ کو اپنے تالاب سے ہٹایا جاتا ہے"۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

حافظ ضیاء نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: "جب میری وفات ہو جائے گی تو میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں (وہاں ملوں گا) پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی چوڑائی تمہارے اور جرباء واذرح کی درمیانی مسافت جتنی ہے۔ اس کی سفیدی دودھ کی طرح ہے۔ وہ شہد اور شکر سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو میرے پاس آئے گا وہ شربت پئے گا اور جو پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔ میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی (مجھ سے دور کر دیا جائے گا) میں کہوں گا کہ: یہ لوگ میرے امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ پھر میں کہوں گا دور کرو، دور کرو اس شخص کو مجھ سے جس نے میرے بعد دین بدل لیا تھا۔[1] حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے علاوہ کہیں اور کسی حدیث میں "شکر (چینی)" کا لفظ نہیں دیکھا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ شکر کا لفظ بیہقی کی روایت میں آیا ہے جو انہوں نے باب الوسیمہ میں نقل کی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نکاح کی تقریب میں تشریف لائے۔ چنانچہ وہاں ایک طباق شکر اور انڈوں کا لایا گیا، جسے آپؐ نے بکھیر دیا اور لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانے لگے۔ (الحدیث) (ہو غریب جدا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن میرے ساتھیوں کا ایک گروپ میرے پاس آئے گا مگر انہیں حوض سے ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں تو وہ کہے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں۔ یہ لوگ الٹے پیروں دین سے پھر گئے تھے۔[2] اس روایت کے مختلف الفاظ بھی بعض روایات میں آئے ہیں مگر میں نے عموماً شیوخ کو انہیں تعلیقاً بیان کرتے دیکھا ہے اور اس طریقے سے مسند بیان نہیں کیا۔ سوائے یہ کہ بخاری میں ایک اور روایت میں اعقابھم کے بجائے ادبارھم کے الفاظ آئے ہیں۔ علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: "گویا کہ میں ابھی تمہیں حوض پر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے پی لیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں پی لیا۔ ایک دوسرا شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے میری پیاس"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: "میرا حوض ایلہ سے عدن کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا

---

[1] صحیح بخاری، حدیث نمبر ۷۰۵۰، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۳/ ۲۸۔ [2] بخاری کتاب الرقاق، حدیث نمبر ۶۵۸۵۔

ہے اور وہ برف سے زیادہ سفید ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں اس سے بعض لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسا کہ اجنبی اونٹ کو اپنے حوض سے ہٹایا جاتا ہے''۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ اس دن ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک نشانی ایسی ہوگی جو دوسری امتوں میں نہ ہوگی۔ تم میرے پاس حوض پر وضو کے اثر سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے''۔ (مسلم حدیث نمبر ۵۸۰)

حضرت اسماء بنت ابی بکر کی روایت

صحیح بخاری حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں حوض پر ہوں گا اور آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا کہ کچھ لوگ مجھ سے دور لے جائیں گے۔ میں کہوں گا یا رب یہ مجھ سے ہیں میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا کہ کیا تمہیں پتہ ہے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا' واللہ یہ لوگ الٹے پیروں پھرتے رہے (مرتد ہوگئے) [1] ابن ابی ملیکہ (راوی) کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم مرتد ہو جائیں یا اپنے دین میں فتنہ برپا کریں۔ (مسلم میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

بیہقی میں ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: ''یہ ایک حوض ہے جو تمہارے نبی کو جنت میں عطا کیا جائے گا اس کے دونوں کنارے (ایسے ہیں جیسے) موتی میں سوراخ (کے بعد اس کے کنارے لگتے ہیں) اور اس پر ستاروں کی تعداد میں برتن رکھے ہیں''۔ [2] صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے صحابہ کے سامنے یہ فرماتے سنا کہ ''میں حوض پر آنے والوں کا انتظار کروں گا۔ واللہ وہاں مجھ سے کچھ لوگ دور کیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے رب یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ وہ فرمائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے۔ یہ لوگ الٹے پیروں دین سے پھر گئے تھے۔ [3]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں لوگوں کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنتی رہتی تھی لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں سنا تھا۔ چنانچہ ایک دن میری خادمہ میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''اے لوگو! یہ سن کر میں نے خادمہ سے کہا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جا تو اس نے کہا آپؐ نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں تو میں نے کہا کہ لوگوں میں میں بھی شامل ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا میں آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں اور تم میں بعض لوگ مجھ تک آئیں گے تو انہیں مجھ سے یوں دور کر دیا جائے گا جیسے لاوارث اونٹ کو بھگا دیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا یہ کس جرم میں؟ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کیے۔ چنانچہ میں کہوں گا دور کرو۔ [4]

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳' صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۵۹۲۸۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۱۔

[3] صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۹۔ [4] صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۰۔

خلاصہ:

ذکر کردہ تمام احادیث میں اس عظیم حوض کی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان کا خلاصہ یوں ہے کہ یہ حوض جنت کی نہر سے ہر وقت بھرے گا' دودھ سے زیادہ سفید ہے' شہد سے زیادہ میٹھا' برف سے زیادہ ٹھنڈا' مشک سے زیادہ خوشبودار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اس کا طول و عرض برابر ہے چاروں طرف سے ایک ماہ کی مسافت جتنا بڑا ہے اور اس کی تہہ میں اس کی مٹی مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں۔ پس پاک ہے وہ ذات جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ہر نبی کا ایک حوض ہے اور ہمارے نبی کا حوض دوسرے انبیاء کے حوض سے بڑا ہے اور اس پر زیادہ لوگ پیاس بجھانے آئیں گے:

علامہ ابن ابی الدنیا نے ''اہوال قیامت'' میں حضرت ابو سعید کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ اور بیت المقدس کی مسافت کے برابر بڑا میرا حوض ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا اور ہر نبی کا حوض ہوگا۔ چنانچہ بعض کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے' بعض کے پاس چالیس کے قریب لوگ آئیں گے' بعض کے پاس دس کے قریب' بعض کے پاس دو آدمی' بعض کے پاس صرف ایک آدمی اور بعض کے پاس کوئی ایک بھی نہیں آئے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا اور بے شک میرے پیروکاروں کی تعداد دوسرے انبیاء سے پیروکاروں سے زیادہ ہوگی۔ ❶

اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر تشریف لائیں گے:

حافظ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ سے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا اور پوچھا گیا کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' اس میں یقیناً پانی ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اولیاء' انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجیں گے جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے اور وہ انبیاء کرام کے حوضوں سے کافروں کو بھگائیں گے''۔ اس انداز سے یہ حدیث غریب ہے صحاح ستہ میں سے کسی میں نہیں البتہ اس قسم کی ملتی جلتی حدیث ترمذی کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے' فرمایا کہ: ''ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اس پر آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی''۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے جو مرسل روایت کی ہے' وہ زیادہ صحیح ہے)

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن بصری سے مرسل روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا' ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اپنے حوض پر کھڑے ہوں گے ان کے ہاتھ میں عصا ہوگی وہ اس کے ذریعے انہیں بلائیں گے۔ جنہیں اپنی امت میں سے پہچانتے ہوں گے اور وہ اپنے پیروکاروں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے۔ قسم اس ذات کی جس

❶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۰۱' ابن ابی شیبہ کتاب الجنۃ صفحہ نمبر ۸۹/۸۔

کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ میرے پیروکاروں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی۔ (یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے۔
یحییٰ بن سعید قطان نے اسے صحیح روایت بیان کیا ہے اور شیخ مزی نے اس کے صحیح ہونے کا قول کیا ہے)

فصل

حوض پر لوگوں کا ورود پل صراط سے پہلے ہوگا:

اگر کوئی شخص کہے کہ حوض پر لوگوں کا آنا پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا یا پہلے؟ تو میں کہتا ہوں کہ ابھی جتنی احادیث گزریں وہ حوض کا واقعہ پل صراط سے گزرنے سے پہلے ہونے کا تقاضا کرتی ہیں کیونکہ حدیث کے مطابق بعض قوموں کو حوض سے دور کیا جائے گا جو مرتد تھے۔ چنانچہ جب یہ لوگ کافر ہیں تو کافر پل صراط پار نہیں کر سکے گا بلکہ جہنم میں منہ کے بل گر جائے گا اور اگر وہ ہٹائے جانے والے گناہگار ہیں تو وہ مسلمان تو ہیں اور پھر ان پر نشانی ہوگی کہ وضو کے آثار ان کے اعضاء سے چمکتے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں گزرا چنانچہ پل صراط صرف مسلمان ہی پار کر سکے گا اور اس قسم کے لوگوں کو حوض سے ورنہیں کیا جائے گا۔ بہرحال زیادہ واضح یہی بات ہے حوض پر ورود پل صراط سے پہلے ہوگا (باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

باقی رہی وہ حدیث جو مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ آپؐ قیامت میں میری شفاعت کریں گے تو آپؐ نے فرمایا: ''ہاں میں کروں گا'' پھر حضرت انسؓ نے پوچھا قیامت کے دن میں آپ کو کہاں ڈھونڈوں؟ تو آپؐ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں وہاں آپ سے نہ مل سکوں تو؟ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے منبر پر تلاش کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہاں بھی آپ کو نہ پاؤں تو؟ تو آپؐ نے فرمایا پھر میں حوض پر ملوں گا میں ان جگہوں کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث تفسیر ابن ماجہ میں اور ترمذی میں بدل بن محبر کی روایت سے مروی ہے۔ بخاری و مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ہی حدیث قرار دیا ہے جب کہ الدارقطنی نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ شیخ مزی کہتے ہیں کہ بے شمار لوگوں نے انہیں ایک قرار دیا ہے اور بے شمار نے ہی دو مختلف احادیث قرار دیا ہے اور یہی بات صحیح ہے۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ میں نے اس بارے میں کافی ووافی بحث کی ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس حدیث کا ظاہر یہ کہتا ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا اور اسی طرح میزان کے بھی بعد ہوگا اور میں ایسے کسی کو نہیں جانتا جس نے یہ قول کہا ہو۔ اس حدیث کے مقتضی کے بارے میں مجبوراً یہی کہنا پڑے گا کہ یہ حوض کا دوسرا مرحلہ ہے جس سے کسی کو دور نہیں کیا جائے گا۔ باقی انشاءاللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

فصل

پھر جب گزشتہ تمام احادیث کا ظاہر یہ ہے کہ حوض کا واقعہ پل صراط سے پہلے ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ فیصلے کے لیے کرسی رکھے جانے سے پہلے ہے یا نہیں؟ دونوں باتوں کا احتمال ہے اور فیصلہ کرنے والی کوئی دلیل مجھے نظر نہیں آتی اور حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حوض میزان قائم ہونے سے پہلے ہے:

علامہ قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حوض کے میزان سے پہلے ہونے میں اختلاف ہے۔ ابوالحسن قابسی لکھتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حوض میزان سے پہلے ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ معنی بھی اس کا مقتضی ہے اس لیے کہ لوگ قبر سے پیاسے نکلیں گے چنانچہ پل صراط اور میزان پر مقدم ہوگا۔ امام غزالی نے ''علم کشف الاحرار'' نامی کتاب میں لکھا ہے کہ بعض سلف نے بعض اہل تصنیف سے حکایت کیا ہے کہ حوض پر پل صراط کے بعد آئیں گے یہ بات کہنے والے نے غلط کہی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ حقیقت بھی وہی ہے جو غزالی نے فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے مرتدین کو حوض سے روکے جانے کی حدیث ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنی صحت کے ساتھ سب سے بڑی دلیل ہے کہ حوض موقف (کھڑے ہونے کی جگہ میں) پل صراط کے مرحلے سے پہلے ہوگا اس لیے کہ پل صراط سے جو گزر گیا وہ جہنم میں جانے سے بچ گیا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ وہی توجیہ ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

فصل

نبی کریم ﷺ نے فاصلے بیان کرنے میں مختلف جگہوں کا نام کیوں لیا؟

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ: ''آپؐ نے حوض کی حدود بیان کرنے کے لیے کبھی جرباء اور اذرح کا نام لیا۔ کبھی کعبہ سے بیت المقدس تک بیان فرمایا اور کبھی کوئی اور تو یہ اضطراب متن ہے''۔ (قرطبی کہتے ہیں کہ) یہ بات اس طرح نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بہت مرتبہ یہ بیان فرمایا اور ہر مرتبہ بیان کرنے میں اس جگہ کا نام لیا جسے مخاطب لوگ جانتے تھے اور حدیث صحیح میں اس کی تحدید ایک ماہ کی مسافت کی بھی آئی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اسی زمین میں ہے بلکہ یہ مسافت اس زمین کی ہے کہ جو موجودہ زمین کو بدل کر بچھائی جائے گی اور وہ زمین سفید ہوگی چاندی کی طرح۔ جس میں کوئی خون نہ بہا ہوگا اور نہ اس میں کسی نے کسی پر ظلم کیا ہوگا۔

یہ زمین فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزول کے لیے پاک کی جائے گی:

قرطبی کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ زمین کے چاروں کونوں پر چاروں خلفاء راشدین موجود ہوں گے۔ رکن اول پر حضرت ابوبکرؓ رکن ثانی پر حضرت عمر فاروقؓ رکن ثالث پر عثمان اور رکن رابع پر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعض رجال ضعیف ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے نزول اجلال فرمانا:

پہلے حدیث میں جو گزرا جب رسول اکرم ﷺ بندوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی شفاعت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جائیں گے اور شفاعت کر چکیں گے تو فرشتے آسمان سے اتریں گے اور آسمان دنیا کے لوگ بھی اتریں گے جو اہل زمین کے جن وانس

کے برابر تعداد میں ہوں گے۔ ان کے گرد ایک دائرہ بنا دیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آسمان پھٹے گا اور فرشتے اتریں گے جو اہل زمین کے باشندوں گے ان کے گرد بھی دائرہ کھینچ دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک ایک کر کے ساتوں آسمان کھلیں گے اور ہر ایک قوم کے گرد دائرہ کھینچ دیا جائے گا' پھر اور فرشتے اتریں گے اور عرش کے حامل مقرب فرشتے اتریں گے جو تسبیح و تقدیس اور تعظیم کا ورد کر رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے:

سبحان ذی العزة والجبروت سبحان ذی الملک والمملکوت

''پاک ہے وہ عزت اور سطوت والی ذات پاک ہے وہ مُلک اور عالم مَلَکوت والی ذات''

سبحان الحی الذی لا یموت سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت

''پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی پاک ہے وہ ذات جو مخلوق کو موت دیتی ہے اور خود اسے موت نہیں آئے گی''

سبوح قدوس سبوح قدوس سبحان ربنا الاعلیٰ رب الملائکة والروح

''پاک ہے مقدس ہے' پاک ہے مقدس ہے پاک ہے ہمارا بلند و برتر رب جو فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے''

سبحان ربنا الاعلیٰ یمیت الخلائق ولا یموت

''پاک ہے ہمارا بلند و برتر رب جو مخلوق کو موت دیتا ہے اور خود اسے موت نہیں آتی''

اہوال قیامت میں علامہ ابن ابی الدنیا نے لکھا ہے کہ مجھے حمزہ بن عباس نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کر کے بتایا کہ: ''قیامت کے دن زمین کو کھال کی طرح کھینچا جائے گا اور وسعت پیدا کی جائی گی تمام مخلوق ایک ہی میدان میں ہوگی جنات بھی انسان بھی۔ جب ایسا ہوگا تو اس دنیا کے آسمان کو کھینچ کر زمین پر پھیلا دیا جائے گا تا کہ اہل زمین اور اہل آسمان کے لیے گنجائش ہو جائے۔ چنانچہ جب لوگ آسمان والوں کو زمین سے اترتا دیکھیں گے تو ان سے التجائیہ انداز میں کہیں کہ ''کیا تم میں ہمارا رب موجود ہے؟ اور ان کا یہ جواب سن کر آہ وزاری کریں گے کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے وہ ہم میں موجود نہیں اور وہ آنے والا ہے پھر سارے آسمان ایک ایک کر کے کھینچ لیے جائیں گے۔ ہر دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے اور زمین والوں سے بھی دگنے ہوں گے جب بھی کسی آسمان والے وہاں سے گزریں گے لوگ آہ وزاری کرتے ہوئے ان سے رب تعالیٰ کی موجودگی کا سوال کریں گے اور وہ ویسا ہی جواب دیں گے حتیٰ کہ ساتواں آسمان بھی کھینچ لیا جائے گا اور اس کے رہنے والے باقی چھ آسمانوں اور زمین والوں سے دوگنے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں آئے گا اور ساری اقوام صفوف بنا کر کھڑی ہوں گی۔

ایک منادی پکارے گا کہ عنقریب تم جان لو گے کہ آج عزت والے کون ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کے پہلو اپنے بستروں سے دور رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو خوف و امید میں پکارتے ہیں اور جو کچھ انہیں ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (السجدہ آیت نمبر 16) چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو کر تیزی سے جنت کی طرف چلیں گے۔ پھر پکارے گا تم عنقریب آج کے دن عزت والوں کو جان لو گے۔ کہاں ہیں وہ لوگ ''جنہیں تجارۃ اور کوئی بیع اللہ کے ذکر' نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی اور جو اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور نگاہیں الٹ پلٹ ہوں گی''۔ (النور آیت نمبر 37) چنانچہ وہ لوگ بھی اٹھ کر تیزی سے جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی اور لوگوں کے اوپر معلق ہو جائے گی اس کے چہرے پر دو دہکتی آنکھیں اور چیختی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ ایک مجھے معاند ظالم شخص پر مسلط کیا گیا ہے یہ کہہ کر وہ ان لوگوں کو اس طرح اچک لے گی جیسے پرندہ دانہ چگتا ہے اور ان کو جہنم میں لے جائے گی۔ پھر نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کو تکالیف دینے والوں پر مسلط کیا ہے۔ یہ کہہ کر انہیں بھی پرندے کی طرح چگ لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ پھر تیسری بار نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے تصویر بنانے والوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر ان کو بھی صفوں سے پرندے کے چگنے کی طرح اٹھا لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ اس کے بعد صحائف کھولے جائیں گے، میزان عدل قائم کئے جائیں گے اور مخلوقات کو حساب کتاب کے لیے بلایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ہرگز نہیں! جب زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور تیرا رب فرشتے صفوف کی صورت میں حاضر ہوں گے اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا تو اس دن انسان نصیحت پکڑے گا مگر اب نصیحت پکڑنے کی مہلت کہاں؟ (الفجر آیت نمبر 21 تا 23)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کے پاس بادلوں کے سائے میں آئیں اور معاملہ چکتا کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سارے امور لوٹیں گے''۔ (البقرۃ آیت نمبر 210)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا اور ان سب (لوگوں) کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی۔ ہر نفس کو اس کے کئے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ (اللہ) زیادہ جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے تھے''۔ (الزمر آیت نمبر 69 تا 70)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جس دن آسمان کھل جائے گا بادلوں سے اور فرشتے اتر آئیں گے۔ آج کے دن سچی بادشاہت (اللہ تعالیٰ) رحمٰن کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں کے لیے بہت مشکل ہوگا''۔ (الفرقان آیت نمبر 25 تا 26)

حدیث صور میں آتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ جس جگہ چاہے اپنی کرسی رکھے گا''۔ [1] اس کرسی سے مراد فیصلہ کرنے کی کرسی ہے، یہ وہ کرسی نہیں جس کا ذکر صحیح ابن حبان کی اس روایت میں آیا ہے۔ ''ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور ان میں جو کچھ ہے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے یہ چٹیل زمین (بیابان) میں زنجیر کی طرح لٹکے ہوئے ہیں اور عرش میں جو کرسی ہے وہ بھی اس بیابان میں اس زنجیر کی طرح لٹکی ہے اور عرش کی قدر (پیمائش) اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا) [2] کبھی کبھار اس کرسی کو عرش کہہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جیسا صحیحین میں ہے: ''سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا الی آخری''۔ [3]

---

[1] بیہقی، البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، الدر المنثور صفحہ نمبر ۳۳۹/۵۔ [2] البدایہ والنہایہ صفحہ نمبر ۱/ ۱۵۔ [3] بخاری حدیث نمبر ۶۶۰۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ سب بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہو جائیں گے اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے دیکھوں گا۔ مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا کوہ طور کی تجلی کے وقت بے ہوشی کی وجہ سے انہیں اس بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا''۔ ❶

اس حدیث میں ''کوہ طور'' کی تجلی کے وقت بے ہوشی سے رخصت ملنے'' کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ قیامت میں جو بجلی کے کڑکے سے بے ہوشی ہوگی اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی جو وہ اپنے بندوں کا حساب کتاب کرنے کے لیے ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ لوگ اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور پر بے ہوشی طاری ہوگی تھی جس وقت انہوں نے رب تعالیٰ سے دیدار کی خواہش کی تھی اور تجلی ظاہر ہونے پر وہ بے ہوشی سے ہمکنار ہو گئے تھے لہٰذا قیامت کے دن کی تجلی میں یا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کی تجلی کی وجہ سے بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا یا پھر بجلی کی یہ کڑک کوہ طور سے ہلکی ہوگی اس لیے وہ سب سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کی زیارت قیامت کے دن کرلیں گے جیسا کہ بخاری و مسلم میں آیا ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی رات نکلے اور فرمایا کہ: ''بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ لو گے جس طرح تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اس کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی''۔ ❷

بخاری کی روایت میں ہے کہ تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھ لو گے۔ ❸ ایک روایت میں آیا ہے کہ لوگ رب تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ کریں گے جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے گا تو امت محمدیہ کو سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ چنانچہ وہ ایک طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنے سر اٹھاؤ میں نے تمہاری اس مدت کو جہنم سے آزادی کا فدیہ قرار دے دیا ہے''۔ ❹ (اس حدیث کے اور بھی شواہد ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے) مسند بزار میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ''حتیٰ کہ تم میں سے کوئی اس طرف دیکھے گا تو وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا۔ چنانچہ سب لوگ سجدے میں گر جائیں گے اور منافقین کی کمریں لوٹ آئیں گی اور ہڈی سخت ہو کر مڑ نہ سکیں گی گویا کہ وہ گائے کی کمر کی ہڈی ہو۔

حدیث صور میں آتا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آواز دے گا کہ: ''میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے آج تک خاموش رہا ہوں۔ تمہارے اعمال دیکھتا رہا تمہاری باتیں سنتا رہا۔ چنانچہ اب تم میرے سامنے چپ رہو۔ یہ تمہارے اعمال اور صحیفے ہیں جو تم پر پڑھے جائیں گے' جو شخص اس میں بھلائی دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور دیکھے اسے چاہیے کہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے''۔ ❺ مسند احمد میں عبداللہ بن جابرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے سواری کا جانور خریدا اور اس پر حضرت عبداللہ بن انیس سے مل کر ایک حدیث سننے کے لیے ایک مہینہ کا سفر طے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: ''قیامت کے دن

---

❶ بخاری حدیث نمبر ۶۵۱۷، مسلم حدیث نمبر ۶۱۰۳۔ ❷ بخاری حدیث نمبر ۵۵۴، مسلم حدیث نمبر ۱۴۳۲۔ ❸ بخاری کتاب التوحید حدیث نمبر ۷۴۳۵۔
❹ ابن ماجہ کتاب الزہد حدیث نمبر ۴۲۹۱۔ ❺ بیہقی البعث والنشور حدیث نمبر ۲۶۹۔

لوگوں کو جمع کیا جائے گا (یا بندوں کا لفظ کہہ کر ننگے بدن غیر مختون فرمایا) ان کے پاس کچھ نہ ہو گا۔ پھر انہیں ایک آواز دی جائے گی جسے دور والا بھی ایسے ہی سنے گا جیسا کہ قریب والا سنتا ہے۔ آواز آئے گی میں ہوں بادشاہ ہر ایک کو اس کا حق دینے والا۔ کوئی جنتی بھی اس وقت تک جہنم میں نہ جائے گا کہ اگر اس کا کسی جنتی پر حق ہو تو وہ اسے اس سے وصول نہ کر لے حتیٰ کہ تھپڑ (کا بدلہ بھی دیا جائے گا) صحابہ نے پوچھا ہم اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیزیں کس طرح لائیں گے۔ (حق ادا کرنے کے لیے) فرمایا کہ نیکیوں اور گناہوں سے بدلہ اتارا جائے گا''۔ [1]

صحیح مسلم میں حضرت ابوذرؓ سے حدیث قدسی مروی ہے کہ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں میں تمہارے سامنے انہیں شمار کرتا ہوں۔ چنانچہ جو اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔ [2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک ان سب میں یقیناً نشانی ہے اس شخص کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ یہ وہ دن ہے کہ اس میں اس کے لیے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ حاضری کا دن ہے اور ہم اسے مقررہ وقت سے مؤخر نہیں کریں گے۔ وہ دن جس میں کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ لوگوں میں بعض بدبخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ہوں گے''۔ (سورۂ ہود آیت نمبر 103 تا 104)

پھر بدبختوں کے لیے جو عذاب اور خوش نصیبوں کے لیے جو انعام ہے اس کا ذکر فرمایا (سورۂ ہود)

ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''رحمٰن رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ لوگ اس سے بات کرنے کے مالک نہ ہوں گے۔ جس دن روح الامین اور فرشتے صف بن کر کھڑے ہوں گے بات نہیں کریں گے مگر وہ جس کو رحمان (اللہ تعالیٰ) اجازت دے دے اور بات سیدھی سچی کرے گا''۔ (النباء آیت نمبر 37 تا 38)

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ: ''اس دن رسولوں کے سوا کوئی بات نہیں کرے گا''۔ [3] اور اسی موضوع پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم فرمایا ہے جو کہ کتاب التوحید کے ذیل میں ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۴۹۴۔ [2] صحیح حدیث نمبر ۶۵۱۷۔ [3] صحیح بخاری حدیث نمبر ۷۴۳۹۔